گورونانک جی

کا

فلسفۂ توحید

راقم
عباداللہ گیانی

بتایا گیا اُس کو الہام میں ٭ کہ پائے گا تُو مجھ کو اسلام میں

گُورو نانک جی مہاراج

کا

فلسفۂ توحید

بابا گورو نانک جی مہاراج کی پانچ سو سالہ سالگرہ کے موقع پر

ایک پریم بھینٹ

راقم

عباد اللہ گیانی

محمد حسین شوق

پیش کردہ:۔ نظارت اصلاح و ارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان

عرضِ حال

سِکھ قوم گورو بابا نانک جی مہاراج کا پانچ سَو سَالہ جنم دن بڑی دھوم دھام سے منا رہی ہے۔ اِس موقع پر جماعتِ احمدیہ کی طرف سے اظہارِ عقیدت اور بیانِ حقیقت کے طور پر کتاب "گورو نانک جی کا فلسفۂ توحید" پیش کی جا رہی ہے۔

جماعتِ احمدیہ کے نزدیک بابا نانک علیہ الرحمۃ کا شمار اُن اولیاء اللہ میں ہوتا ہے جنہیں اللہ تعالیٰ کا ہاتھ اپنے فضل سے اپنی طرف کھینچ لیتا ہے اور اپنی محبت کا شربت پلا دیتا ہے اور ان کے دل و دماغ کو منوّر کر دیتا ہے۔

بابا نانک علیہ الرحمۃ جس ماحول میں پیدا ہوئے وہ سراسر غیر دینی تھا۔ کسی کی توجہ اپنے خالق اور مالک کی طرف نہیں تھی۔ سب دُنیاداری میں مبتلا اور اپنے اپنے کاموں میں مگن تھے۔ اور بابا جی کے بقول "سب کچھ اپنا اِک رام پرایا" کا سماں تھا۔

اس ماحول میں اللہ تعالیٰ کا فضل ہی تھا جس نے بابا نانک علیہ الرحمۃ کے دل میں اپنے پیار کی تڑپ پیدا کر دی اور آپ دُنیا سے مُنہ موڑ کر دن رات اللہ تعالیٰ کی عبادت میں محو ہو گئے۔ عِلمِ دین کی خدمت اور مخلوقِ خدا کی بھلائی کی خاطر دُور دراز کے سفر اختیار کئے اور اپنی ساری زندگی دین کی راہ میں لگا دی۔ پس ایسے بزرگ کا ذکر بھی ہمارے نزدیک دین کا ہی حِصّہ ہے اور اسی کے پیشِ نظر یہ کتاب شائع کی جا رہی ہے تا اس بزرگ کی مقدّس تعلیم کا تذکرہ اس بزرگ کی طرف منسوب ہونیوالی قوم کے دلوں میں خدا تعالیٰ کی توحید اور محبّت کے قیام کا باعث بنے۔

محمد نذیر
ناظر اصلاح وارشاد صدر انجمن احمدیہ ربوہ

نومبر ۱۹۶۹ء

فہرست مضامین

پہلا حصّہ

مختلف مذاہب کا تصوّرِ الٰہی اور گورو نانک جی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

گورونانک جی مہاراج کا فلسفۂ توحید

دُنیا میں جس قدر بھی چھوٹے بڑے مذاہب پائے جاتے ہیں اُن سب میں کسی نہ کسی رنگ میں ہستی باری تعالیٰ کا اقرار پایا جاتا ہے۔ جہاں تک اِس بات کا تعلق ہے کہ اِس عالمِ کائنات کا خالق اور مالک قادرِ مطلق خدا تعالیٰ ہے جس نے یہ سب تخلیق کی ہے۔ اِس میں کسی بھی مذہب کے ماننے والے کو کوئی اختلاف نہیں یعنی خدا تعالیٰ ہے اِس امر میں جُملہ مذاہب متفق ہیں۔ البتہ وہ کیسا ہے؟ اور کن صفات کا حامل ہے؟ اِس بارہ میں تمام مذاہب کے نظریات، تصوّرات اور تخیلات ایک دوسرے سے بہت مختلف ہیں۔

دُنیا کے ایک قدیمی مذہب سے تعلق رکھنے والے یہودی لوگ بھی خدا تعالےٰ کی ہستی کے مُعترف ہیں لیکن ان کے نزدیک بنی اسرائیل گھرانہ کے لوگ ہی خدا تعالیٰ کے مقربین بن سکتے ہیں۔ کسی دوسرے مُلک، قوم، گھرانہ یا مذہب سے تعلق رکھنے والا کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی پرہیزگار کیوں نہ ہو، اور اپنی ساری زندگی خدا تعالیٰ کی عبادت میں ہی کیوں نہ گزار دے، خدا تعالیٰ کا قُرب حاصل نہیں کر سکتا، اور نہ اس کے زندگی بخش کلام سے ہی فیضیاب

ہو سکتا ہے۔ ان کے عقیدہ کے مطابق اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے جملہ انبیاء علیہم السلام بنی اسرائیل کے گھرانہ میں مبعوث کئے ہیں۔ اور کسی دوسری قوم کو اس انعام کا مستحق نہیں سمجھا۔ اسی بناء پر یہودی لوگ کسی دوسری قوم کے نبی یا رسول کو ماننے کے لئے تیار نہیں۔

عیسائیوں کی توحید تثلیث کی شکل میں ہے۔ وہ باپ، بیٹا اور روح القدس کے مجموعے کو توحید تسلیم کرتے ہیں اور ایک تین، تین ایک کا عقیدہ اپناتے ہیں۔ نیز ان کے نزدیک بیٹا خدا صلیب پر چڑھ کر مر گیا۔ اور اس طرح دنیا کے تمام گناہ گاروں کے لئے کفارہ ہو گیا۔ اب جو شخص حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت پر ایمان لائے گا وہی نجات پائے گا۔ اور اس کے کسی بھی سابقہ عمل سے متعلق اس سے کوئی باز پرس نہیں کی جائیگی اور اس کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔

ویدک دھرم کی توحید بھی اپنی جداگانہ شکل رکھتی ہے۔ چنانچہ ہندو دھرم کی قدیمی شاخ سناتن دھرم ہے۔ گو اس شاخ میں بیشمار فرقے پائے جاتے ہیں مگر وہ سب کے سب سناتن دھرم کے بہت بڑے سمندر میں آ گرتے ہیں۔ ان میں بھی تثلیث کا نظریہ پایا جاتا ہے۔ اور سناتن دھرمی ہندو عموماً پرمیشور یا ایشور کو ترے مورتی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اور وہ ترے مورتی (یعنی تثلیث) برہما، بشن اور مہیش پر مشتمل ہے۔ عیسائیوں کی تثلیث سے یہ تثلیث بہت پرانی ہے اور اس سے زیادہ مکمل ہے۔ چنانچہ عیسائی لوگ ایک تین اور تین ایک کا عقیدہ تو رکھتے ہیں مگر

وہ ان تینوں میں تقسیم کار کرنے سے قاصر ہیں کیونکہ بائیبل اِس بارہ میں بالکل خاموش ہے کہ باپ خدا کے باپ خدا ہونیکی حیثیت میں اور بیٹا خدا کے بیٹا خدا ہونیکی حالت میں اور رُوح القدس کے رُوح القدس ہونیکی صورت میں اس عالِم کائنات میں کیا فرائض ہیں۔ آخر ان کی جُداگانہ حیثیت بھی تو تسلیم کی جاتی ہے۔ اس کے برعکس سناتن دھرم نے جو تثلیث بیان کی ہے اس میں تقسیمِ کار بھی رکھی گئی ہے۔ چنانچہ سناتن دھرمیوں میں برہما کو تخلیق کرنیوالا (ساجن ہار) بشن کو پرورش کرنیوالا (پالن ہار) اور شوجی کو شنگھار کرنیوالا (مارن ہار) تسلیم کیا جاتا ہے اور یہ تینوں مل کر اِس عالِم کائنات کے جملہ کاروبار کو چلا رہے ہیں اور ان میں آپس میں کوئی تصادم نہیں ہے۔ یوں کہنا چاہیئے کہ خدا تعالیٰ کی یہ تین بڑی صفات تھیں۔ پیدا کرنا۔ پرورش کرنا اور مارنا۔ جنہیں تین دیوتاؤں کی شکل میں تبدیل کر کے خدا تعالیٰ کو ترے مُورتی قرار دیدیا گیا۔

اس کے ساتھ ہی سناتن دھرمی ہندوؤں کا یہ عقیدہ بھی ہے کہ خدا تعالےٰ وقتاً فوقتاً مختلف شکلوں میں اس دُنیا میں اوتار دھارن کیا کرتا ہے۔ چنانچہ وہ دھرم کو قائم کرنے اور ادھرمی کو ختم کرنیکی غرض سے وقتاً فوقتاً چرندوں پرندوں۔ درندوں اور انسانوں کی شکلوں میں اوتار لیتا رہا ہے اور ان میں عموماً خدا تعالیٰ کے چوبیس اوتار تسلیم کئے جاتے ہیں جن میں سے تئیس تو گزر چکے ہیں اور ایک آخری اوتار جسے نشکلنک اور کلکی اوتار وغیرہ ناموں سے موسوم کیا جاتا ہے ان کے عقیدہ کی رُو سے ابھی ظاہر ہونے والا ہے۔

ہندو دھرم کی دوسری مشہور شاخ آریہ سماج ہے۔ گو اس کے بانی ۱۹ ویں صدی کے ایک ہندو ودوان پنڈت دیانند جی ہوئے ہیں مگر انہوں نے آریہ سماج کو ویدک دھرم کی سب سے پُرانی اور قدیمی شاخ بیان کیا ہے۔ بلکہ ان کے نزدیک شروع دُنیا میں جو ہندو دھرم یا ویدک دھرم تھا وہ وہی تھا جسے آجکل آریہ سماج اپنا رہا ہے۔ ہندوؤں کے باقی تمام فرقے بعد کی پیداوار ہیں۔ آریہ سماج نے بھی خدائے واحد کے تصوّر کو اپنایا ہے اور خدا تعالیٰ کے ساتھ رُوح اور مادہ کو بھی ازلی اور ابدی تسلیم کیا ہے۔ گویا کہ ایشور۔ جیو اور پرکرتی کا ازلی اور ابدی ہونا بھی ایک قسم کی تثلیث ہے۔ آریہ سماجیوں کے نزدیک نہ تو خدا تعالیٰ کو کسی نے پیدا کیا ہے اور نہ رُوح اور مادہ کو۔ یہ تینوں خود بخود ہیں۔

پارسی مذہب میں دُو خداؤں کا تصوّر ہے۔ ان کے نزدیک جس طرح روشنی اور اندھیرا۔ دن اور رات۔ سچ اور جھُوٹ۔ بھلائی اور بُرائی دو دو چیزیں پائی جاتی ہیں اسی طرح خدا بھی دُو ہیں۔ ایک اہرمن ہے اور دوسرا یزداں۔ اہرمن تو بدی کا منبع ہے اور یزداں نیکی کا۔

نیز ہندوؤں کے بعض فرقوں میں بھی دُو خداؤں کا تصوّر پایا جاتا ہے۔ چنانچہ ویدانت مت سے تعلق رکھنے والے ہندو دُو خداؤں ایشور اور پاربرہم کے قائل ہیں۔ انکے نزدیک ایشور پیدا کرنیوالا ہے جو سرگن ہے اور دوسرا پاربرہم ہے جو نرگن ہے۔ سانکھ شاستر میں کپل جی نے دُو شکتیاں (طاقتیں) تسلیم کی ہیں۔ پرکرتی (مادہ) اور پورش (نفس) پرکرتی ایک بھوتک (ٹھوس) اور جسمانی شکتی ہے جس کے ذریعہ بھوتک ارتقا ہوتا ہے اور پرش (نفس) ایک عالمگیر آتما ہے جو ارتقائی طاقت کو اُبھارتا ہے۔

یہودیوں کا تصوّرِ الٰہی اور گورونانک جی مہاراج

یہ ایک حقیقت ہے کہ سری گورونانک جی مہاراج کا تصوّرِ الٰہی یہودیوں کے تصوّرِ الٰہی سے بہت مختلف تھا۔ جیسا کہ قبل ازیں بیان کیا جا چکا ہے کہ یہودی لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ صرف ان کی قوم بنی اسرائیل سے تعلق رکھنے والے لوگ ہی اللہ تعالیٰ کے مقرّبین بن سکتے ہیں۔ کسی دوسری قوم کا کوئی شخص خواہ وہ کتنا ہی پرہیزگار، عبادت گزار، صداقت شعار، بلند کردار اور مخلوقِ خدا سے سچّی محبّت کرنیوالا کیوں نہ ہو وہ خدا تعالیٰ کا مقرّب نہیں بن سکتا۔ اور نہ مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ سے مشرّف ہو سکتا ہے۔ گویا ان کے نزدیک اِس عالمِ کائنات کا رب ربّ العٰلمین نہیں بلکہ ربّ الیہود یا ربّ الاسرائیل ہے۔

گورونانک جی مہاراج جس خدا تعالیٰ کے قائل تھے وہ بے شمار جہانوں کا خالق اور مالک ہے جس کی ربوبیّت عام ہے۔ جس سے ہر کالا اور گورا غریب اور امیر۔ شرقی اور غربی۔ عربی اور عجمی۔ چھوٹا اور بڑا۔ امریکن اور افریقن۔ یہودی اور غیر یہودی۔ یکساں مستفید ہو رہے ہیں۔ اس کی رحمت کے دروازے ہر شخص کے لئے ہمیشہ کھلے ہیں اور ہمیشہ تک کھلے رہیں گے۔ کیونکہ وہ غیر متغیّر اور غیر متبدّل اور لازوال ہے۔ چنانچہ گورو جی نے فرمایا ہے کہ:۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ।

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

یعنی۔اس خدا تعالیٰ کے حضور ہی جھکو۔جو الاوّل ہے۔پاک ہے۔اور غیر فانی ہے اور تمام زمانوں میں ایک ہی حالت کا حامل ہے یعنی جس کی کسی بھی صفت میں دائمی تعطّل پیدا نہیں ہو سکتا۔

گورو نانک جی کے نزدیک خدا تعالیٰ کا مقرّب بننے کے لئے کسی خاص ملک۔علاقے۔مذہب۔قوم۔قبیلہ یا نسل سے پیدا ہونا ہی ضروری نہیں۔ ہر ایک نیک اور ایمان دار شخص جو خلوصِ دل سے اپنے ایمان کے مطابق اعمالِ صالح بجا لاتا ہے اس کا قُرب حاصل کر سکتا ہے۔گورو نانک جی فرماتے ہیں:۔

ਵਦੀ ਸੁ ਵਜਗਿ ਨਾਨਕਾ ਸਚਾ ਵੇਖੈ ਸੋਇ।
ਸਭਨੀ ਛਾਲਾ ਮਾਰੀਆ ਕਰਤਾ ਕਰੇ ਸੁ ਹੋਇ।
ਅਗੈ ਜਾਤਿ ਨ ਜੋਰੁ ਹੈ ਅਗੈ ਜੀਉ ਨਵੇ।
ਜਿਨ੍ ਕੀ ਲੇਖੈ ਪਤਿ ਪਵੈ ਚੰਗੇ ਸੇਈ ਕੇਇ।

[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੬੯

یعنی۔بُرائی اچھی طرح واضح ہو جاتی ہے چھپی نہیں رہتی۔وہ الحق سب کچھ دیکھتا ہے۔کوئی بھی بات اُس سے پوشیدہ نہیں ہے۔ہر شخص نے چھلانگ لگائی ہے لیکن جو اللہ تعالیٰ چاہتا ہے وہی کچھ ہوتا ہے۔اس کے دربار میں ذات اور طاقت کی کوئی قدر و قیمت نہیں ہے۔اور وہاں انسان کا نئے جیوں سے واسطہ پڑتا ہے۔وہ لوگ بہت ہی قلیل ہیں جو عزّت اور آبرو حاصل کرتے ہیں۔وہی بھلے لوگ ہیں۔

گورو جی کے اس قول سے یہ امر واضح ہے کہ خدا تعالیٰ کے دربار میں کوئی بھی شخص محض اپنی ذات کی بناء پر یا اپنی طاقت کے زور سے عزّت حاصل

نہیں کرسکتا۔

گورونانک جی نے ایک اور مقام پر یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਬਾਬਾ ਬੋਲੀਐ ਪਤਿ ਹੋਇ ।
ਊਤਮ ਸੇ ਦਰਿ ਊਤਮ ਕਹੀਅਹਿ ਨੀਚ ਕਰਮ ਬਹਿ ਰੋਇ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫

یعنی۔ اے بھائی وہ بول بولے جائیں جن سے انسان کو عزّت حاصل ہو۔ وہی لوگ اچھے ہیں جو خدا تعالیٰ کے دربار میں اچھے سمجھے جائیں گے اور بدکردار لوگوں کو رونا پیٹنا ہی پڑے گا۔ وہ خدا تعالیٰ کے حضور سرخرو نہیں ہوسکیں گے۔ خواہ وہ کسی ملک یا قوم سے تعلق رکھتے ہوں۔

اِس سے بھی یہ امر واضح ہے کہ محض کسی شخص کا کسی خاص ملک یا قوم میں پیدا ہونا اسے خدا تعالیٰ کے حضور عزّت نہیں دلا سکتا اور نہ اسے خدا تعالیٰ کا مقرّب بنا سکتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کے حضور عزّت پانے کا طریق اعمالِ صالحہ بجا لانا ہے۔

اِس سلسلہ میں گورونانک جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ:۔

ਜਿਤੁ ਬੋਲਿਐ ਪਤਿ ਪਾਈਐ ਸੋ ਬੋਲਿਆ ਪਰਵਾਣੁ ।
ਫਿਕਾ ਬੋਲਿ ਵਿਗੁਚਣਾ ਸੁਣਿ ਮੂਰਖ ਮਨ ਅਜਾਣ ।
ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵਹਿ ਸੇ ਭਲੇ ਹੋਰਿ ਕਿ ਕਹਣ ਵਖਾਣ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫

یعنی۔ جس بول چال کے نتیجہ میں انسان عزّت حاصل کرتا ہے وہی

بول چال قابلِ قبول ہوتی ہے۔ اور روکھے پھیکے بول بولنے سے انسان خراب ہوتا ہے۔ اے بیوقوف اور بے سمجھ دِل توجہ سے سُن۔ جو اس کے مقرّب ہوتے ہیں وہی اچھے سمجھے جاتے ہیں۔ باقی اَور کیا کہنا اور بیان کرنا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کا بغیر کسی مُلکی۔ مذہبی۔ قومی۔ نسلی اور خاندانی امتیاز کے سب کو یکساں پرورش کرنا بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਮੇਰੀ ਜਿੰਦੁੜੀਏ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ਪ੍ਰਭੁ ਦਾਤਾ ਰਾਮ ।
ਤਾਕਾ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਈਐ ਮੇਰੀ ਜਿੰਦੁੜੀਏ ਪੂਰਨ ਪੁਰਖੁ ਬਿਧਾਤਾ ਰਾਮ ।
ਸਰਬ ਜੀਆ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲਦਾ ਮੇਰੀ ਜਿੰਦੁੜੀਏ ਜਿਉ ਬਾਲਕ ਪਿਤ ਮਾਤਾ ਰਾਮ ।
ਸਹਸ ਸਿਆਣਪ ਨਹ ਮਿਲੈ ਮੇਰੀ ਜਿੰਦੁੜੀਏ ਜਨ ਨਾਨਕ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਾਤਾ ਰਾਮ ।
[ਬਿਹਾਗੜਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੫੪੧

یعنی۔ خدائے واحد و یگانہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں۔ کوئی شخص اس کی انتہاء کو نہیں پا سکتا۔ وہ وراء الوریٰ ہے۔ اور قادرِ مطلق ہے۔ ہر ایک کی قسمت اس کے ہاتھ میں ہے۔ اور وہ تمام لوگوں کی بلا کسی امتیاز اور تفریق کے یکساں پرورش کرتا ہے جس طرح کہ ماں اور باپ اپنے بچّوں کی پرورش کرتے ہیں اور ان میں کوئی امتیاز یا تفریق نہیں کرتے بلکہ ہر ایک سے یکساں محبت اور سلوک کرتے ہیں۔ انسان اس خدائے قدوس کو اپنی چالاکیوں اور دانائیوں سے نہیں پا سکتا اسکو پانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ انسان مُرشدِ کامل اور سچّے گورو سے اپنا

رابطہ پیدا کرے اور اس سے راہنمائی حاصل کرے۔

اِس تعلق میں سری گوروجی نے خود ہی یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਹਰਿ ਸਾ ਮੀਤੁ ਨਾਹੀ ਮੈ ਕੋਈ ।
ਜਿਨਿ ਤਨੁ ਮਨੁ ਦੀਆ ਸੁਰਤਿ ਸਮੋਈ ।
ਸਰਬ ਜੀਆ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲਿ ਸਮਾਲੇ
ਸੋ ਅੰਤਰਿ ਦਾਨਾ ਬੀਨਾ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی مانند میرا کوئی اور دوست نہیں ہے جس نے مجھے تن اور من دیکر عقل بھی بخشی ہے وہ تمام انسانوں کی بغیر کسی مُلکی۔ قومی اور نسلی امتیاز کے یکساں پرورش کرتا ہے۔ اور حقیقی دانا اور بینا ہے۔

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ سری گورو نانک جی مہاراج کسی قسم کی ذات پات یا نسلی امتیاز کے قائل نہ تھے یعنی گوروجی کسی بھی شخص کو پیدائشی لحاظ سے اعلیٰ یا ادنیٰ تسلیم نہیں کرتے۔ ان کے نزدیک بزرگی اور بڑائی کا معیار اور خدا تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا طریق خدائے قدوس پر ایمان اور اعلیٰ کردار ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

ਜਾਤਿ ਜਨਮੁ ਨਹ ਪੂਛੀਐ ਸਚ ਘਰੁ ਲੇਹੁ ਬਤਾਇ ।
ਸਾ ਜਾਤਿ ਸਾ ਪਤਿ ਹੈ ਜੇਹੇ ਕਰਮ ਕਮਾਇ ।
ਜਨਮ ਮਰਨ ਦੁਖੁ ਕਾਟੀਐ ਨਾਨਕ ਛੂਟਸਿ ਨਾਇ ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੩੩੦

یعنی۔ خدا تعالیٰ کے حضور کسی بھی شخص کی پیدائش یا قوم کے بارہ میں کوئی سوال نہیں کیا جاتا اس لئے ہر شخص کو صداقت شعاری اور راستبازی کا طریق اختیار کرنا چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے حضور انسان کی وہی ذات اور پات شمار ہو گی جو اس کے اعمال ہوں گے۔ یعنی اگر کسی کے اعمال اچھے ہیں مگر اس کی پیدائش کسی ایسی قوم میں ہوئی ہے جسے لوگ ادنیٰ تصور کرتے ہیں تو وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ اس کے برعکس اگر کسی کے اعمال اچھے نہیں تو وہ ادنیٰ سمجھا جائے گا خواہ اس کی پیدائش اعلیٰ سے اعلیٰ قوم یا نسل میں ہوئی ہو۔ سری گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ جس شخص کا کردار اچھا ہے اس کے جنم مرن کے تمام دکھ درد دور ہو جاتے ہیں اور وہ نجات پا لیتا ہے۔

گویا کہ گورو نانک جی کے نزدیک خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کے لئے کسی خاص ملک۔ علاقے۔ قوم نسل۔ قبیلے یا گھرانے میں پیدا ہونا ضروری نہیں بلکہ اعلیٰ کردار کی ضرورت ہے۔

اِس سلسلہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی قابلِ غور ہے کہ:۔

ਸਚੁ ਸੰਜਮੁ ਕਰਣੀ ਕਾਰਾਂ ਨਾਵਣੁ ਨਾਉ ਜਪੇਹੀ ।
ਨਾਨਕ ਅਗੈ ਊਤਮ ਸੇਈ ਜਿ ਪਾਪਾਂ ਪੰਦਿ ਨ ਦੇਹੀ ।
[ਵਾਰ ਸਿਰੀਰਾਗ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੧

یعنی۔ صداقت شعاری اور تقویٰ اختیار کرو اور ذکرِ الٰہی کو اپنا اشنان بناؤ۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور وہی لوگ اعلیٰ سمجھے جائیں گے جو گناہوں کا راستہ اختیار کرنے سے بچتے رہیں گے۔

پس اگر گورو نانک جی کے نزدیک خداتعالیٰ کے حضور اعلیٰ قرار پانے کا معیار کسی خاص مُلک۔ قوم یا نسل میں سے پیدا ہونا ہوتا تو پھر آپ "نانک اگے اونم سیئی جے پایاں بندھ نہ دیہی" کبھی نہ فرماتے بلکہ پھر آپ کا یہ ارشاد ہونا کہ خداتعالیٰ کے حضور وہی لوگ اعلیٰ شمار ہوں گے جو فلاں ملک، قوم، نسل یا قبیلے سے تعلق رکھتے ہوں گے۔

سری گورو نانک جی کی پاکیزہ تعلیم کا بغور مطالعہ کرنے والے حضرات بخوبی جانتے ہیں کہ گورو جی کے نزدیک خداتعالیٰ کا مقرب بننے کے لئے محض کسی خاص قوم یا نسل سے پیدا ہونا ضروری نہیں بلکہ سچے اخلاص اور اعلیٰ کردار کی ضرورت ہے۔ ہر مُلک اور ہر قوم کا مخلص اور بلند کردار انسان خداتعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے۔ اس کے قرب کی راہیں کسی خاص قوم یا نسل کے لئے مخصوص نہیں ہیں بلکہ سب کے لئے کھلی ہیں۔ کیونکہ وہ ربّ الیہود یا ربِّ الاسرائیل نہیں بلکہ ربّ العٰلمین ہے۔ اِس لئے اس نے تمام کائنات کی پرورش کے یکساں سامان کئے ہیں اور کسی بھی شخص سے کوئی تفریق نہیں کی۔

الغرض سری گورو نانک جی مہاراج کا تصوّرِ الٰہی یہودیوں کے تسلیم کردہ تصوّر سے بالکل مختلف تھا۔ گورو جی کا ایمان تھا کہ ان کا رب بیشمار جہانوں کا خالق اور مالک ہے۔ اس نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس عالمِ کائنات میں لاکھوں زمینیں۔ لاکھوں آسمان اور لاکھوں سُورج اور لاکھوں چاند پیدا کئے ہیں جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਪਾਤਾਲਾ ਪਾਤਾਲ ਲਖ ਆਗਾਸਾ ਆਗਾਸ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੫

یعنی :-

ਕੇਤੀਆ ਕਰਮ ਭੂਮੀ ਮੇਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਧੂ ਉਪਦੇਸ ।
ਕੇਤੇ ਇੰਦ ਚੰਦ ਸੂਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਮੰਡਲ ਦੇਸ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

اس کا کوئی بھی انعام کسی خاص زمانے۔ ملک۔ قوم۔ نسل۔ قبیلے یا خاندان سے وابستہ نہیں کیا جا سکتا بلکہ ہر شخص خواہ وہ دُنیا کے کسی خطّے یا کسی قوم یا کسی قبیلے میں پیدا ہو۔ صحیح راستہ اختیار کرنے اور صراطِ مستقیم پر گامزن ہونے سے اس کے مقربین میں شامل ہو سکتا ہے۔ اسے زمانے کی حد بندی میں قید نہیں کیا جا سکتا۔ گورو جی نے اپنے ربّ العزت کا ایک نام

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ (اکال مورت)

بیان کیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ غیر فانی ہے۔ کیونکہ گورو گرنتھ صاحب" اکال مورت" کی تشریح یہ بیان کی گئی ہے کہ :-

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਜਿਸੁ ਕਦੇ ਨਾਹੀ ਖਉ ।
ਅਬਿਨਾਸੀ ਅਬਿਗਤ ਅਗੋਚਰ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਤੁਝ ਹੀ ਹੈ ਲਗਾ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੮੨

یعنی۔ اکال مورت اسے کہتے ہیں جس پر کبھی موت وارد نہیں ہوتی۔

اِس کے علاوہ کال کے معنے وقت کے بھی ہیں۔ اِس لحاظ سے اکال کے
معنے یہ ہوئے کہ جو وقت اور زمانے کی حدبندی سے بالا ہو۔ یعنی جس پر زمانہ
اثرانداز نہ ہو۔ اور جس کی ذات تغیّر و تبدّل سے پاک ہو۔ گورو گرنتھ صاحب
میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ਨਾ ਇਹੁ ਬੂਢਾ ਨਾ ਇਹੁ ਬਾਲਾ ।
ਨਾ ਇਸੁ ਦੂਖੁ ਨਹੀ ਜਮ ਜਾਲਾ ।
ਨਾ ਇਹੁ ਬਿਨਸੈ ਨਾ ਇਹੁ ਜਾਇ ।
ਆਦਿ ਜੁਗਾਦੀ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ।
ਨਾ ਇਸੁ ਉਸਨੁ ਨਹੀ ਇਸੁ ਸੀਤੁ ।
ਨਾ ਇਸੁ ਦੁਸਮਨੁ ਨਾ ਇਸੁ ਮੀਤੁ ।
ਨਾ ਇਸੁ ਹਰਖੁ ਨਹੀ ਇਸੁ ਸੋਗੁ ।
ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਇਸਕਾ ਇਹੁ ਕਰਨੈ ਜੋਗੁ ।
ਨਾ ਇਸੁ ਬਾਪੁ ਨਹੀ ਇਸੁ ਮਾਇਆ ।
ਇਹੁ ਅਪਰੰਪਰੁ ਹੋਤਾ ਆਇਆ ।
....
ਅਛਲੁ ਅਛਿਦ ਅਭੇਦ ਦਇਆਲ ।
ਦੀਨ ਦਇਆਲ ਸਦਾ ਕਿਰਪਾਲ ।
ਤਾ ਕੀ ਗਤਿ ਮਿਤਿ ਕਛੂ ਨ ਪਾਇ ।
ਨਾਨਕ ਤਾ ਕੈ ਬਲਿ ਬਲਿ ਜਾਇ ।

[ਗੋਂਡ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੬੮-੬੯

یعنی۔ نہ تو اللہ تعالیٰ بوڑھا ہوتا ہے اور نہ بچہ۔ اور نہ اسے کوئی دُکھ
یا موت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ وہ غیر فانی ہے۔ اور ازلی اور ابدی ہے
اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ نہ اسے گرمی یا سردی ستاتی ہے۔ اور نہ اس کا

کوئی دشمن یا دوست ہے۔ اور نہ اس پر خوشی غمی ہی اثر انداز ہوتی ہے
ہر چیز کا وہی مالک ہے اور وہی خالق بھی ہے۔ نہ اس کا کوئی باپ ہے
نہ ماں۔ وہ وراء الورٰی ہے۔ کوئی اس تک پہنچ نہیں سکتا اور نہ اسے کوئی
دھوکہ دے سکتا ہے۔ وہ غیر فانی ہے۔ اس کی ماہیت کو کوئی بھی نہیں پا سکتا
اور وہ رحیم و کریم ہے۔ اس کی حقیقت کو کوئی نہیں پا سکتا۔ پانچویں گورو نانک
جی کہتے ہیں کہ مَیں اس سے قربان ہوں۔

اِس سے یہ امر واضح ہے کہ گوربانی میں اللہ تعالیٰ کو غیر متغیّر اور غیر متبدل
اور لازوال بیان کیا گیا ہے۔ اور نہ اس پر زمانہ ہی اثر انداز ہو سکتا ہے
کیونکہ وہ وقت اور زمانے کی حدود سے بلند اور بالا ہے۔

گورو نانک جی نے خود بھی اپنے ربّ العزّت کے غیر متغیّر اور غیر متبدل
ہونے سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

"جگ جگ ایکو دیس" کے یہی معنی ہیں کہ اس پر زمانہ اثر انداز نہیں
ہو سکتا۔ اور وہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں ہے۔ گویا کہ وہ بچہ۔ جوان اور
بوڑھا ہونے سے پاک ہے۔

گورو گرنتھ صاحب نے کال یعنی وقت یا موت کو بھی
اللہ تعالیٰ کی تخلیق بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ایک جگہ مرقوم ہے
کہ :-

ਕਾਲੁ ਅਕਾਲੁ ਖਸਮ ਕਾ ਕੀਨ੍ਹਾ ਇਹੁ ਪਰਪੰਚੁ ਬਧਾਵਨੁ ।
[ਮਾਰੂ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੧੦੪

یعنی۔ کال (وقت یا موت) اکال خصم (موت یا وقت سے بالا ہستی) کے ذریعہ وجود میں آیا ہے۔ اس سے یہ امر واضح ہے کہ کال خود خدا تعالیٰ کا ایک خادم ہے۔

گورو نانک جی نے اپنے مقدس کلام میں صرف خدا تعالیٰ کو ہی غیر فانی اور وقت اور زمانے سے بالا قرار نہیں دیا بلکہ اس کے انعاموں کو بھی زمانوں ملکوں، قوموں اور نسلوں کی حد بندی سے بالا بیان کیا ہے کیونکہ گورو جی نے جو شان اپنے ربّ العزّت کی بیان کی ہے وہی شان اس کے انعاموں کی بھی تسلیم کی ہے۔ چنانچہ گورو جی کا ارشاد ہے کہ :-

ਜੇਵਡੁ ਆਪਿ ਤੇਵਡ ਤੇਰੀ ਦਾਤਿ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯ ਤੇ ੩੪੯

یعنی۔ وہ باری تعالیٰ جس شان کا مالک ہے اسی شان کے اس کے انعامات ہیں۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ

ਜੇਵਡੁ ਸਾਹਿਬੁ ਤੇਵਡ ਦਾਤਿ ਦੇ ਦੇ ਕਰੇ ਰਜਾਈ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੭

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب گورو نانک جی کے اِس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے گئے ہیں کہ :-

"جتنا بڑا وہ خود ہے اتنے بڑے ہی اس کے انعام ہیں"۔
(ترجمہ از شبد ادھ گورو گرنتھ صاحب ص۱۴۷)

الغرض گورو جی کے نزدیک جس طرح اللہ تعالیٰ لامحدود ہے اور زمانے کی حد بندیوں سے بلند و بالا ہے اسی طرح اس کے انعام بھی لامحدود ہیں اور زمانے کی قید سے باہر ہیں۔ اس کے انعاموں کو ملکوں، قوموں، نسلوں قبیلوں اور خاندانوں کی حد بندیوں میں محدود نہیں کیا جا سکتا ہے۔ اور نہ انہیں زمانے کی حد بندیوں میں ہی قید کیا جا سکتا ہے۔ ہر زمانے میں ہر قوم اور ہر ملک کا ہر شخص اس کا مقرب بن سکتا ہے بشرطیکہ وہ اللہ تعالےٰ کا قرب پانے کی صحیح راہ اختیار کرے۔

قرآن شریف میں اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا
اِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ○

(سورۃ عنکبوت ع۷ پ۲۱)

یعنی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ملنے کی کوشش کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے لئے اپنے ملنے کی راہیں کھول دیتا ہے۔ اور بیشک اللہ تعالیٰ بغیر کسی ملکی قومی نسلی یا خاندانی امتیاز کے اپنے محسن بندوں کا ساتھ دیا کرتا ہے اور ہر آن انکی مدد کیا کرتا ہے۔

قرآن مجید کے اس زندگی بخش پیغام کو کسی خاص زمانے۔ ملک۔ قوم یا خاندان کی حد تک محدود نہیں کیا جا سکتا بلکہ یہ قیامت تک کے لئے عام

اعلان ہے۔ کیونکہ اسلام کا خدا رب العلمین ہے۔ اس کی ربوبیت کسی خاص زمانے، ملک، قوم، نسل، قبیلے یا خاندان کی حد تک ہی محدود نہیں ہے۔

اسلام نے اعلیٰ اور ادنیٰ کا معیار تقویٰ پیش کیا ہے۔ جو متقی ہے وہ اعلیٰ ہے۔ اور جو غیر متقی ہے وہ ادنیٰ۔ ان کی پیدائش خواہ دُنیا کی کسی قوم میں ہوئی ہو۔ چنانچہ اس بارہ میں قرآن شریف کا یہ واضح ارشاد ہے کہ:-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنْثَىٰ وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوبًا وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ ○

(سورۃ الحجرات : ۱۴)

یعنی۔ اسلام کسی بھی نسلی یا قومی بڑائی کا قائل نہیں ہے۔ ہر شخص پیدائشی لحاظ سے یکساں ہے۔ البتہ جو لوگ متقی اور پرہیزگار ہیں۔ اور تمام بُرے کاموں سے بچنے اور نیک کاموں میں کوشاں ہیں وہ معزز ہیں اور خدا تعالیٰ کے مقربین میں سے ہیں۔ ان کی پیدائش خواہ کسی ہی مُلک، قوم یا نسل میں کیوں نہ ہوئی ہو۔ بیشک اسلام کا پیشکردہ اللہ تعالیٰ علیم و خبیر ہے۔ کوئی بھی اسے ریاکاری سے مغالطہ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ اس سے کوئی بھی چیز پوشیدہ نہیں۔ وہ انسان کی دِل کی گہرائیوں سے بھی بخوبی واقف ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:-

ਸੋ ਵਡਾ ਜਿਨਿ ਨਾਮਿ ਲਿਵ ਲਾਈ ।

(ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੮੩

یعنی معزز وہی ہے جس نے اپنے خالق اور مالک خدا تعالیٰ سے لَو لگائی ہے۔ خواہ وہ کسی قوم میں پیدا ہوا ہو۔

گورونانک جی کا تصوّرِ الٰہی بہت بلند تھا۔ آپ اس عالَم کائنات کی ہر چیز میں اپنے اللہ کا نُور دیکھتے تھے۔ آپ کے نزدیک کوئی بھی انسان اپنی پیدائش کے لحاظ سے دوسروں پر فضیلت نہیں رکھتا بلکہ انسان ہونے کے رشتہ سے سب یکساں ہیں۔ کیونکہ گورو جی کے نزدیک ان سب میں ان کے اللہ تعالیٰ کا نُور ایک جیسا ہے جیساکہ گورو جی کا ارشاد ہے کہ:-

ਸਭ ਮਹਿ ਜੋਤਿ ਜੋਤਿ ਹੈ ਸੋਇ ।
ਤਿਸ ਦੈ ਚਾਨਣਿ ਸਭ ਮਹਿ ਚਾਨਣੁ ਹੋਇ ।
[ਧਨਾਸਰੀ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੩ ਤੇ ੬੬੩

یعنی۔ ہر شخص میں اللہ تعالیٰ کا نُور ہے اور اس کے نُور کا ہی ہر ایک میں جلوہ ہے۔

پس جو بزرگ یہ تسلیم کرتا ہے کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کے نُور سے ہی پیدا ہوئے ہیں۔ اور ہر ایک میں اسی کا نُور جلوہ گر ہے۔ اس سے متعلق یہ خیال بھی نہیں کیا جا سکتا کہ وہ کسی خاص قوم، نسل یا گھرانے کو ہی اللہ تعالیٰ کا مقرب بننے کے لئے مخصوص کر سکتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اَور شبد سے بھی اس کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو اپنے نُور سے پیدا کیا ہے۔

جیساکہ مرقوم ہے کہ :-

ਅਵਲਿ ਅਲਹ ਨੂਰੁ ਉਪਾਇਆ ਕੁਦਰਤਿ ਕੇ ਸਭ ਬੰਦੇ।
ਏਕ ਨੂਰ ਤੇ ਸਭੁ ਜਗੁ ਉਪਜਿਆ ਕਉਨ ਭਲੇ ਕੋ ਮੰਦੇ।
ਲੋਗਾ ਭਰਮਿ ਨ ਭੂਲਹੁ ਭਾਈ।
ਖਾਲਿਕੁ ਖਲਕ ਖਲਕ ਮਹਿ ਖਾਲਿਕੁ ਪੂਰਿ ਰਹਿਓ ਸ੍ਰਬ ਠਾਂਈ।
ਮਾਟੀ ਏਕ ਅਨੇਕ ਭਾਂਤਿ ਕਰਿ ਸਾਜੀ ਸਾਜਨਹਾਰੈ।
ਨਾ ਕਛੁ ਪੋਚ ਮਾਟੀ ਕੇ ਭਾਂਡੇ ਨਾ ਕਛੁ ਪੋਚ ਕੁੰਭਾਰੈ।
ਸਭ ਮਹਿ ਸਚਾ ਏਕੋ ਸੋਈ ਤਿਸ ਕਾ ਕੀਆ ਸਭੁ ਕਛੁ ਹੋਈ।
ਹੁਕਮੁ ਪਛਾਨੈ ਸੁ ਏਕੋ ਜਾਨੈ ਬੰਦਾ ਕਹੀਐ ਸੋਈ।
ਅਲਹੁ ਅਲਖੁ ਨ ਜਾਈ ਲਖਿਆ ਗੁਰਿ ਗੁੜੁ ਦੀਨਾ ਮੀਠਾ।
ਕਹਿ ਕਬੀਰ ਮੇਰੀ ਸੰਕਾ ਨਾਸੀ ਸਰਬ ਨਿਰੰਜਨ ਡੀਠਾ।

[ਪ੍ਰਭਾਤੀ], ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੩੪੯-੫੦

یعنی۔ ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے نُور کو پیدا کیا اور پھر اپنی قدرتِ کاملہ سے بہت سے انسان پیدا کئے۔ تمام عالِم کائنات کا ظہور اسی ایک نُور سے ہوا ہے۔ کون اچھا ہے اور کون بُرا۔ اے لوگو تم وہم میں مُبتلا ہو کر غلطی خوردہ نہ بنو۔ خالق خلق میں ہے اور خلق خالق میں۔ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں۔ ایک ہی مٹی سے خالقِ حقیقی نے مختلف طریقوں سے تخلیق کی ہے۔ نہ تو مٹی میں کوئی نقص ہے اور نہ خالق میں۔ ہر ایک میں وہی ایک سچا ہے۔ اور اسی کا کیا ہوا سب کچھ ہو رہا ہے۔ جو اس کے امر کو شناخت کر کے اس خدائے واحد کی پہچان کر لیتا ہے وہی بندہ کہلانے کا مستحق ہے۔ میرے گورو نے مجھے یہ میٹھا گڑ دیا

ہے کہ اللہ تعالیٰ وراء الوریٰ ہے۔ کوئی بھی شخص اس کی ماہیت کو نہیں پا سکتا۔ کبیر جی کہتے ہیں کہ اب میرے تمام شکوک و شبہات دُور ہو گئے ہیں اور مجھے ہر جگہ میرا خالق اور مالک نظر آ رہا ہے۔

مہری وسم گرنتھ میں نسلِ انسانی کے بارہ میں یہ مذکور ہے کہ:۔

ਮਾਨਸ ਕੀ ਜਾਤ ਸਬੈ ਏਕੈ ਪਹਿਚਾਨਬੋ ।

یعنی :۔

ਏਕ ਹੀ ਕੀ ਸੇਵ ਸਬ ਹੀ ਕੋ ਗੁਰਦੇਵ ਏਕ
ਏਕ ਹੀ ਸਰੂਪ ਸਬੈ ਏਕੈ ਜੋਤਿ ਜਾਨਬੋ ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੭

پس "سب میں جوت جوت ہے سوئے" اور "ایک نور تے سب جگ اپجیا" اور "ایک ہی سروپ سبے ایک جوت جانبو" کی آواز بلند کرنیوالے بزرگوں سے متعلق کوئی بھی شخص یہ باور نہیں کر سکتا کہ وہ خدا تعالیٰ کا مقرب بننے کے لئے کسی خاص مُلک، قوم، نسل یا گھرانے میں پیدا ہونا ضروری تصوّر کرتے تھے۔ چنانچہ گورو صاحب نے واضح الفاظ میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਜਾਤਿ ਕੁਲੀਨੁ ਸੇਵਕੁ ਜੇ ਹੋਇ ।
ਤਾ ਕਾ ਕਹਣਾ ਕਹਹੁ ਨ ਕੋਇ ।
ਵਿਚਿ ਸਨਾਤੀ ਸੇਵਕੁ ਹੋਇ ।
ਨਾਨਕ ਪਣ੍ਹੀਆ ਪਹਿਰੈ ਸੋਇ ।

[ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੫੬

یعنی۔ خواہ کوئی شخص کسی قوم یا نسل سے کیوں نہ ہو اگر وہ خدا تعالیٰ کا عابد ہے تو اس کی حالت یا شان بیان نہیں کی جا سکتی۔ اگر ادنیٰ قوم

میں سے کوئی شخص خدا تعالیٰ کا عبادت گذار ہے تو گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ وہ بہت ہی بلند شان کا مالک ہے۔ میں اپنے چمڑے کے جوتے ڈسے پہنانے کے لئے تیار ہوں۔

ایک سکھ ودوان رقم طراز ہیں کہ :۔

"گورو نانک جی نے ذات پات کے اونچے محل پر کاری چوٹ ماری۔ خدا تعالیٰ کے ہاں تمام انسان یکساں ہیں۔ ذات پات میں کچھ بھی نہیں۔ زہر اگر اعلیٰ ذات کے انسان کے ہاتھ میں دیا جائے اور اسے کہا جائے کھاؤ تو وہ مرے گا۔ خدا تعالیٰ کے ہاں صرف صداقت ہی کام آتی ہے۔ محض اعلیٰ ذات کسی کو نجات نہ دلا سکے گی۔"

(ساڈا اتہاس حصہ اوّل صہ۴۹)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :۔

"یہودی ہی یہوا کے چنیدہ بچے ہیں۔ جانبدار یہوا ——— اپنے بچوں۔ اسرائیلیوں۔ کے برابر کسی انسان کو کھڑا ہونے کی اجازت نہیں دیتا۔" (گورمت ورشن صہ۱۳۸)

الغرض گورو نانک جی کا خدا جانبدار نہیں ہے بلکہ اس کے لئے تمام جہان کے انسان یکساں ہیں اور وہ سب کی جسمانی اور روحانی پرورش کے سامان کرتا رہتا ہے۔ جو بھی اس کے قرب کی راہ اختیار کرے وہ اس کا مقرب بن سکتا ہے۔

عیسائیوں کا تصوّرِ الٰہی اور گورونانک جی مہاراج

جیسا کہ بیان کیا جا چکا ہے کہ عیسائیوں کا تصوّرِ الٰہی تثلیث پر مشتمل ہے۔ اور وہ ایک تین اور تین ایک کے عجیب و غریب عقیدے کو مانتے ہیں یعنی ان میں باپ بیٹا اور رُوح القدس کے مجموعے کو خدا تعالیٰ تسلیم کیا جاتا ہے۔ گورونانک جی مہاراج کی مقدّس بانی سے یہ واضح ہے کہ آپ کسی بھی قسم کی تثلیث کے قائل نہ تھے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਆਦਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਨਿਰਮਲੁ ਸੋਈ।
ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਣਾ ਦੂਜਾ ਕੋਈ।
ਏਕੰਕਾਰੁ ਵਸੈ ਮਨਿ ਭਾਵੈ ਹਉਮੈ ਗਰਬੁ ਗਵਾਇਦਾ।
ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਪੀਆ ਸਤਿਗੁਰ ਦੀਆ।
ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਣਾ ਦੂਆ ਤੀਆ।
ਏਕੋ ਏਕੁ ਸੁ ਅਪਰ ਪਰੰਪਰੁ ਪਰਖਿ ਖਜਾਨੈ ਪਾਇਦਾ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੪

یعنی۔ وہ اللہ تعالیٰ الاوّل ہے۔ بے داغ ہے۔ بے عیب ہے۔ مَیں اس کے علاوہ کسی دوسرے کو جانتا پہچانتا ہی نہیں۔ جو شخص اپنی خودی کو مٹا دیتا ہے اس کے دِل میں وہ آبستا ہے۔ اور وہ اس کے دل کو پسند آجاتا ہے۔ گورونانک جی فرماتے ہیں کہ مَیں نے اپنے مُرشدِ کامل اور سچے گورو سے زندگی بخش جام حاصل کر لیا ہے مَیں اب کسی دوسرے یا تیسرے کو خدا تعالیٰ ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ

ہے۔ وہ کسی قسم کی حد بندی میں محدود نہیں۔ وہ وراء الوریٰ ہے اور کسی کو اپنے خزانے میں ڈالنے سے قبل اس کی اچھی طرح جانچ پڑتال کرتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کا مقرب بننے سے قبل انسان کو کئی امتحانوں میں سے گزرنا پڑتا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو نانک جی مہاراج نے تثلیث کے نظریہ سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :-

ਗਣਤ ਗਣੀਐ ਸਹਸਾ ਜੀਐ ।
ਕਿਉ ਸੁਖੁ ਪਾਵੈ ਦੂਐ ਤੀਐ ।
ਨਿਰਮਲੁ ਏਕੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਜਾਤਾ ਗੁਰ ਪੂਰੇ ਤੇ ਪਤਿ ਪਾਈ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੩

یعنی۔ دو یا تین کے مجموعے کو خدا تعالیٰ ماننے سے انسان حقیقی خوشی حاصل نہیں کر سکتا۔ وہ بے عیب اور بے داغ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے۔ پورے گورو نے مجھے عزت بخش دی ہے۔ میں تثلیث کو ماننے کی بجائے خدائے واحد کا پرستار ہوں۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر تثلیث کے بارہ میں یہ مذکور ہے کہ :-

ਕਾਇਮੁ ਦਾਇਮੁ ਸਦਾ ਪਾਤਿਸਾਹੀ ।
ਦੋਮ ਨ ਸੇਮ ਏਕ ਸੋ ਆਹੀ ।
[ਗਉੜੀ, ਰਵਿਦਾਸ, ਪੰਨਾ ੩੪੫

یعنی۔ دائمی حکومت اللہ کی ہی ہے۔ اس کے ساتھ کوئی دوسرا یا

تیسرا عنصر نہیں ہے۔ وہ واحد و یگانہ ہے۔

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے اس پاکیزہ شبد کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"عیسائی لوگ خدا تعالیٰ کے تین حصے تسلیم کرتے ہیں۔ باپ۔ بیٹا اور روح القدس ۔۔۔ اس قول میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالےٰ کے ساتھ نہ کوئی دوسرا ۔۔۔ ہے اور نہ کسی تیسرے کا کوئی امکان ہے۔" (ترجمہ از گورو گرنتھ کوش صہ۲۰۷)

ایک اور سکھ ودوان نے سکھ مذہب کے ذکر میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"سکھ مذہب میں خدا تعالیٰ کو ہی واحد اور ازلی۔ ابدی تسلیم کیا گیا ہے کوئی دوسرا یا تیسرا جو دکھائی دیتا ہے وہ اسی ایک کی تخلیق ہے۔" (ترجمہ از خالصہ دھرم شاستر صہ۱۴۳)

یعنی:۔

"خدا تعالیٰ کے مقابلہ میں نہ دوسرا درست ہے اور نہ تثلیث (Trinity) کا مسئلہ ہے۔" (ترجمہ از مہان کوش صہ۶۸۱)

اِن حوالہ جات سے عیاں ہے کہ خود سکھ ودوانوں کے نزدیک بھی گورو نانک جی مہاراج تثلیث کے قائل نہ تھے اور نہ سکھ مذہب میں عیسائیت کی بیان کردہ تثلیث کے لئے کوئی جگہ ہے۔ گورو نانک جی مہاراج کسی جہت سے بھی تثلیث کے عقیدہ کو درست تسلیم نہیں کرتے۔ اور ان کے نزدیک یہ نظریہ خدا تعالیٰ کی توحید کے سراسر منافی ہے۔ اور گورو نانک جی نے تثلیث

کے رد میں قرآنِ شریف کے اسلوبِ بیان کے پیشِ نظر عمومیت کو ہی ملحوظ رکھا ہے۔ چنانچہ قرآنِ شریف کا ارشاد ہے کہ :-

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ ثَالِثُ ثَلٰثَةٍ

وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّآ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ۔ (سورۃ المائدہ : ۷۴)

یعنی۔ جو لوگ تین کے مجموعے کو خدا تعالیٰ تسلیم کرتے ہیں اور تثلیث کے عقیدہ کو اپناتے ہیں۔ وہ کفر اختیار کرتے ہیں۔ انہیں توحید کے پرستار نہیں کہا جا سکتا۔ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور (دوسرا یا تیسرا) معبود نہیں ہے۔ وہ واحد و یگانہ ہے۔

قرآنِ شریف کی اس مقدس آیت میں تثلیث کے عقیدے کا رد عمومی رنگ میں کیا گیا ہے۔ چونکہ دُنیا میں مختلف قسم کی تثلیثیں پائی جاتی ہیں اِس لیے قرآنِ کریم میں یہ طریق اختیار کیا گیا ہے۔ عیسائیت سے سینکڑوں اور ہزاروں سال قبل بھی تین کے مجموعے کو خدا تعالیٰ ماننے والے لوگ موجود تھے۔ مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"ترے مورت :- تین روپ۔ ویدوں کے مطابق اگنی۔ وایو۔ اور سُورج (۲) پورانوں کے مطابق برھما۔ بشن اور شو (۳) بائیبل کے مطابق خدا۔ رُوح القدس اور حضرت عیسیٰ سکھ مذہب کی رُو سے تین صفات (پیدا کرنے۔ پرورش کرنے اور مارنے) کا حامل اللہ تعالیٰ۔" (مہان کوش صفحہ ۱۸۴۸)

چنانچہ مصر کے لوگ گائے۔ بیل اور بچھڑے کی تثلیث مانتے تھے بابل کے لوگوں میں "انو"۔ "اینل" اور "ایا" کی تثلیث رائج تھی۔ فارس کے باشندے "آرموزد" "اناتہا" اور "متھرا" کے قائل تھے۔ اور یونانیوں میں "زیوس"۔ "ایتھنی"۔ "اپالو" کی تثلیث کا عقیدہ پایا جاتا تھا۔ بودھی لوگ "بدھا" "بدھیت" اور "گوتما" کی تثلیث تسلیم کرتے تھے۔ اسکنڈے نیویا میں "اوڈھین" "تھوا" اور "پھرے" کی تثلیث مانی جاتی تھی۔ (ملاحظہ ہو ٹریکٹ تثلیث صـ۳)

اِس کے علاوہ قدیم مصر اور دوسرے ممالک میں بھی تثلیث کے نظریے پائے جاتے تھے۔ اِس لئے اسلام کے علیم و خبیر اور عزیز و حکیم خدا تعالیٰ نے اپنے مقدّس کلام میں عمومیّت کا رنگ اختیار کیا ہے تاکہ دُنیا جہان کی مختلف تثلیثوں کا رَدّ ایک ہی آیت سے کر دیا جائے۔ خواہ وہ تثلیث اگنی۔ وایو اور سُورج کے رنگ میں ہو۔ خواہ برہما۔ بشن اور شو کی صورت میں اور خواہ باپ۔ بیٹا۔ رُوح القدس کی شکل میں ہو اور خواہ ایشور۔ جیو اور پرکرتی کو ازلی ابدی تسلیم کرنے کے رُوپ میں ہو یا کسی اَور رنگ میں۔ شری گورونانک جی نے بھی تین خداؤں کے نظریہ کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار عمومی رنگ میں ہی کیا ہے جو ہر قسم کی تثلیث کے ردّ پر حاوی ہے۔

ایک سکھ وِدوان پروفیسر ست بیر سنگھ جی کا بیان ہے کہ:-

"گورو گرنتھ صاحب کا پہلا حرف ہندسے والا ہے۔ ہندسے والا '۱' رکھنے کا ایک یہ بھی مقصد معلوم ہوتا ہے کہ کوئی '۱' کو

تقسیم نہیں کر سکتا۔ اور نہ کوئی توڑ سکتا ہے۔ اگر الفاظ میں ایک لکھ
دیتے تو شاید اس کے "ا"۔ "ے"۔ "ک" کے ٹکڑے کر دیئے جاتے۔
اِس کے بعد 'اوم' اور پھر 'کار' ہے۔ خدا تعالیٰ کو تین حصوں
Trinity (۱) حضرت عیسیٰ (۲) روح القدس (۳) ماتا
(مریم) میں گورو جی نے تقسیم نہیں کیا۔ اور نہ اسے سنساری بھنڈاری
اور دیوان لگا کر بیٹھنے والا الگ الگ بیان کیا ہے۔ یعنی برہما۔
بشن۔ شو کوئی اس کے علیحدہ علیحدہ حصے نہیں کئے"۔

(ساڈا اتہاس حصہ اوّل صفحہ ۳۰)

ایک اور مقام پر سردار صاحب موصوف نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔
"گورونانک کا مذہب خدا کی توحید کا مذہب ہے۔ سکھ اللہ تعالیٰ
کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اس لئے باباجی
نے اوم سے پہلے ایک کا ہندسہ دیا ہے اور بعد کو 'کار' ایک بھی
ہندسے والا دیا ہے۔ الفاظ میں نہیں۔ الفاظ توڑے جاسکتے ہیں لیکن
ہندسے والے ایک کوئی توڑ نہیں سکتا۔ 'کار' اِس لئے دیا ہے
کہ وہ لگاتار ہے۔ اس کے وجود اور وصال کے بغیر کچھ بھی نہیں ہو
سکتا۔ وہ کسی وقت بھی 'سوالی' نہیں ہو سکتا۔ ہر جگہ حاضر ناظر ہے۔
دنیا۔ تثلیث کو مانتی ہے۔ انہوں نے خدائے واحد کو ماننے کی
تلقین کی عیسائی تثلیث کے قانون Law of Trinity
کو مانتے ہیں۔۔۔۔۔

ہندو برہما۔ بشن اور شو کا عقیدہ رکھتا ہے۔ لیکن سکھ کے لئے وہ واحد ہے۔ کوئی دوسرا یا تیسرا اس کے ساتھ شامل نہیں کیا جاسکتا۔" (خالصہ ایڈووکیٹ امرتسر ۳۰ ستمبر و ۷۔ اکتوبر ۱۹۶۸ء)

خدا تعالیٰ کا بیٹا۔ یا بیٹا خدا

بعض قوموں میں خدائے قدوس کا بیٹا یا بیٹا خدا بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔ چنانچہ عیسائیوں کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام خدا تعالیٰ کے بیٹے اور بیٹا خدا تھے۔ گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان فرمایا ہے کہ:۔

ਅਲਖ ਅਪਾਰ ਅਗੰਮ ਅਗੋਚਰਿ ਨਾ ਤਿਸੁ ਕਾਲੁ ਨ ਕਰਮਾ ।
ਜਾਤਿ ਅਜਾਤਿ ਅਜੋਨੀ ਸੰਭਉ ਨਾ ਤਿਸੁ ਭਾਉ ਨ ਭਰਮਾ ।
ਸਾਚੇ ਸਚਿਆਰ ਵਿਟਹੁ ਕੁਰਬਾਣੁ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਰੂਪ ਵਰਨੁ ਨਹੀ ਰੇਖਿਆ ਸਾਚੇ ਸਬਦਿ ਨੀਸਾਣੁ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਬੰਧਪ ਨਾ ਤਿਸੁ ਕਾਮੁ ਨ ਨਾਰੀ ।
ਅਕੁਲ ਨਿਰੰਜਨ ਅਪਰ ਪਰੰਪਰੁ ਸਗਲੀ ਜੋਤਿ ਤੁਮਾਰੀ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੭

یعنی۔ میرا خدا تعالیٰ وراء الورٰی ہے۔ وہ زمانے یا وقت کی قید سے بلند و بالا ہے۔ اس کی کوئی خاص قومیت نہیں۔ وہ لم یلد اور ولم یولد۔ ہر جگہ حاضر ناظر اور شک و شُبہ سے بالا ہے۔ مَیں اس سچے خدا تعالیٰ پر قربان ہوں۔ اس کی شکل و صورت نہیں ہے وہ غیر مجسم اور لطیف ہے۔ وہ اپنے سچے کلام کے ذریعہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ یعنی اس کا مقدس شبد (کلام) ہی اس کی صداقت کی نشانی ہے۔ وہ ماں۔ باپ۔ بیٹے اور دوسرے رشتہ داروں

سے پاک ہے۔اس کی کوئی بیوی بھی نہیں ہے۔اے خدا تعالیٰ تُو لم یلد ولم یولد ہے۔بے داغ ہے۔بے حد ہے۔تیری کوئی حد نہیں۔اور بے انت ہے۔نیز ہر جگہ ہے اور ہر گل میں تیرا نُور ہی جلوہ گر ہے۔

ایک اور مقام پر سری گورو جی نے اپنے ربّ العزت سے متعلق یہ فرمایا ہے:۔

ਜਹ ਦੇਖਾ ਤਹ ਦੀਨ ਦਇਆਲਾ ।
ਆਇ ਨ ਜਾਈ ਪ੍ਰਭੁ ਕਿਰਪਾਲਾ ।
ਜੀਆ ਅੰਦਰਿ ਜੁਗਤਿ ਸਮਾਈ ਰਹਿਓ ਨਿਰਾਲਮੁ ਰਾਇਆ ।
ਜਗੁ ਤਿਸ ਕੀ ਛਾਇਆ ਜਿਸੁ ਬਾਪੁ ਨ ਮਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਭੈਣ ਨ ਭਰਾਉ ਕਮਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਓਪਤਿ ਖਪਤਿ ਕੁਲ ਜਾਤੀ ਓਹੁ ਅਜਰਾਵਰੁ ਮਨਿ ਭਾਇਆ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੮

یعنی۔میں جہاں کہیں بھی نظر دوڑاتا ہوں مجھے اپنے رحیم وکریم مولا کا جلوہ ہی دکھائی دیتا ہے۔میرا خالق اور مالک پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے۔وہ تمام لوگوں میں غیبی ڈھنگ سے سمایا ہوا ہے۔اور خود الگ تھلگ بھی ہے۔یہ دُنیا تو اس کا ایک پرتو ہے۔جس کا کوئی باپ یا ماں نہیں ہے۔یعنی جو لم یلد ولم یولد ہے۔اس کی نہ کوئی بہن ہے اور نہ بھائی۔وہ پیدا ہونے اور مرنے سے نیز نسل اور ذات سے بھی بلند وبالا ہے۔وہ کبھی بُوڑھا نہیں ہوتا یعنی وہ خدائے قدوس غیر متغیر۔غیر متبدل اور غیر فانی ہے مجھے وہی پسند ہے۔

اِس سلسلہ میں گورو نانک جی مہاراج کا یہ مقدس شبد بھی ہے کہ:۔

ਤੂ ਸਚਾ ਸਚਿਆਰੁ ਜਿਨਿ ਸਚੁ ਵਰਤਾਇਆ ।
ਬੈਠਾ ਤਾੜੀ ਲਾਇ ਕਵਲ ਛਪਾਇਆ ।
ਬ੍ਰਹਮੈ ਵਡਾ ਕਹਾਇ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਬਾਪੁ ਨ ਮਾਇ ਕਿਨਿ ਤੂ ਜਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖੁ ਵਰਨ ਸਬਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਭੁਖ ਪਿਆਸ ਰਜਾ ਧਾਇਆ ।
ਗੁਰਮੁਖਿ ਆਪੁ ਸਮੋਇ ਸਬਦੁ ਵਰਤਾਇਆ ।
ਸਚੇ ਹੀ ਪਤਿਆਇ ਸਚਿ ਸਮਾਇਆ ।
[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੭੯

یعنی۔ اے مولا۔ تو خود حق ہے اور تُو نے حق ہی برتایا ہے۔ تیری ہر چیز پر نظر ہے۔ اور تُو سب کا آغاز ہے۔ برہما نے بڑا ضرور کہلایا تھا مگر وہ بھی تیری انتہا کو نہیں پا سکا۔ نہ تیرا کوئی باپ ہے اور نہ ماں جس نے کہ تجھے جنا ہے۔ نہ تیری کوئی شکل اور صورت ہے۔ اور نہ ہی کوئی ورن ہے۔ تجھے بھوک یا پیاس نہیں ستاتی تُو اس سے بلند اور بالا ہے۔ خدا تعالیٰ نے اپنی ذات کو مُرشدِ کامل اور سچے گورو جی سے وابستہ کیا ہُوا ہے اور اپنا کلام اسی کے ذریعہ پھیلایا ہے۔ اور سچا خدا تعالیٰ مُرشدِ کامل اور سچے گورو کے ذریعہ ہی مل سکتا ہے۔ اور انسان سچ میں سما سکتا ہے۔

گورو نانک جی کے بیان کردہ اِن پاکیزہ شبدوں سے یہ امر واضح ہے کہ گورو جی ایک ایسے خدائے عزّ وجل کے قائل تھے جو ماں۔ باپ اور بیوی بچوں اور دوسرے تمام رشتہ داروں سے پاک ہے۔ اور غیر مجسّم لہٰذا ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ نیز غیر متغیّر اور غیر فانی ہے۔

اِس سلسلہ میں اسلامی نظریہ یہ ہے :-

وَلَا تَقُوْلُوْا ثَلٰثَۃٌ اِنْتَھُوْا خَیْرًا لَّکُمْ اِنَّمَا اللّٰہُ اِلٰہٌ وَّاحِدٌ سُبْحٰنَہٗ اَنْ یَّکُوْنَ لَہٗ وَلَدٌ۔

(سورۃ النساء : ۱۷۱)

انٰی یکون لہٗ ولد ولم تکن لہٗ صاحبۃ و خلق کل شیئ وھو بکلّ شیئ علیم ○ (سورۃ الانعام ۱۰۱)

یعنی۔ یہ بات ہرگز ہرگز نہ کہو کہ خدا تعالیٰ تین کا مجموعہ ہے یا تین مورتی ہے۔ ایسے عقیدے سے باز رہنا ہی نسلِ انسانی کے لئے بہتر ہے۔ خدائے قدوس واحد و یگانہ ہے اور اس سے پاک ہے کہ اس کا کوئی بیٹا ہو۔ بھلا سوچو تو سہی کہ اس کا بیٹا ہو کیونکر سکتا ہے جبکہ اس کی بیوی ہی کوئی نہیں۔ وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے اور ہر امر سے بخوبی واقف ہے۔ کوئی ایک بھی چیز ایسی نہیں جس کی تخلیق اس نے نہ کی ہو یا جس کا اسے کامل علم نہ ہو۔

سری گورو نانک جی مہاراج نے ایک اور مقام پر یہ حقیقت بیان فرمائی ہے کہ :-

ਬੇਦ ਕਤੇਬੀ ਭੇਦੁ ਨ ਜਾਤਾ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਭ੍ਰਾਤਾ ।
ਸਗਲੇ ਸੈਲ ਉਪਾਇ ਸਮਾਏ ਅਲਖੁ ਨ ਲਖਣਾ ਜਾਈ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੧

یعنی۔ وید اور دوسری مقدس کتب خدا تعالیٰ کی ماہیت کو نہیں پا سکیں وہ ماں۔ باپ۔ بیٹے اور بھائیوں وغیرہ رشتہ داروں سے پاک ہے۔ اسی نے

تمام پہاڑ پیدا کئے ہیں اور وہی انہیں نیست و نابود کرنے پر قادر ہے۔ وہ ایک مخفی خزانہ ہے جو اِن مادی آنکھوں سے نہیں دیکھا جا سکتا۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے سری گورو جی کے اس قول کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"جیسا کہ عیسائی لوگ مریم کے بطن سے پیدا شدہ (حضرت) عیسٰیؑ کو خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم کرتے ہیں"

(ترجمہ از گورمت سدھاکر صفحہ ۶۲۹)

گورو نانک جی نے حضرت مسیحؑ کے ابن اللہ ہونے کے رَد میں پہاڑوں اور ان کے نیست و نابود ہونے کا ذکر کیا ہے۔ اِس سلسلہ میں قرآنِ کریم کا یہ ارشاد ہے کہ :-

تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَ تَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ۙ○ اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ○

(سورہ مریم : ۹۰ - ۹۱)

یعنی - قریب ہے کہ تمہاری اس بات سے آسمان پھٹ کر گر جائے اور زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے اور پہاڑ ریزہ ریزہ ہو جائیں۔ اِس لئے کہ ان لوگوں نے خدائے رحمٰن کا بیٹا قرار دیدیا ہے۔

قرآنِ کریم کے ایک اور مقام پر خدا تعالیٰ کے بیٹے اور بیوی کی نفی کرتے ہوئے یہ بیان کیا ہے کہ :-

وَاَنَّهٗ تَعٰلٰى جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَّلَا وَلَدًا ۙ○

وَّاَنَّهٗ كَانَ يَقُوْلُ سَفِيْهُنَا عَلَى اللّٰهِ شَطَطًا ۝

(سورۃ الجن : ۳، ۴)

یعنی۔ بے شک ہمارا رب العزت بہت ہی بلند شان والا ہے۔ اور بیوی بچوں سے پاک ہے۔ اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ بیوقوف لوگ اللہ تعالیٰ کے بارہ میں بہت سی نامناسب اور ناواجب باتیں کیا کرتے ہیں۔

گورونانک جی نے اپنے رب العزت کے بارہ میں یہ بھی بات بیان کی ہے کہ وہ عورت کے بطن سے پیدا ہونے سے پاک ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

ਭੰਡਹੁ ਹੀ ਭੰਡੁ ਊਪਜੈ ਭੰਡੈ ਬਾਝੁ ਨ ਕੋਇ ।
ਨਾਨਕ ਭੰਡੈ ਬਾਹਰਾ ਏਕੋ ਸਚਾ ਸੋਇ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੩

پروفیسر تیجا سنگھ جی نے "آساوی وار" کے انگریزی ترجمہ میں گورونانک جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ:-

"It is also from woman that women are born; there is nobody who is not born of woman.

Nanak, only the one true God is in independent of woman."

(Asa di var. Page 111

ایک اور سکھ ودوان پروفیسر صاحب سنگھ جی نے گورو جی کے اِس ارشاد کا یہ ترجمہ کیا ہے کہ:-

"عورت سے ہی عورت پیدا ہوتی ہے۔ دُنیا میں کوئی جاندار عورت

دماء) کے بغیر پیدا نہیں ہو سکتا۔ اے نانک صرف خدا ئے واحد ہی ہے جو کسی عورت کے بطن سے پیدا نہیں ہوا۔"

(ترجمہ از آسا کی وار مترجم ص۵۳)

ایک سکھ ودوان گیان پرتاپ سنگھ جی نے ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے انسان میں الوہیت تصور کرنے کا عقیدہ گورو نانک جی مہاراج کی مقدس تعلیم کے سراسر خلاف بیان کیا ہے۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا ہے کہ:۔

"جس شخص نے فوت ہو جانا ہے۔ جو کام۔ کرودھ کا پتلا ہے اسے اللہ۔ گاڈ اور رام کا شریک ٹھہرانا گناہ اور کفر نہیں تو اور کیا ہے۔ ... کسی آدمی کو خدا تعالیٰ کے برابر درجہ دینا دہریت ہے۔ ایک دہریے تو وہ ہیں جو خدا تعالیٰ کو سرے سے ہی نہیں مانتے مگر دوسرے دہریے وہ ہیں جو خود کو پار برہم۔ اللہ یا گاڈ کہتے ہیں۔ ہرناکش۔ فرعون اور نمرود کو آج تک لوگ اِس لئے دہریے کہتے ہیں اور بُرا سمجھتے ہیں کہ وہ خود کو قادر مطلق خدا تعالیٰ سمجھتے تھے۔"

(ترجمہ از نقلی نرنکاری ص۱۸)

اِس میں کوئی شک نہیں کہ جو شخص ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا ہے اور جو کھانے پینے کا محتاج ہے۔ جس کی زندگی تغیر پذیر ہے۔ جو کبھی بچہ؛ کبھی جوان اور کبھی بوڑھا ہوتا ہے وہ اِس عالَم کائنات کا خالق نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ خود اپنی زندگی گزار کر فوت ہو جاتا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے

ਇਕੋ ਇਕ ਖੁਦਾਇ ਹੈ ਜਿਸ ਦਾ ਮਾਇ ਨ ਬਾਪ ।
[ਜਨਮ ਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੩੪

یعنی۔ صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی لم یلد ولم یولد ہے۔ نہ تو اسے کسی نے جنا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے وہی ایک ہی جس کی نہ کوئی ماں ہے اور نہ باپ۔

اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ

ਸੰਕਟਿ ਨਹੀ ਪਰੈ ਜੋਨਿ ਨਹੀ ਆਵੈ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨ ਜਾ ਕੋ ਰੇ ।
ਕਬੀਰ ਕੋ ਸੁਆਮੀ ਐਸੋ ਠਾਕੁਰੁ ਜਾ ਕੈ ਮਾਈ ਨ ਬਾਪੋ ਰੇ ।
[ਗਾਉੜੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੩੩੯

یعنی۔ خدائے قدوس کسی تکلیف میں نہیں پڑتا اور نہ پیدا ہی ہوتا ہے کبیر جی فرماتے ہیں کہ ہمارا خالق اور مالک خدا تعالیٰ ایسا ہے جس کی نہ تو کوئی ماں ہے اور نہ باپ۔ وہ لم یلد ولم یولد ہے۔

سری دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:-

ਤਾਤ ਮਾਤ ਨ ਜਾਤ ਜਾਕਰ ਜਨਮ ਮਰਨ ਬਿਹੀਨ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ ਜਾਪੁ ੪

یعنی جس کا نہ کوئی بیٹا ہے اور نہ ماں۔ وہ جنم مرن سے بلند و بالا ہے۔ سکھ ودوان بھی اِس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سکھ گورو صاحبان خود کو یا کسی اور شخصیت کو عیسائیوں کی طرح اللہ تعالیٰ کا بیٹا تسلیم نہیں کرتے تھے بلکہ عمومیت کے رنگ میں وہ تمام انسانوں کو خدا تعالیٰ کے رُوحانی فرزند

ضرور تسلیم کرتے تھے۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان سنگھ صاحب گیانی پرتاپ سنگھ جی سابق جتھیدار سری اکال تخت صاحب نے بیان کیا ہے کہ :-

"ست گورو اور حضرت عیسیٰ کی تعلیم میں یہ بنیادی فرق ہے۔ حضرت عیسیٰ فرماتے ہیں کہ رب العزت ہمارا باپ ہے اور گناہوں سے پاک اس کا بیٹا صرف میں ہی ہوں۔۔۔۔۔ گورو جی نے کہا ہے کہ خدا ہم سب کا باپ ہے اور ہم سبھی اس کے بیٹے ہیں۔"

(ترجمہ از گورمت لیکچر صہ ۳۸)

ایک اور سکھ ودوان گیانی لال سنگھ جی کا بیان ہے کہ :-

"گورمت کا اصل ہے کہ تمام دُنیا کے لوگ خدا تعالیٰ کے بیٹے ہیں۔۔ ۔۔۔ یہ نہیں کہ وہ عیسیٰ کی طرح خدا تعالیٰ کے اکلوتے بیٹے ہیں۔"

(ترجمہ از گورمت مارتنڈ حصہ ۲ صہ ۱۳۰)

سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"تات مات نہ ذات جاکر پتر اومکند۔ اس اصل کے ماننے والا سکھ مذہب گورو صاحب کو حضرت عیسیٰ کی مانند خدا تعالیٰ کا بیٹا تسلیم نہیں کرتا۔ مگر ایک پتا ایکس کے ہم بارک کے مطابق تمام لوگوں کو جگت پتا کی اولاد مانتا ہے!"

(ترجمہ از گورمت سدھاکر صہ ۵۳)

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد شبدوں میں سکھ گورو صاحبان نے خود کو اللہ تعالیٰ کے فرزند اور اللہ تعالیٰ کو باپ کے نام سے بھی موسوم کیا ہے جیسا کہ

مرقوم ہے کہ:۔

1. ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਤੂੰ ਗੁਰੁ 'ਪਿਤਾ' ਹੈ ਦੇ ਮਤਿ ਸਮਝਾਇ

[ਆਸਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੪੫੦

2. ਹਉ ਪੂਤੁ ਤੇਰਾ ਤੂੰ 'ਬਾਪੁ' ਮੇਰਾ ।

[ਆਸਾ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੪੭੬

3. ਏਕੁ 'ਪਿਤਾ' ਏਕਸ ਕੇ ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਤੂ ਮੇਰਾ ਗੁਰ ਹਾਈ ।

[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੧੧

4. ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਤੁਮ 'ਪਿਤਾ' ਪ੍ਰਭ ਮੇਰੇ ਜਨ ਨਾਨਕ ਬਖਸਿ ਮਿਲਾਇ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੮੮੧

5. ਹਮ ਬਾਰਿਕ ਤੁਮ 'ਪਿਤਾ' ਹਮਾਰੇ ਤੁਮ ਮੁਖਿ ਦੇਵਹੁ ਖੀਰਾ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੮੪

گورو گرنتھ صاحب کے اندر بھی متعدد شبدوں میں خدا تعالیٰ کو باپ اور انسانوں کو اس کے بیٹے قرار دیا گیا ہے۔ لیکن اِس کے معنے ہرگز یہ نہیں کہ انسان خدا تعالیٰ کے حقیقی اور صلبی بیٹے ہیں۔ بلکہ اِس میں بھی ایک رنگ میں توحید کا مسئلہ ہی بیان کیا گیا ہے۔ کیونکہ انسان دُنیا کے دوسرے تمام رشتوں میں کثرت کو اپنے لئے باعثِ عزّت تصوّر کرتا ہے۔ مگر ابوّت کے رشتہ میں کسی دوسرے کی شرکت کو بہت بڑی گالی تصوّر کرتا ہے۔ اگر کسی شخص سے اس کے دوسرے بھائی کا نام دریافت کیا جائے تو وہ خوش ہو کر بتائے گا۔ لیکن اگر کسی سے یہ دریافت کیا جائے کہ آپ کے دوسرے باپ کا کیا نام ہے تو وہ سر پھوڑنے کے لئے تیار ہو جائے گا۔

الغرض جس طرح ایک بیٹا ابوّت کے رشتے میں کسی دوسرے کو شریک

ٹھہرانا اپنے لئے بہت بڑی ہتک تصوّر کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ کے نیک بندے اپنے خالق اور مالک کا کوئی شریک ٹھہرانا پسند نہیں کرتے اِسی بناء پر انہیں اللہ تعالیٰ کے فرزند بھی کہا جاتا ہے۔

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:۔

"الخلق عیال اللہ فاحب الخلق الی اللہ من احسن الی عیالہ"

یعنی۔ تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کا عیال ہے اور وہی اللہ تعالیٰ کا مقرب بن سکتا ہے جو اس کی مخلوق سے محبّت کرتا ہے۔ اور اس کی بھلائی چاہتا ہے۔

قرآنِ کریم میں مرقوم ہے کہ :۔

فاذکروا اللہ کذکرکم آباءکم اواشد ذکرا۔

یعنی تم اپنے اللہ کو اسی طرح یاد کرو جس طرح کہ تم اپنے باپوں کو یاد کرتے ہو۔ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔

کفارہ بعض مذاہب میں کفارہ کا مسئلہ بھی پایا جاتا ہے۔ یعنی وہ اپنے گناہوں کا بوجھ دوسرے پر ڈالتے ہیں۔ چنانچہ عیسائی دُنیا کے تصوّرِ الٰہی میں کفارہ کے مسئلہ کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ یعنی عیسائیوں میں یہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ بیٹا خدا صلیب پر مر گیا اور اس طرح تمام گناہ گاروں کے لئے کفارہ ہو گیا۔ اَب جو بھی شخص حضرت مسیح کی صلیبی موت

پر ایمان لائے گا وہ نجات کا حقدار ہوگا۔ اس کی زندگی خواہ کتنی گندی اور عیب دار کیوں نہ ہو۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"باوانانک صاحب حقیقی نجات کی راہوں کو خوب معلوم کر چکے تھے۔ وہ خوب جانتے تھے کہ وہ پاک ذات بجز اپنی سعی اور کوشش کے نہیں ملتا ہے۔ اور وہ خوب جانتے تھے کہ خدا ہر ایک جان سے اسی جان کی قربانی چاہتا ہے نہ کہ کسی غیر کی خودکشی بکرے کے کام نہیں آتی۔ بات یہی سچ ہے کہ خدا کو وہی پاتے ہیں جو آپ خدا کے ہو جاتے ہیں۔ جو لوگ ہر یک ناپاکی کے دروازے اپنے پر بند کرتے ہیں انہی پر اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔ اور درحقیقت مرد بھی وہی ہیں کہ احسن و نیک کام کر کے اس کا پھل پاویں"

(تبلیغ رسالت جلد ۴ صفحہ ۵۷)

گورو نانک جی کے تصورِ الٰہی میں کفارے کے مسئلہ کو کوئی دخل نہیں ہے۔ گورو جی کے نزدیک ہر شخص خود ہی اپنے کئے کا پھل پائے گا۔ کسی ایک کے گناہوں کا کوئی دوسرا شخص کفارہ نہیں ہو سکتا۔ اس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ واضح ارشاد ہے کہ :-

ਆਹਿਕਰੁ ਕਰੇ ਸੁ ਅਹਿਕਰੁ ਪਾਇ ਕੋਇ ਨ ਪਕੜੀਐ ਕਿਸੈ ਥਾਇ ।

[ਆਸਾ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੦੬

یعنی۔ جو کرے گا سو بھرے گا۔ کوئی دوسرا کسی کے لئے کفارہ نہیں

ہو سکتا بلکہ ایک ہاتھ بھی دوسرے ہاتھ کے بدلہ میں پکڑا نہیں جائے گا۔
سری گورو نانک جی نے ہر شخص کا اپنے کئے کا پھل پانا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ:۔

ਕਪੜੁ ਸੁਹਾਵਣਾ ਛਡਿ ਦੁਨੀਆ ਅੰਦਰਿ ਜਾਵਣਾ।
ਮੰਦਾ ਚੰਗਾ ਆਪਣਾ ਆਪੇ ਹੀ ਕੀਤਾ ਪਾਵਣਾ।
ਹੁਕਮ ਕੀਏ ਮਨਿ ਭਾਵਦੇ ਰਾਹਿ ਭੀੜੈ ਅਗੈ ਜਾਵਣਾ।
ਨੰਗਾ ਦੋਜਕਿ ਚਾਲਿਆ ਤਾ ਦਿਸੈ ਖਰਾ ਡਰਾਵਣਾ।
ਕਰਿ ਅਉਗਣ ਪਛੋਤਾਵਣਾ।

[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੧

یعنی۔ خوبصورت پوشاک اور زینت اِس دنیا میں چھوڑ کر انسان چلا جاتا ہے۔ اور ہر شخص خود اپنے بھلے بُرے اعمال کی جزا و سزا پاتا ہے۔ انسان اِس دُنیا میں تو اپنے من پسند حکم چلاتا ہے لیکن اگلی دُنیا میں اس کا گزر تنگ و تاریک راستے سے ہوگا۔ اور وہ ننگا ہی دوزخ میں گرایا جائیگا اس وقت اس کی شکل بہت بھیانک ہوگی۔ اور یہ اس کے گناہوں کی سزا ہوگی ور اس وقت اس کا پچھتاوا کسی کام نہ آئے گا۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਨਾਨਕੁ ਆਖੈ ਰੇ ਮਨਾ ਸੁਣੀਐ ਸਿਖ ਸਹੀ।
ਲੇਖਾ ਰਬੁ ਮੰਗੇਸੀਆ ਬੈਠਾ ਕਢਿ ਵਹੀ।
ਤਲਬਾ ਪਉਸਨਿ ਆਕੀਆ ਬਾਕੀ ਜਿਨਾ ਰਹੀ।
ਅਜਰਾਈਲੁ ਫਰੇਸਤਾ ਹੋਸੀ ਆਇ ਤਈ।
ਆਵਣੁ ਜਾਣੁ ਨ ਸੁਝਈ ਭੀੜੀ ਗਲੀ ਫਹੀ।
ਕੂੜ ਨਿਖੁਟੇ ਨਾਨਕਾ ਓੜਕਿ ਸਚਿ ਰਹੀ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੩

یعنی۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ اے دِل یہ سچی تعلیم توجہ سے سُن۔ اللہ تعالیٰ تجھ سے تیرے اعمال کا حساب لے گا۔ اور ان لوگوں کو جو خدا تعالیٰ کے باغی ہیں خدا تعالیٰ کے حضور جمع کیا جائے گا۔ عزرائیل فرشتہ انہیں سزا دینے پر مقرر کیا جائے گا۔ تنگ و تاریک راستہ میں پھنسے ہوئے ان لوگوں کو راستہ نہیں ملے گا۔ آخر جھوٹ کو شکست ہوگی اور صداقت فتح پائیگی۔

سوڈھی مہربان کی جنم ساکھی میں سری گورو نانک جی کا یہ ارشاد درج ہے :-

"اے راجہ جنک۔ دھرم کھنڈ میری یہ زمین ہے۔ تین عالموں میں۔ اِس زمین پر جو کمائی کی جائے گی وہی حاصل ہوگی۔ یہ دھرتی میری دھرمسال ہے جیسا کوئی بوئے گا ویسا ہی کاٹے گا۔ اگر بُرائی کرے گا تو اس کا انجام بُرا ہوگا۔ بھلائی کرے گا تو بھلائی حاصل ہوگی۔" (جنم ساکھی گورو نانک دیو جی صے)

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے کہ :-

ਕਲਜੁਗ ਸੱਚ ਨਿਆਉਂ ਹੈ ਜੋ ਕਿਤਾਬੀ ਪਾਵੈ ਸੋਇ।
ਹੋਰਸ ਕਿਸੇ ਨ ਮਾਰੀਐ ਭਾਵੈ ਕੇਵੀ ਹੋਇ।
ਜੇਹੜਾ ਅੰਗ ਗੁਨਾਹ ਕਰੇ ਤਿਸ ਅੰਗੇ ਮਿਲੈ ਸਜਾਇ।
ਵਿਚ ਕਿਤਾਬਾਂ ਲਿਖਿਆ ਆਖਿਆ ਪਾਕ ਖੁਦਾਇ।

[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲ, ਪੰਨਾ ੨੦੧

یعنی۔ کلجگ میں سچا انصاف ہے۔ جو کرے سو بھرے۔ کسی دوسرے کو اس کی سزا نہیں دی جا سکتی خواہ وہ کون ہو۔ انسان کا جو عضو گناہ کریگا

اس کی سزا اسی عضو کو دی جائے گی۔ خدا تعالیٰ کا یہ فرمان کتبِ سماویہ میں درج ہے۔

گورو جی کا یہ ارشاد بھی کفارے کے عقیدہ کا رد کرتا ہے۔ گورو جی کے نزدیک کسی ایک شخص کا کسی دوسرے شخص کے گناہوں کا بوجھ اٹھانا اور اس کے بدلہ میں سزا پانا بہت دور کی باتیں ہیں۔ ان کا انصاف سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔ گورو جی نے اس ضمن میں یہاں تک بیان کر دیا ہے کہ کسی شخص کا اپنا عضو بھی دوسرے عضو کے بدلہ میں نہیں پکڑا جائے گا۔ بلکہ جس عضو نے کوئی گناہ کیا ہو گا وہی اس کی سزا پائے گا۔

جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

"خدا تعالیٰ کی درگاہ میں محض ذات۔ صفات۔ مذہب کی کوئی قدر و منزلت نہ ہو گی۔ البتہ نیکی اور بدی دریافت کی جائے گی۔ بادشاہ۔ امراء۔ قاضی۔ مفتی۔ ملاں۔ ان سے عدالت کا حساب لیا جائے گا کہ تم لوگوں نے خدا تعالیٰ کا فرمان کس حد تک پہنچایا ہے جن لوگوں نے عمل نہیں کیا ان کی ہڈیاں دوزخ ہاویہ میں جلائی جائیں گی اور وہ توبہ توبہ پکاریں گے لیکن ان کی توبہ قبول نہ ہو گی"

(جنم ساکھی بھائی بالا صفحہ ۱۳۳)

الغرض گورو نانک جی کے تصورِ الٰہی میں کسی شخص کا محض کسی عقیدہ پر بالفاظ پر ایمان لے آنا اسے نجات کا مستحق قرار نہیں دے سکتا۔ نجات کے لئے اعمالِ صالح کا بجا لانا اشد ضروری ہے۔ ہر شخص کے اپنے اعمال ہی اس کے

کام آئیں گے کوئی دوسرا کسی کے گناہوں کا کفارہ نہیں ہو سکتا کیونکہ یہ بات ہی

اور بھی کوئی عدل اور انصاف کے سراسر خلاف ہے۔

سکھ مؤرخین بیان کرتے ہیں کہ گورو نانک جی مہاراج عیسائیوں سے

بحث کرتے وقت بھی ان کے سامنے اپنے یہ خیالات پیش کیا کرتے تھے۔

چنانچہ گیانی لال سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ گورو جی نے روم کے عیسائیوں

سے بحث کے دوران یہ کہا تھا کہ :-

"تمہارا یہ خیال غلط ہے کہ حضرت عیسیٰؑ نے اپنی امت پیرو کار

مریدوں کے تمام گناہوں کا بوجھ اُٹھا لیا ہے۔ اور اب جو بھی

عیسائی بنے گا اور مسیح پر ایمان لائے گا اس کے تمام گناہ دھل

جائیں گے یا حضرت عیسیٰؑ اسے خدا تعالیٰ سے بخشوا دیں گے۔ کیونکہ

ਨਰਕ ਨਿਰੰਤਰਿ ਆਪਿ ਆਪਿ।
ਕਿਸਿ ਨ ਪਹਿ ਬਖਸਿ ਆਪਿ।
ਕਰਮੀ ਆਪਿ ਆਪਣੀ ਕੇ ਨੇੜੈ ਕੇ ਦੂਰਿ।

[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ ਪੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੩੧

بعض اور سکھ مؤرخوں نے بھی بیان کیا ہے کہ گورو نانک جی مہاراج نے

عیسائیوں سے بحث کرتے وقت کفارہ کے مسئلہ کا رد کیا تھا (ملاحظہ ہو تاریخ

سکھ گورو صاحبان ص۸۱ و خالصہ ریت پرکاش ص۱۳۱)

اس بارہ میں اسلام کا بھی یہی نظریہ ہے جیسا کہ قرآن کریم کا ارشاد ہے

کہ :-

وَلَا تَكْسِبُ كُلُّ نَفْسٍ إِلَّا عَلَيْهَا وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ

وِّزْرَ اُخْرٰى ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ فَيُنَبِّئُكُمْ

بِمَا كُنْتُمْ فِيْهِ تَخْتَلِفُوْنَ ○

(سورۃ الانعام : ۱۶۴)

اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ اُخْرٰى ○ وَاَنْ لَّيْسَ لِلْاِنْسَانِ

اِلَّا مَا سَعٰى ○ (سورۃ النجم : ۳۸-۳۹)

یعنی۔ ہر شخص جو کچھ کرتا ہے اس کا وبال اسی پر ہو گا۔ کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اٹھا سکتا۔ تم سب اپنے رب العزت کے حضور لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں اس سے آگاہ کرے گا جس میں کہ تم اختلاف کیا کرتے تھے۔

کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔ ہر شخص کو وہی حاصل ہوتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔

گرو نانک جی نے بھی اپنے متعدد شبدوں میں یہ بات بالصراحت بیان کی ہے کہ ہر شخص اپنے کئے کی سزا پائے گا۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਜੈਸਾ ਕੀਚੈ ਤੈਸੋ ਕਹੀਐ ।

ਖੰਡੇ ਧਾਰ ਗਲੀ ਅਤਿ ਭੀੜੀ ।
ਲੇਖਾ ਲੀਜੈ ਤਿਲ ਜਿਉ ਪੀੜੀ ।
ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਕਲਤ੍ਰ ਸੁਤ ਬੇਲੀ ਨਾਹੀ
ਬਿਨੁ ਹਰਿ ਰਸ ਮੁਕਤਿ ਨ ਕੀਨਾ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ. ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੮

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

ਸੋਚ ਬੋਲਣੁ ਲਖੇ ਛਲਣੁ ਸਾਹਿਬੁ ਕੀਤਿਓਨੁ ਨਾਇ
ਮੂਲੁ ਮਤਿ ਪਰਵਾਣਾ ਏਹੋ ਨਾਨਕੁ ਆਖਿ ਸੁਣਾਏ।
ਕਰਣੀ ਉਪਰਿ ਹੋਇ ਤਪਾਵਸੁ ਜੇ ਕੋ ਕਹੈ ਕਹਾਏ
[ਵਾਰ ਸਾਰੰਗ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧

گورو جی نے اِس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:-

ਸਚੁ ਜੀਅ ਲਿਖੀ ਸਿਰ ਕਾਰ।
ਕਰਣੀ ਉਪਰਿ ਹੋਵਗਿ ਸਾਰ।
ਹੁਕਮਿ ਕਰਹਿ ਮੂਰਖ ਗਾਵਾਰ।
ਨਾਨਕ ਸਾਚੇ ਕੇ ਸਿਫਤਿ ਭੰਡਾਰ।
[ਬਸੰਤ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੬੯

گورو جی کے ان مندرجہ بالا تینوں شبدوں کا یہی خلاصہ ہے کہ ہر ایک انسان اپنے اعمال کے لئے اپنے خالق اور مالک کے سامنے جواب دہ ہے اور وہاں کوئی بھی دوسرا کسی کے کام نہ آسکے گا۔ ہر شخص کے اپنے اعمال ہی اس کے کام آئیں گے۔

گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ:-

ਜਹ ਕਰਣੀ ਤਹ ਪੂਰੀ ਮਤਿ।
ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਘਟੇ ਘਟਿ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੫

یعنی:-

ਭੁਲੁ ਜਾਇ ਫਲੁ ਲਿਖਿਆ ਪਾਇ।
ਆਪਿ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਹਿ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੪

گورو نانک جی کے اِن ارشادات کا خلاصہ یہی ہے کہ ہر شخص اپنے کئے کا پھل پاتا ہے۔ کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہیں اُٹھا سکتا۔

گورو جی نے اِس سلسلے میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

ਜਿਸ ਦੇ ਜੀਅ ਪਰਾਣ ਹਹਿ ਕਿਉ ਸਾਹਿਬੁ ਮਨਹੁ ਵਿਸਾਰੀਐ ।
ਆਪਣ ਹਥੀ ਆਪਣਾ ਆਪੇ ਹੀ ਕਾਜੁ ਸਵਾਰੀਐ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੪

یعنی :-

ਜਿਤੁ ਸੇਵਿਐ ਸੁਖੁ ਪਾਈਐ ਸੋ ਸਾਹਿਬੁ ਸਦਾ ਸਮ੍ਹਾਲੀਐ ।
ਜਿਤੁ ਕੀਤਾ ਪਾਈਐ ਆਪਣਾ ਸਾ ਘਾਲ ਬੁਰੀ ਕਿਉ ਘਾਲੀਐ ।
ਮੰਦਾ ਮੂਲਿ ਨ ਕੀਚਈ ਦੇ ਲੰਮੀ ਨਦਰਿ ਨਿਹਾਲੀਐ ।
ਜਿਉ ਸਾਹਿਬ ਨਾਲਿ ਨ ਹਾਰੀਐ ਤੇਵੇਹਾ ਪਾਸਾ ਢਾਲੀਐ ।
ਕਿਛੁ ਲਾਹੇ ਉਪਰਿ ਘਾਲੀਐ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੪

یعنی : ہر شخص کو اپنا کام خود اپنے ہاتھوں سے سنوارنا چاہیئے۔ یہ جسم اور جان جس خالق نے پیدا کی ہے اس کے ذکر میں مشغول رہنا ضروری ہے۔ جب ہر شخص نے اپنے کئے کا پھل پانا ہے تو پھر بُرے اعمال کیوں بجا لائے جائیں؟ کفارہ وغیرہ کے عقائد کو سہارا بنا کر نیک اعمال ترک کر دینا پسندیدہ بات نہیں ہے۔ ہر شخص کو بُرے اعمال سے بچنے کی ہر ممکن کوشش کرنی چاہیئے۔

گورو جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

ਜੇਹਾ ਕਰੇ ਸੁ ਤੇਹਾ ਪਾਵੈ ।
ਆਪਿ ਬੀਜਿ ਆਪੇ ਹੀ ਖਾਵੈ ।
ਜੇ ਵਡਿਆਈਆ ਆਪੇ ਖਾਇ ।
ਜੇਹੀ ਸੁਰਤਿ ਤੇਹੈ ਰਾਹਿ ਜਾਇ ।
(ਧਨਾਸਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੬੨

یعنی ہر شخص اپنے کیے کا پھل پائے گا۔ اور جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔
کوئی دوسرا کسی کا بوجھ نہ اٹھائے گا۔

نیز اس سلسلہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ:-

ਜੇਹਾ ਬੀਜੇ ਸੁ ਲੁਣੇ ਜੋ ਖਟੇ ਸੁ ਖਾਇ ।
ਅਗੈ ਪੁਛ ਨ ਹੋਵਈ ਜੇ ਸਣੁ ਨੀਸਾਣੈ ਜਾਇ ।
ਤੈਸੋ ਜੈਸਾ ਕਾਢੀਐ ਜੈਸੀ ਕਾਰ ਕਮਾਇ ।
ਜੋ ਦਮੁ ਚਿਤਿ ਨ ਆਵਈ ਸੋ ਦਮੁ ਬਿਰਥਾ ਜਾਇ ।
ਇਹੁ ਤਨੁ ਵੇਚੀ ਬੈ ਕਰੀ ਜੇ ਕੋ ਲਏ ਵਿਕਾਇ ।
ਨਾਨਕ ਕੰਮਿ ਨ ਆਵਈ ਜਿਤੁ ਤਨਿ ਨਾਹੀ ਸਚੁ ਨਾਉ ।
[ਸੂਹੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੪੮

اس شبد میں بھی گورو جی نے یہی بات بیان کی ہے کہ ہر شخص جو بوئے گا
وہی کاٹے گا۔

گورو جی نے نجات کا تعلق انسان کے اپنے نیک اعمال سے بیان
کیا ہے اور کفارہ وغیرہ کا سہارا لے کر انسان کا اعمالِ صالح بجالانا
ترک کر دینا غلط قرار دیا ہے۔

جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ:-

ਰਾਹੁ ਦਸਾਇ ਓਥੈ ਕੋ ਜਾਇ ।
ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਭਿਸਤਿ ਨ ਪਾਇ ।

....

ਏਥੈ ਜਾਣੈ ਸੁ ਜਾਇ ਸਿਞਾਣੈ ।
ਹੋਰੁ ਫਕੜੁ ਹਿੰਦੂ ਮੁਸਲਮਾਣੈ ।
ਸਭਨਾ ਕਾ ਦਰਿ ਲੇਖਾ ਹੋਇ ।
ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਤਰੈ ਨ ਕੋਇ ।

[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੨

یعنی :-

ਹਕੁ ਪਰਾਇਆ ਨਾਨਕਾ ਉਸੁ ਸੂਅਰੁ ਉਸੁ ਗਾਇ ।
ਗੁਰੁ ਪੀਰੁ ਹਾਮਾ ਤਾ ਭਰੇ ਜਾ ਮੁਰਦਾਰੁ ਨ ਖਾਇ ।
ਗਲੀ ਭਿਸਤਿ ਨ ਜਾਈਐ ਛੁਟੈ ਸਚੁ ਕਮਾਇ ।
ਮਾਰਣ ਪਾਹਿ ਹਰਾਮ ਮਹਿ ਹੋਇ ਹਲਾਲੁ ਨ ਜਾਇ ।
ਨਾਨਕ ਗਲੀ ਕੂੜੀਈ ਕੂੜੋ ਪਲੈ ਪਾਇ ।

[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੧

نیز گورو جی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

ਨਾਮੁ ਵਿਸਾਰਿ ਦੋਖ ਦੁਖ ਸਹੀਐ ।
ਹੁਕਮੁ ਭਇਆ ਚਲਣਾ ਕਿਉ ਰਹੀਐ ।
ਨਰਕ ਕੂਪ ਮਹਿ ਗੋਤੇ ਖਾਵੈ
ਜਿਉ ਜਲ ਤੇ ਬਾਹਰਿ ਮੀਨਾ ਹੇ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੮

گورو جی کے اِن ارشادات کا خلاصہ یہی ہے کہ کوئی بھی انسان محض باتوں سے نجات حاصل نہیں کر سکتا۔ نجات پانے کے لئے نیک اعمال بجا لانا ضروری

ہے نہ کہ محض کسی عقیدہ کو اختیار کر لینا۔ کسی غلط عقیدہ کا تو ذکر ہی کیا۔ اگر کوئی شخص صحیح عقائد اختیار کرنے کے بعد بھی اس کے مطابق اعمالِ صالح بجا نہیں لاتا تو ایسا شخص گوروجی کے نزدیک نجات نہیں پا سکتا۔ خواہ کوئی ہندو ہو یا مسلمان۔ اگر وہ اِس دار العمل میں خدا تعالیٰ کی معرفت سے محروم ہے تو دار الجزاء میں بھی اپنے رب کے دیدار کا شرف حاصل نہ کر سکے گا۔ جو شخص دوسروں کے حقوق غصب کرتے ہیں وہ حرام خور ہیں۔ پرایا حق مسلمان کے لئے خنزیر اور ہندو کے لئے گائے کے گوشت کے مترادف ہے۔ جو لوگ محض کسی عقیدہ کا سہارا لے کر ذکرِ الٰہی ترک کر دیتے ہیں وہ جہنم میں گرائے جاتے ہیں۔

گوروگرنتھ صاحب میں تو یہ بھی بیان کر دیا گیا ہے کہ جو لوگ نیک اعمال بجا لانے کی ضرورت نہیں سمجھتے ان کی مثال اس شخص کی سی ہے جو زہر کا بیج بو کر آبِ حیات حاصل کرنے کی توقع رکھتا ہے۔ چنانچہ گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਜੋ ਜੀਇ ਹੋਇ ਉਗਵੈ ਮੁਹ ਕਾ ਕਹਿਆ ਵਾਉ ।
ਬੀਜੇ ਬਿਖੁ ਮੰਗੈ ਅੰਮ੍ਰਿਤੁ ਵੇਖਹੁ ਏਹੁ ਨਿਆਉ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੨, ਪੰਨਾ ੪੭੪

یعنی :-

ਫਰੀਦਾ ਲੋੜੈ ਦਾਖੁ ਬਿਜਉਰੀਆਂ ਕਿਕਰਿ ਬੀਜੈ ਜਟੁ ।
ਹੰਢੈ ਉਂਨ ਕਤਾਇਦਾ ਪੈਧਾ ਲੋੜੈ ਪਟੁ ।
(ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧.੩੭੯

ایک سکھ ودوان نے گورونانک جی کی اس پاکیزہ تعلیم کے پیشِ نظر یہ بیان فرمایا ہے کہ :-

" عیسائی مذہب کا عقیدہ ہے کہ بدی انسان کے خمیر میں شامل ہے تمام آدمی گناہ گار ہیں۔ صرف عیسیٰ کی رُوح گناہوں سے پاک ہے۔ اس پہ ایمان لانے سے انسان نجات پا سکتے ہیں۔

گورو جی نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ سب کا باپ ہے ہم سب اس کے بمنزلہ بیٹے ہیں۔ (محض) کسی شخص پہ ایمان لانے سے نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کی عبادت۔ نیک اعمال اور خدمت کرنے سے ہی نجات مل سکتی ہے۔"

(ترجمہ از گورمت لیکچر صفحہ ۳۸)

ایک اور ودوان سردار ست بیر سنگھ جی پرنسپل خالصہ کالج یمنا نگر نے بیان کیا ہے کہ :-

" گورو سے گورونانک جی کی یہ مراد نہیں کہ اس پر ایمان لانے سے جملہ گناہ دُھل جاتے ہیں۔ یا ایک مرتبہ گورو نے اپنی قربانی دے کر تمام لوگوں کے گناہوں کا بوجھ خود اُٹھا لیا ہے۔ جو بھی اس پہ ایمان لائیگا اس کی نجات ہو جائے گی۔ یا وہ گورو وچولہ بن کر گناہوں کی تلافی کروا دے گا۔ گورونانک جی نے یہ واضح کر دیا ہے کہ جو بھی اعمال کسی نے یہاں بجا لائے ہیں ان کا اجر اسے ضرور ملے گا۔

(ساڈا اتہاس حصہ اوّل صفحہ ۳۹)

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਲੇਖੈ ਮਾਂਗੈ ਤਾ ਕਿਨ ਦੀਆ ।
ਸੁਖੁ ਨਾਹੀ ਫੁਨਿ ਦੂਐ ਤੀਐ ।
ਆਪੇ ਬਖਸਿ ਲਏ ਪ੍ਰਭੁ ਸਾਚਾ
ਆਪੇ ਬਖਸਿ ਮਿਲਾਵਣਿਆ ।
[ਮਾਝ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੧੧

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:-

ਜਿਤ ਦਿਨਿ ਦੇਹ ਬਿਨਸਸੀ ਤਿਤੁ ਵੇਲੈ ਕਹਸਨਿ ਪ੍ਰੇਤੁ ।
ਪਕੜਿ ਚਲਾਇਨਿ ਦੂਤ ਜਮ ਕਿਸੈ ਨ ਦੇਨੀ ਭੇਤੁ ।
ਛਡਿ ਖੜੋਤੇ ਖਿਨੈ ਮਹਿ ਜਿਨ ਸਿਉ ਲਗਾ ਹੇਤੁ ।
ਹਥ ਮਰੋੜੈ ਤਨੁ ਕਪੇ ਸਿਆਹਹੁ ਹੋਆ ਸੇਤੁ ।
ਜੇਹਾ ਬੀਜੈ ਸੁ ਲੁਣੈ ਕਰਮਾ ਸੰਦੜਾ ਖੇਤੁ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੩੪

یعنی۔ انسان جو بوئے گا وہی کاٹے گا۔ محض تین یا دو خداؤں پر ایمان لانے سے کسی کی نجات نہیں ہو سکتی۔

حیاتِ مسیح

عیسائیوں کے تصورِ الٰہی میں حیاتِ مسیح کا عقیدہ بھی شامل ہے۔ اور وہ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ بیٹا خدا۔ یعنی یسوع مسیح صلیب پر مرنے کے بعد زندہ ہو کر آسمان پر چلا گیا تھا اور اب تک بغیر کھائے پیئے ایک ہی حالت میں صحیح و سلامت ہے۔ زمانہ اس پر اثر انداز نہیں ہوتا۔

ایک سکھ ودوان نے عیسائیوں کے اس عقیدہ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:-

"مسیح مع جسم کے آسمان پر چلا گیا ہے۔ صلیب پر چڑھنے کے بعد تیرے

دن وہ اُٹھ کر کھڑا ہؤا۔ اس نے شاگردوں کو درشن دیئے۔ چالیس دن باہر پھرتا رہا۔ پھر مع جسم کے آسمان پر چلا گیا۔ وہ خدا تعالیٰ کے داہنے ہاتھ پر بیٹھا ہؤا حکومت کر رہا ہے۔"

(سنسار دا دھارمک اتہاس ص۳۱۵)

یعنی:۔

"عیسائیوں کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ فوت نہیں ہوئے بلکہ واقعہ صلیب کے تیسرے دن زندہ ہوکر آسمان پر چلے گئے۔"

(گورمت مارتنڈ حصہ ۲ ص۲۱)

سکھ ودوان اس امر کو بھی تسلیم کرتے ہیں کہ یہ عیسائیوں کا بُنیادی عقیدہ ہے۔ اگر کسی وقت یہ ثابت ہو جائے کہ مسیح آسمان پر زندہ نہیں ہیں تو عیسائیت ختم ہو جائے گی۔ چنانچہ مشہور سکھ بزرگ بھائی ویر سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"دُنیا کے ایک مشہور مذہب کے ایک بزرگ نے اپنے ایک خط میں جو اس مذہب کی مقدس کتاب کا حصہ ہے بیان کیا ہے کہ ہمارا پیشوا اگر مر کر زندہ نہیں ہؤا تو ہمارا ایمان بے معنی ہے۔ گویا کہ اگر مرنے اور مر کر زندہ ہونے کا تاریخی واقعہ غلط ثابت ہو جائے تو اُمت کا ایمان بھی غلط ہو گیا۔ گویا کہ سارے مذہب کی بنیاد اسی ایک واقعہ پر ہے۔" (گور پرتاپ سورج سمپادت ص۲۷)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"عیسائی مذہب کی بنیاد ایک تاریخی واقعہ پر ہے۔ اور ان کا پولس رسول بیان کرتا ہے کہ اگر عیسیٰؑ کا مر کر پھر زندہ ہونا غلط ثابت ہو جائے تو ہمارا مذہب ختم ہے ..... اگر کبھی عیسائیوں کے علاوہ حق کے متلاشی دوسرے لوگ اس تاریخی واقعہ کی تحقیق کر کے یہ ثابت کر دیں کہ مسیحؑ مر کر زندہ نہیں ہوئے تھے تو اتنا بڑا مذہب سمجھو کہ ختم"۔

(خالصہ سماچار امرتسر ۲۔ دسمبر ۱۹۰۴ء، ۲۲۔ نومبر ۱۹۶۲ء)

ایک اور سکھ ودوان کا بیان ہے کہ :-

"اگر عیسائیوں کی تاریخ سے یہ ثابت ہو جائے کہ حضرت عیسیٰؑ مُردوں میں سے زندہ نہیں ہوئے تو عیسائیوں کا مذہب دُنیا سے ختم ہے"۔

(اکالی جودھا۔ پٹیالہ۔ ۸۔ جون ۱۹۵۱ء)

الغرض اِس حقیقت کو سکھ ودوان بھی تسلیم کرتے ہیں کہ حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کو عیسائی مذہب میں بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ اگر یہ عقیدہ غلط ثابت ہو جائے تو عیسائیت کا کوئی ٹھکانا نہیں۔ اور خود بائبل سے بھی یہی واضح ہے کہ اِس عقیدہ پر عیسائیت کی بنیاد ہے۔ (ملاحظہ ہو ۱۔ کرنتھیوں ۵/۱۲ تا ۱۷)

حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام نے گورونانک جی سے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ :-

"ہاں یہ بات سچ ہے کہ باوا صاحب مسیح ابنِ مریمؑ کے نزول اور حیات کے قائل نہ تھے بلکہ اسی بروز کے قائل تھے جو صوفیاء میں مسلّم ہے"۔ (ست بچن صہ ۵۶)

اِس سے یہ امر واضح ہے کہ حضور علیہ السلام کے نزدیک جناب بابا نانک صاحب رحمۃ اللہ علیہ عیسائیوں کے پیش کردہ نظریہ حیاتِ مسیح کے قائل نہ تھے۔

جب ہم اِس سلسلہ میں گورو گرنتھ صاحب کا مطالعہ کرتے ہیں اور دوسری سکھ کتب کی ورق گردانی کرتے ہیں تو سب سے پہلی بات ہمارے سامنے یہ آتی ہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں صلیبی موت کو اچھا نہیں سمجھا گیا بلکہ اسے خدا تعالیٰ سے دُور اور چوروں وغیرہ کا حصّہ قرار دیا گیا ہے جیسا کہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਵਿਸਾਰੇ ਦੇ ਮਰਿ ਗਏ ਮਰਿ ਭਿ ਨ ਸਕਹਿ ਮੂਲਿ ।
ਵੇਮੁਖ ਹੋਏ ਰਾਮ ਤੇ ਜਿਉ ਤਸਕਰ ਉਪਰਿ ਸੂਲਿ ।
[ਵਾਰ ਗਉੜੀ, ਸ: ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੧੯

ایک سکھ ودوان نے گورو گرنتھ صاحب کے اِس ارشاد کے یہ معانی کئے ہیں کہ :-

"They who forget the Lord, die, but they cannot die altogether.

They, who turn away from the Lord suffer agony like a thief on the noose."

[Guru Granth Sahib,
[English Translation, Page 1066

گورو نانک جی مہاراج نے اپنے مقدس کلام میں حی و قیوم صرف اور صرف خدائے واحد کو ہی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੪

یعنی - خدا تعالیٰ کی ذات بابرکت ہمیشہ سلامت ہے۔

دوسرے لوگوں سے متعلق گوروجی کا یہ ارشاد ہے :-

ਜੋ ਜਨਮੈ ਤਿਸੁ ਸਰਪਰ ਮਰਣਾ ਕਿਰਤੁ ਪਇਆ ਸਿਰਿ ਸਾਹਾ ਹੇ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੨

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ਜੋ ਆਇਆ ਸੋ ਚਲਸੀ ਅਮਰੁ ਸੁ ਗੁਰੁ ਕਰਤਾਰੁ ।

[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੩

یعنی - جو پیدا ہوا ہے اس کے لئے موت لازمی ہے - غیر فانی اور ہمیشہ زندہ خدائے واحد ہی ہے۔

گوروجی نے اِس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

ਜੁਗਿ ਜੁਗਿ ਸਾਚਾ ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ।
ਕਉਣੁ ਨ ਮੂਆ ਕਉਣੁ ਨ ਮਰਸੀ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੦੨੨

گوروجی کے اِس ارشاد سے بھی یہی واضح ہے کہ خدائے واحد کی ذات بابرکت ہی موت سے بلند اور بالا ہے - باقی جو لوگ پیدا ہوئے ہیں ان میں سے نہ تو پہلوں میں سے کوئی موت سے بچا ہے اور نہ آئندہ ہی کوئی بچ سکتا ہے۔

گورونانک جی مہاراج کی اس مقدّس تعلیم کے پیشِ نظر دسم گرنتھ میں یہ مرقوم ہے کہ:-

ਅਉਰ ਸਭੈ ਬਸਿ ਕਾਲ ਕੇ ਏਕ ਹੀ ਕਾਲ ਅਕਾਲ ਸਦਾ ਹੈ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੪੦

یعنی:-

واحد لاشریک ہے اور لازوال ہے
سب موت کا شکار ہیں اس کو فنا نہیں

اِس کی تشریح دسم گرنتھ میں یوں کی گئی ہے کہ:-

ਜਿਤੇ ਅਉਲੀਆ ਅੰਬੀਆ ਹੋਇ ਬੀਤੇ।
ਤਿਤਿਯੋ ਕਾਲ ਜੀਤਾ ਨ ਤੇ ਕਾਲ ਜੀਤੇ।
ਜਿਤੇ ਰਾਮ ਸੇ ਕ੍ਰਿਸ਼ਨ ਹੁਇ ਬਿਸ਼ਨ ਆਏ।
ਤਿਤਯੋ ਕਾਲ ਜੀਤਾ ਨ ਤੇ ਕਾਲ ਘਾਏ।
ਜਿਤੇ ਇੰਦ੍ਰ ਸੇ ਚੰਦ੍ਰ ਸੇ ਹੋਤ ਆਏ।
ਤਿਤਯੋ ਕਾਲ ਖਾਪਾ ਨ ਤੇ ਕਾਲ ਘਾਏ।
ਜਿਤੇ ਅਉਲੀਆ ਅੰਬੀਆ ਗਉਸ ਹਵੈ ਹੈ।
ਸਭੈ ਕਾਲ ਕੇ ਅੰਤ ਦਾੜ੍ਹਾ ਤਲੇ ਹੈ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੩੭

یعنی۔ اِس دُنیا میں وقتاً فوقتاً جس قدر بھی انبیاء علیہم السلام یا اوتار وغیرہ بزرگ ہوئے ہیں وہ سب کے سب فوت ہو گئے ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔

اِس سلسلہ میں گورونانک جی کا اپنا یہ ارشاد ہے کہ:-

ਦਰ ਘਰ ਮਹਲਾ ਹਸਤੀ ਘੋੜੇ ਛੋਡਿ ਵਲਾਇਤਿ ਦੇਸ ਗਏ ।
ਪੀਰ ਪੇਕਾਂਬਰ ਸਾਲਿਕ ਸਾਦਿਕ ਛੋਡੀ ਦੁਨੀਆ ਥਾਇ ਪਏ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੫੮

یعنی۔ بڑے بڑے حکمران اپنی حکومتیں چھوڑ کر اِس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ اور بلا پیر پیغمبر بھی اپنے حقیقی مولا سے جا ملے ہیں۔
گورو نانک جی نے اِس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ تمام انسانوں کی موت حیات کا تعلق اسی زمین سے ہے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਪਾਣੀ ਪ੍ਰਾਣ ਪਵਣਿ ਬੰਧਿ ਰਾਖੇ ਚੰਦੁ ਸੂਰਜੁ ਮੁਖਿ ਦੀਏ ।
ਮਰਣ ਜੀਵਣ ਕਉ ਧਰਤੀ ਦੀਨੀ ਏਤੇ ਗੁਣ ਵਿਸਰੇ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੭੭

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ ارشاد موجود ہے کہ :۔

ਜੇਤੇ ਰਿਖੀ ਮੁਨੀਸਰਾਂ ਹੋਏ ਬਡੇ ਅਵਤਾਰ ।
ਪੀਰ ਪੇਕਾਂਬਰ ਅਉਲੀਏ ਗਉਸ ਕੁਤਬ ਸਾਲਾਰ ।
ਤਿਨਾਂ ਭੀ ਸੀਸ ਨਿਵਾਇਆ ਧਰਤੀ ਅਗੇ ਆਇ ।
ਧਰਤੀ ਪੂਰੇ ਸਤਿਗੁਰੁ ਅੰਤੋ ਲਏ ਸਮਾਇ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੨੬

ﻟﮧ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سچے گورو کے معنے نبی اور رسول بیان فرمائے ہیں (ملاحظہ ہو ست بچن صفحہ ۹۵ حاشیہ) اور سکھ ودوان بھی گورو سے مراد نبی اور رسول ہی لیتے ہیں (ملاحظہ ہو شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص۳۱۔ گورمت نرنے ص۱۰۸۔ وغیرہ)

یعنی۔ جس قدر بھی انبیاء علیہم السلام اور دوسرے بزرگ اوتار وغیرہ گذرے ہیں وہ سب کے سب اسی زمین میں سما گئے ہیں۔ گویا کہ نہ کوئی باہر سے آیا ہے اور نہ باہر گیا ہے۔ چنانچہ جنم ساکھی سری گورو نانک جی مصنفہ سوڈھی مہربانؔ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد موجود ہے کہ:۔

"تیس کروڑ دیوتے پیر پیغمبر ہوئے ہیں۔ وہ اسی دُنیا میں ہوئے ہیں اوپر سے کوئی نہیں اُترا۔ اور نہ زمین سے نکلا ہے۔ . . . تمام اسی دنیا میں ہوئے ہیں۔" (جنم ساکھی سری گورو نانک جی ص ۱۴)

گورو جی کے اِن ارشادات کے پیشِ نظر دسم گرنتھ میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਪੀਰ ਔ ਪੈਗੰਬਰ ਕੇਤੇ ਗਨੈ ਨ ਪਰਤ ਏਤੇ
ਭੂਮ ਹੀ ਤੇ ਹੁਇ ਕੇ ਫੇਰ ਭੂਮ ਹੀ ਮਿਲਏ ਹੈ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੬

یعنی:۔

"کتنے ہی پیر اور پیغمبر ہوئے ہیں جن کی گنتی بھی نہیں کی جا سکتی۔ یہ سب کے سب اسی زمین پر پیدا ہوئے اور پھر اسی زمین میں سما گئے۔" (ترجمہ دسم گرنتھ ص ۶)

سکھ ودوانوں نے بھی اس موضوع پر قلم اُٹھایا ہے اور یہ تسلیم کیا ہے

لہ یہ جنم ساکھی گورو رام داس جی کے پوتے سوڈھی مہربان کی تصنیف ہے اور حال ہی میں خالصہ کالج امرتسر والوں نے شائع کی ہے۔

کہ کوئی بھی شخص اِس دُنیا سے باہر نہیں گیا۔ سب کے سب اسی زمین پر پیدا ہوئے اور اسی زمین میں سما گئے۔ چنانچہ سردار گورنجش سنگھ ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے ایک مرتبہ ایک سوال کے جواب میں یہ لکھا تھا کہ :۔

" سائنس کا یہ فیصلہ ہے کہ یہ خاکی جسم اس دُنیا سے وابستہ ہے کسی اور دُنیا میں لیجایا نہیں جا سکتا۔ عقیدتمند لوگ اپنے پیشواؤں کے ساتھ موت شامل کرنے کا حوصلہ نہیں کرتے۔ اس مٹی میں ان کا جوتی جوت سمانا یا ہمیشہ زندہ رہنا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن موت موت ہی ہے۔ اس کے بعد نہ پیر نہ پیغمبر نہ کسی گورو اوتار کا جسم زندہ رہ سکتا ہے "۔ (رسالہ پریت لڑی امرتسر دسمبر ۱۹۶۰ء)

ایک اور ودوان کا بیان ہے کہ :۔

" حقیقت تو یہ ہے کہ سوائے خدا تعالیٰ کے اور صرف خدا تعالیٰ کی ذات کے موت سے کوئی گھر نہیں بچا "۔

(رسالہ گورمت امرتسر اپریل ۱۹۶۳ء)

یعنی :۔

" یہ دُنیا فانی ہے۔ جو نظر آ رہا ہے سب موت کا شکار ہے۔ صرف خدائے واحد کی ذات ہی جو غیر فانی ہے "۔

(رسالہ گورمت امرتسر اپریل ۱۹۶۳ء)

مشہور سکھ ودوان بھائی ویر سنگھ جی نے بھی اِس بات کو بالصراحت بیان کیا ہے کہ کسی بھی شخص کا اِس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر جانا ناممکن

نہیں۔ (گور پرتاپ سورج گرنتھ سمپادت ص۲۷۲)

ایک اور سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ گورو نانک جی یروشلم بھی گئے تھے اور وہاں پر آپ نے عیسائی لوگوں سے تبادلہ خیالات کیا تھا کہ عیسیٰ آسمان پر اس خاکی جسم کے ساتھ زندہ ہیں یا نہیں۔ اور گورو جی نے یہ ثابت کر دیا تھا کہ عیسیٰ علیہ السلام جسمانی طور پر تو فوت ہو چکے ہیں البتہ رُوحانی طور پر زندہ ہیں (ملاحظہ ہو چہ گجی جنم ساکھی ص۱۰۷، ص۱۰۸)۔

گورو گرنتھ صاحب اور دوسری کتب میں یہ بات واضح الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ خدا تعالیٰ کے مقربین کو اللہ تعالیٰ رُوحانی زندگی عطا کیا کرتا ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਗੁਰਮੁਖਿ ਮੁਏ ਜੀਵਦੇ ਪਰਵਾਣੁ ਹਹਿ ਮਨਮੁਖਿ ਜਨਮ ਮਰਾਹਿ ।
ਨਾਨਕ ਮੁਏ ਨ ਆਖੀਅਹਿ ਜਿ ਗੁਰ ਕੈ ਸਬਦਿ ਸਮਾਹਿ ।
[ਵਾਰ ਸੋਰਠ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੬੪੩]

یعنی۔ خدا تعالیٰ کے نیک بندے مر کر بھی زندہ رہتے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ سے دُور لوگوں کی زندگی بھی موت کے مترادف ہوتی ہے۔ نانک جی کہتے ہیں ان لوگوں کو کبھی بھی مُردہ نہ کہو جنہوں نے اپنی زندگی خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر دی ہے۔

اِس لحاظ سے خدا تعالیٰ کے تمام مقربین زندہ ہیں۔ گورو نانک جی

نے اِس زندگی کی یہ تشریح فرمائی ہے کہ :-

" بابے آکھیا بھائی جنہاں بھلے لوکاں دے نام پوتھیاں گرنتھاں
وچ لکھے گئے ہن اوہ سدا ہی امر (زندہ) ہن۔ باقی سر پر کسے
کوئی نظر نہیں رہا " (تواریخ گورو خالصہ صفحہ ۲۳۸)

جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر تو حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی وفات کا ذکر نام لے کر بھی کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਦੋਜ਼ਖ ਭਿਸਤ ਕਿਤਾਬ ਵਿਚ ਪੜ੍ਹ ਕਰ ਖਲਕ ਸੁਣਾਇ।
ਮੋਇਆ ਫੇਰ ਨ ਆਇਆ ਜੋ ਖਬਰਾਂ ਦਿੰਦਾ ਆਇ।
ਪੀਰ ਪੈਗੰਬਰ ਔਲੀਏ ਤਿਨਾਂ ਸਿਰ ਕੀ ਹਾਲ ਬਿਹਾਇ।
ਢਹਿ ਪਏ ਜ਼ਮੀਨ, ਵਿਚ ਲਖਾਂ ਜੁਗਾ ਬਿਤਾਇ।
ਫੇਰ ਨ ਸੂਰਤ ਤਿਨ੍ਹਾਂ ਦੀ ਡਿਠੀ ਕਿਸੇ ਨ ਮੂਲ।
"ਈਸਾ" ਮੂਸਾ ਇਬਰਾਹੀਮ ਹੋਰ ਕੇਤੇ ਨਬੀ ਰਸੂਲ।
ਫੇਰ ਨ ਡਿਠੀਆਂ ਸੂਰਤਾਂ ਰਹੇ ਤਿਨਾਂ ਦੇ ਨਾਮ।
ਰਹੇ ਨ ਉਮਰੇ ਪਾਤਸ਼ਾਹ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਵਸਾਏ ਗਰਾਮ।
ਖਾਕੂ ਸੇਤੀ ਮਿਲ ਗਏ ਕਈ ਫਕੀਰ ਪਾਤਸ਼ਾਹ।
ਏਕਸ ਅੰਤ ਨ ਪਾਈਐ ਅਗਮ ਬਿਅੰਤ ਅਥਾਹਿ।

[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੫੮

یعنی اِس دُنیا میں جتنے بھی نبی، رسول اور دوسرے بزرگ گزرے ہیں وہ سب کے سب نزت ہو گئے ہیں۔ حتّٰی کہ حضرت عیسیٰ۔ موسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام ایسے جلیل القدر رسول بھی وفات پا گئے ہیں۔ ان کے نام اور کام ہی یادگار کے طور پر رہ گئے ہیں۔

گورو نانک جی نے اِس سلسلہ میں یہ حقیقت بھی بیان کی ہے کہ :-

"جمؔ (موت کا فرشتہ) خاکی جسم کو نہیں لے جاتا ارواح کو لیجاتا ہے اور خاکی جسم ... تو یہیں رہ جاتا ہے رُوح کے ساتھ نہیں جاتا۔"

(تواریخ گورو خالصہ ص۲۵۱)

پچھلے دنوں بھارتی اخبارات نے شائع کیا تھا کہ سری نگر کے محلہ خانیار میں حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کی قبر ہے اور وہ واقعہ صلیب کے بعد یہاں تشریف لائے تھے اور یہاں ہی ان کی وفات ہوئی تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں بلٹز نے شائع کیا تھا کہ :-

"اِس امر کے بھی بہت سے مذہبی اور تاریخی ثبوت پیش کئے گئے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نہ صرف ہندوستان تشریف لائے تھے بلکہ انہوں نے داعیٔ اجل کو بھی یہیں لبیک کہا تھا اور ان کی تدفین کشمیر میں عمل میں آئی۔ کچھ زمینداروں کا یہ بیان تھا کہ حضرت عیسیٰؑ کو صلیب سے بچا لیا گیا تھا۔ انہیں ہندوستان میں پناہ دی گئی تھی اور بعد کو کشمیر میں ان کا انتقال ہؤا تھا۔" (بلٹز بمبئی ۲۳ر دسمبر ۱۹۶۷ء)

یعنی :-

"یقین کیا جاتا ہے کہ ان کا مقبرہ سری نگر کے محلہ خانیار میں اب بھی موجود ہے اور اسے وہاں عیسو صاحب۔ یوس آصف اور نبی صاحب کے مزار جیسے ناموں سے جانا جاتا ہے۔

کہا جاتا ہے کہ کشمیر کے بارہ مولا کا نام بھی عیسیٰ کے بارہ شاگردوں

کے نام پر ہی رکھا گیا تھا۔" (بلٹز بمبئی ۲۳۔ دسمبر ۱۹۶۷ء)

ایک اور بھارتی اخبار نے یہ شائع کیا تھا کہ:۔

"پچھلے دنوں ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ عیسیٰ جی صلیب پر فوت نہیں ہوئے بلکہ بیہوش ہو گئے تھے اور ایک عقیدت مند نے انہیں اُٹھا لیا تھا۔ عیسیٰؑ نے بقیہ زندگی کشمیر میں بسر کی تھی۔ ان کی قبر کشمیر میں بیان کی جاتی ہے۔" (اخبار اکالی پتر کا جالندھر نرنکاری ایڈیشن ۱۹۶۷ء)

الغرض یہ ایک حقیقت ہے کہ گورو نانک جی حیاتِ مسیح کے عقیدہ کے قائل نہ تھے۔ ان کے نزدیک ہمیشہ کی زندگی خدائے واحد کو ہی حاصل ہے باقی جملہ انبیاء علیہم السلام وغیرہ تمام لوگ فانی ہیں۔ ہاں خدا کے نیک بندوں کو اللہ تعالیٰ رُوحانی زندگی ضرور عطا کیا کرتا ہے۔ ان میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ باقی جسمانی طور پر نہ کوئی پہلے زندہ رہا ہے اور نہ آئندہ ہی رہ سکتا ہے۔ یہی اسلامی نظریہ ہے ؟
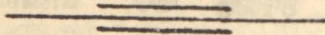
ویدک دھرم میں تصوّرِ الٰہی اور گورو نانک جی

جیساکہ بیان کیا جا چکا ہے کہ ویدک دھرم کی دو بڑی شاخیں سناتن دھرم اور آریہ سماج ہیں۔ اِن دونوں شاخوں میں اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات سے متعلق جُداگانہ تصوّرات ہیں۔

سناتن دھرمی ہندو اوتارواد کے قائل ہیں۔ ان کے نزدیک باری تعالےٰ وقتاً فوقتاً چرندوں۔ پرندوں۔ درندوں اور انسانوں کی شکل میں ظاہر ہوتا رہا ہے۔ چنانچہ ان کے ہاں عام طور پر ۲۴ اوتار تسلیم کئے جاتے ہیں۔ ان چوبیس اوتاروں میں سے دس خاص اور ۱۴ عام مانے جاتے ہیں۔ چنانچہ مہاں بھارت میں ان دس اوتاروں کے بارہ میں یہ مرقوم ہے کہ :۔

मतसज कुरमी वराहश्च नारसिंहो ऽथ वामना:
रामो रामश्च कृष्णः बुधा: कलकीति है रच ।

یعنی (۱) مچھ (۲) کچھ (۳) وراہ (۴) نرسنگھ (۵) وامن (۶) پرسرام (۷) رامچندر (۸) کرشن (۹) بدھ (۱۰) کلکی

کلکی اوتار سے متعلق ہندوؤں کا یہ عقیدہ کہ یہ آخری زمانہ میں ظاہر ہوگا۔ چنانچہ سناتن دھرمی اس کے ابھی تک منتظر ہی ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ :۔

نیکلنک اوتار آ آ اے اما دو جہاں منتظر ہیں ہم کہ اب ہوتا ہے کب تیرا ظہور
تو مسلمانوں کا مہدی تو نصاریٰ کا مسیح تو شہ سکان بستی تو شہنشاہ یہود

(ویر بھارت کرشن نمبر دسمبر ۱۹۳۷ء)

اوتار سے متعلق گورونانک جی نظریہ سناتن دھرمی ہندوؤں سے بہت مختلف تھا۔ آپ کے تصوّرِ الٰہی میں اوتار واد کے لئے کوئی جگہ نہیں ہے۔ گوروجی نے اپنے مول منتر میں خدا تعالیٰ کا ایک نام

اجونی (ਅਜੂਨੀ)

بھی بیان کیا ہے جس کے معنے اہلِ علم کے نزدیک یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کسی بھی شکل میں پیدا نہیں ہوتا۔ وہ غیر مجسّم۔ لطیف اور ورا الوریٰ ہے۔
ایک اور مقام پہ گوروجی نے اپنے ربّ العزّت سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਨਿਰਭਉ ਸੋ ਸਿਰਿ ਨਾਹੀ ਲੇਖਾ।
ਆਪਿ ਅਲੇਖੁ ਕੁਦਰਤਿ ਹੈ ਦੇਖਾ।
ਆਪਿ ਅਤੀਤੁ ਅਜੋਨੀ ਸੰਭਉ
ਨਾਨਕ ਗੁਰਮਤਿ ਸੋ ਪਾਇਆ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੪੨

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کو کسی کا ڈر خوف نہیں ہے اور نہ اس پر کسی کا کوئی حکم چلتا ہے۔ وہ خود تو مخفی ہے لیکن اپنی قدرت سے نظر آجاتا ہے وہ خود الگ تھلگ ہے اور پیدائش سے بالا ہے۔ گوروجی فرماتے ہیں کہ اسے گورو کے ذریعہ ہی پایا جاسکتا ہے۔

اِس سلسلہ میں گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ :-

ਤੂ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪਰਮੇਸਰੁ ਜੋਨਿ ਨ ਆਵਹੀ।
ਤੂ ਹੁਕਮੀ ਸਾਜਹਿ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਾਜਿ ਸਮਾਵਹੀ।

ਤੇਰਾ ਰੂਪੁ ਨ ਜਾਈ ਲਖਿਆ ਕਿਉ ਤੁਝਹਿ ਧਿਆਵਹੀ।
ਤੂ ਸਭ ਮਹਿ ਵਰਤਹਿ ਆਪਿ ਕੁਦਰਤਿ ਦੇਖਾਵਹੀ।
[ਵਾਰ ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੯੫

یعنی۔ اے مولا۔ تُو جونوں میں نہیں آتا۔ اور اپنے حکم سے ہی تُو نے اِس عالمِ کائنات کی تخلیق کی ہے۔ اور پھر تُو خود اسے فنا کرنے پر قادر ہے تیری شکل و صورت انسانی سمجھ سے بالا ہے۔ پھر تیری عبادت کیونکر کی جائے؟ تُو خود ہر ایک میں موجود ہے اور اپنی قدرت کے ذریعہ ظاہر ہوتا ہے۔
ایک اور مقام پر اوتار واد سے متعلق یہ مذکور ہے کہ:۔

ਭਰਮਿ ਭੂਲੇ ਨਰ ਕਰਤ ਕਚਰਾਇਣ।
ਜਨਮ ਮਰਣ ਤੇ ਰਹਤ ਨਾਰਾਇਣ।

....

ਸੋ ਮੁਖੁ ਜਲਉ ਜਿਤੁ ਕਹਹਿ ਠਾਕੁਰੁ ਜੋਨੀ।
ਜਨਮਿ ਨ ਮਰੈ ਨ ਆਵੈ ਨ ਜਾਇ।
ਨਾਨਕ ਕਾ ਪ੍ਰਭੁ ਰਹਿਓ ਸਮਾਇ।
[ਭੈਰਉ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੧੩੬

یعنی۔ وہم میں مبتلا لوگ غلط اور بے بنیاد باتیں کرتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تو پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے۔۔۔۔ وہ مُنہ جل جائے جو یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بھی جونوں میں آتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ نہ پیدا ہوتا ہے اور نہ مرتا ہے پانچویں گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔
سناتن دھرم میں جن دس اوتاروں کو خاص مقام اور مرتبہ دیا جاتا

ہے ان سے متعلق گورونانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ :۔

ਹੁਕਮਿ ਉਪਾਏ ਦਸ ਅਵਤਾਰਾ ।
ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਅਗਣਤ ਅਪਾਰਾ ।
ਮਾਨੈ ਹੁਕਮੁ ਸੁ ਦਰਗਹ ਪੈਝੈ
ਸਾਚਿ ਮਿਲਾਇ ਸਮਾਇਦਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے امر سے دس اوتار بے شمار دوسرے بزرگ اور لاتعداد بُرے لوگ پیدا کئے ہیں ان میں سے جو بھی اللہ تعالیٰ کے حکم کے سامنے اپنی گردن جُھکا دیتا ہے وہ اس کے دربار میں خلعت حاصل کرتا ہے اور عزّت پاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اسے اپنا واصل بنا لیتا ہے۔

ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اوتاروں سے متعلق سکھ مذہب کی یہ تعلیم بیان کی ہے کہ سکھ ان اوتاروں کو اللہ تعالیٰ کے عابد اور زاہد بندے ہی تسلیم کریں۔ وہ الوہیّت کے حامل نہیں تھے بلکہ وہ خدا نما انسان تھے۔ الوہیّت کا مقام صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات کو ہی حاصل ہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :۔

ਹਿੰਦੂ ਜਿਨ੍ਹੇਂ ਕਹਤ ਅਵਤਾਰ ।
ਪ੍ਰਮੇਸ਼ਰ ਤਨ ਧਾਰੇ ਸਾਰ ।
ਪ੍ਰਮੇਸ਼ਰ ਥਪ ਪੂਜਤ ਮਾਨਤ ।
ਭਜਨ ਧਿਆਨ ਤਿਨ੍ਹੀ ਕਾ ਠਾਨਤ ।
ਸਿਖ ਉਨ੍ਹੇਂ ਪ੍ਰਮੇਸ਼ ਨ ਮਾਨੇ ।
ਪ੍ਰਮੇਸ਼ਰ ਕੋ ਸੇਵਕ ਜਾਨੇ ।
[ਗੁਰਮਤਿ ਸੁਧਾਕਰ, ਪੰਨਾ ਪ੨੭

یعنی۔ ہندو جنہیں اوتار یقین کرکے ان کی پرستش کرتے ہیں سکھ ان کی پرستش نہ کریں البتہ انہیں اللہ تعالیٰ کے نیک بندے تصور کرکے ان کا احترام ضرور کریں۔

ایک سکھ وِدوان پروفیسر شیر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ :۔

" سری گورو جی . . . . عام ہندو خیال کو کہ خدا تعالیٰ ماں کے بطن سے پیدا ہوتا ہے اور اوتار کہلاتا ہے۔ بہت کفر اور نہ سُننے اور کہنے کے لائق بات خیال کرتے تھے "

(ترجمہ از گورمت درشن صہ ۳۴)

یعنی :۔

" ہندوستان میں سکھ گورو سب سے پہلے بزرگ ہوئے ہیں۔ جنہوں نے اوتار کے خیال کا رَدّ کیا ہے " (گورمت درشن صہ ۲۵)

مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی کا بیان ہے کہ :۔

" بابا جی نے کہا کہ مرد انہ خدا تعالیٰ کبھی اوتار نہیں لیتا۔ ماں کے بطن سے انسان پیدا ہوتے ہیں "

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ صہ ۲۱۵)

ایک ہندو وِدوان لالہ دولت رائے جی نے اوتار واد سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" خود الیشور کی ایسی دُرگتی کی کہ نہ صرف اس کو آدمیوں میں اُتارا بلکہ جانوروں۔ کچھ۔ مچھ میں بھی نازل کیا۔ اور اس سے بدتر

آدمی کو نہ حیوان بلکہ نرسنگھ بنا دیا۔"

(منقول از سکھ وچار دھارا صفحہ ۲۴)

سناتن دھرم کی تثلیث اور گورو نانک جی

سناتن دھرمی ہندو بھی تثلیث کے قائل ہیں اور ان کی تثلیث عیسائیوں کی تثلیث سے قدیمی اور مختلف ہے۔ ان کے نزدیک برہما۔ بشن اور مہیش یا شنکر۔ تینوں ہی مل کر اِس عالمِ کائنات کے تمام کاروبار کو چلا رہے ہیں۔ برہما پیدا کرتا ہے۔ بشن پرورش کرتا ہے اور مہیش مارتا ہے[1] اور ان تینوں کو وہ ترے مورتی کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

"ترے مورتی۔ تین دیوتاؤں کو ملا کر ایک مورت۔ ترے مورتی۔"

(مہان کوش صفحہ ۱۸۲۴)

---

[1] جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر ان تینوں کے کاموں کے بارہ میں یہ مرقوم ہے کہ:-

ਬ੍ਰਹਮਾ ਸਾਜੇ ਸੂਰਤਾਂ ਤੂਹ ਬਿਸ਼ਨ ਮਿਲਾਇ ਆਨ।
ਕਰੇ ਸੰਘਾਰ ਮਹਾਂਦੇਉ ਜੋ ਜਿਸ ਆਤਸ਼ ਦਹਿ ਜਹਾਨ।
....
ਬ੍ਰਹਮਾ ਸਾਜੇ ਸੰਸਾਰ ਨੋ ਲਾਇ ਬਿਸ਼ਨ ਬਹੇ ਦੀਵਾਨ।
ਭਰੇ ਭੰਡਾਰਾ ਮਹਾਂਦੇਉ ਜੋ ਖਾਇ ਸਭ ਜਹਾਨ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

یعنی۔ برہما پیدا کرتا۔ بشن روحیں ڈال کر ان کی زندگی کے سامان کرتا اور مہاندیو انہیں مارتا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ترکٹی :- تین دیوتاؤں کی پرستش - برہما - بشن - مہیش - ترے مورت Trinity - تثلیث - ترے مورتی - خدا - رُوح القدس اور خدا کا بیٹا حضرت عیسیٰؑ"۔ (مہان کوش صفحہ ۱۸۱۴)

یعنی :-

"تثلیث :- Trinity - برہما - بشن اور شو"۔

(مہان کوش صفحہ ۱۷۰۲)

ایک ہندو ودوان برہم کمار دیوی چند پٹیالہ نے حال ہی میں اپنے ایک مضمون میں بیان کیا ہے کہ :-

"ہمارے پرم پتا پرماتما نراکار (غیر مجسّم) ترے مورتی - شو پرجاپتا برہما کے ذریعہ تمام راز بتا رہے ہیں - اور سہج گیان - سہج راج لوگ سکھلاتے ہیں"۔ (اخبار رنجیت پٹیالہ ۲۶ - فروری ۱۹۶۸ء)

گورو نانک جی مہاراج نے اپنے مقدّس کلام میں کسی قسم کی بھی تثلیث کو جائز قرار نہیں دیا - اور سناتن دھرم کی پیش کردہ اس تثلیث کا بھی رد کیا ہے اور یہ بیان کیا ہے کہ برہما - بشن - مہیش بھی خدا تعالیٰ کے پیدا کردہ ہیں - اور وہ خدا تعالیٰ کے چاکر ہیں - ان کا عالمِ کائنات کی تخلیق یا پرورش وغیرہ میں کوئی دخل نہیں ہے - اِس عالمِ کائنات کا تمام کاروبار خدائے واحد اپنی قدرتِ کاملہ سے چلا رہا ہے - اور اسے اِس امر میں کسی کی امداد کی کوئی احتیاج نہیں ہے - گورو جی نے یہ بات بھی بیّن الفاظ میں بیان کی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ یہ تینوں بزرگ دیوتے وجود میں بھی نہیں آئے

تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی بھی تخلیق کی تھی۔ چنانچہ گوروجی فرماتے ہیں کہ :۔

ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸੁ ਨ ਕੋਈ ।
ਅਵਰੁ ਨ ਦੀਸੈ ਏਕੋ ਸੋਈ ।
ਨਾਰਿ ਪੁਰਖੁ ਨਹੀ ਜਾਤਿ ਨ ਜਨਮਾ
ਨਾ ਕੋ ਦੁਖੁ ਸੁਖੁ ਪਾਇਦਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

یعنی۔ ابتدا میں برہما۔ بشن یا مہیش کوئی بھی نہ تھا۔ اور اس خدائے واحد کے بغیر اور کوئی بھی نظر نہیں آتا تھا۔ نہ تو کوئی مادہ تھی اور نہ نر۔ نہ کوئی ذات تھی اور نہ کوئی پیدائش۔ اِس لئے نہ کوئی تکلیف اُٹھانے والا تھا اور نہ آرام پانے والا ہی تھا۔ گویا کہ وہ دورِ وحدت تھا جبکہ خدائے واحد کی توحید اِس رنگ میں جلوہ گر تھی کہ کسی دوسری چیز کا کوئی وجود ہی نہ تھا۔

گوروجی فرماتے ہیں کہ برہما۔ بشن اور مہیش بھی اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہیں انہیں خالق کا درجہ دیا جانا مناسب نہیں ہے۔ جیسا کہ گوروجی کا ارشاد ہے کہ :۔

ਜਾ ਤਿਸੁ ਭਾਣਾ ਤਾ ਜਗਤੁ ਉਪਾਇਆ ।
ਬਾਝੁ ਕਲਾ ਆਡਾਣੁ ਰਹਾਇਆ ।
ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸੁ ਉਪਾਏ
ਮਾਇਆ ਮੋਹੁ ਵਧਾਇਦਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੬

یعنی۔ جب اس کی مرضی ہوئی اس نے دنیا کی تخلیق کر دی اور بغیر کسی ستون کے آسمان کو معلق کر دیا۔ اس نے اپنی قدرت سے برہما۔ بشن اور مہیش پیدا

کئے اور مایا کی محبت پھیلادی۔

ایک اور مقام پر گوروجی نے یہ فرمایا ہے کہ:-

ਸੁੰਨਹੁ ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸੁ ਉਪਾਏ ।
ਸੁੰਨੇ ਵਰਤੇ ਜੁਗ ਸਬਾਏ ।
ਇਸੁ ਪਦ ਵੀਚਾਰੇ ਸੋ ਜਨੁ ਪੂਰਾ
ਤਿਸੁ ਮਿਲੀਐ ਭਰਮੁ ਚੁਕਾਇੰਦਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے ہی اپنی قدرتِ کاملہ سے برہما۔ بشن اور مہیش کو پیدا کیا ہے۔ اور تمام زمانے بھی اسی نے پیدا کئے ہیں۔ جو اس حقیقت پر غور کرتا ہے وہ کامل انسان ہے۔ اس کامل انسان کے ملنے پر تمام شکوک وشبہات دُور ہو جاتے ہیں۔

گوروجی نے ایک اور مقام پر اس امر کی بھی وضاحت کردی ہے کہ ہمارا خدا تعالیٰ ہی پیدا کرنے والا (برہما) پرورش کرنے والا (بشن) اور مارنے والا (شوجی) ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ:-

ਕਾਲੁ ਬਿਕਾਲੁ ਕਹੇ ਕਹਿ ਬਪੁਰੇ ਜੀਵਤ ਮੂਆ ਮਨੁ ਮਾਰੀ ।
ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸ ਇਕ ਮੂਰਤਿ ਆਪੇ ਕਰਤਾ ਕਾਰੀ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੦੮

یعنی۔ جو اپنے دل پر قابو پالیتے ہیں انہیں پیدائش اور موت کچھ بھی نہیں کہہ سکتی۔ خدائے واحد نے ہی برہما۔ بشن اور مہیش کی تخلیق کی ہے۔ اور وہ خود ہی پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا اور مارنے والا ہے۔

چنانچہ شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کے بیان کردہ اس قول کی یوں تشریح کی گئی ہے کہ :-

"برہما وغیرہ (پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا اور مارنے والا) وہ ایک خود ہی ہے۔ اور وہ خود ہی سب کچھ کرتا ہے"

(شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۹۰۸)

گورو نانک جی مہاراج نے اپنے مقدس کلام میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ برہما جی (جسے لوگ اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہراتے اور مخلوق کا پیدا کرنے والا بیان کرتے ہیں) خدا تعالیٰ کے علم اور قدرتِ کاملہ کا احاطہ نہیں کر سکتے۔ خدا تعالیٰ تو وراء الوریٰ ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

ਬ੍ਰਹਮੈ ਵਡਾ ਕਹਾਇ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਬਾਪੁ ਨ ਮਾਇ ਕਿਨਿ ਤੂ ਜਾਇਆ ।
[ਵਾਰ ਮਾਰੂ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੭੯

یعنی۔ بیشک برہما نے خود کو بڑا کہلایا ہے مگر وہ اللہ تعالیٰ کی ماہیت کو نہیں پا سکا۔ خدائے واحد کی تو یہ شان ہے کہ وہ لم یلد ولم یولد ہے۔

گورو جی نے اپنے کلام میں اِس امر کی بھی وضاحت کر دی ہے کہ بے شک برہما۔ بشن اور مہیش قابلِ احترام بزرگ تھے مگر ان کی بزرگی اور بڑائی اسی میں ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے اطاعت گزار اور فرمانبردار تھے۔ جیسا کہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਰਿਖੀ ਮੁਨੀ ਸੰਕਰੁ ਇੰਦੁ ਤਪੈ ਭੇਖਾਰੀ ।
ਮਾਨੇ ਹੁਕਮੁ ਸੋਹੈ ਦਰਿ ਸਾਚੈ ਆਕੀ ਮਰਹਿ ਅਫਾਰੀ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੪

یعنی - برہما - بشنو - رشی - منی - شوجی - اندر - اور زاہد - اور فقیر - ان میں سے جو کوئی بھی خدا تعالیٰ کا اطاعت گزار ہے وہ خدا تعالیٰ کے دربار میں عزّت پاتا ہے اور اکڑ فوں کرنے والے باغی فنا ہو جاتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :-

ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸੁ ਸਰੇਸਟ ਨਾਮਿ ਰਤੇ ਵੀਚਾਰੀ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੧੩

شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گوروجی کے اِس قول کی یہ تشریح کی گئی ہے کہ :-

" برہما - بشنو - اور شوجی اس لئے قابلِ احترام بزرگ ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے طاعت گزار اور فرمانبردار تھے "

(شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صہ ۱۰۱۳)

الغرض گورونانک جی کے نزدیک برہما - بشن اور مہیش کی تثلیث بھی قابلِ قبول نہیں ہے - گو یہ تثلیث عیسائیوں کی بیان کردہ تثلیث سے زیادہ مکمل اور واضح ہے کیونکہ اس میں تقسیم کار بھی کردی گئی ہے - مگر پھر بھی گورونانک جی خدا تعالیٰ کو اپنی ذات - صفات اور افعال میں

واحد و یگانہ تصور کرتے تھے اور اس کی عبادت میں بھی کسی کو شریک ٹھہرانا درست تسلیم نہیں کرتے تھے۔

ایک سکھ ودوان نے بیان کیا ہے کہ :-

"گورو نانک جی نے ہندو مذہب میں رائج دوئیگی (Duality) ترے مورتی (Trinity) اور بہہ دیو پوجا (Polytheism) کا رد کیا ہے۔ اور خدائے واحد اور ہر جگہ حاضر و ناظر خدا تعالیٰ کی ہستی کو مانا ہے۔" (ترجمہ از سکھ وچار دھارا صہ ۲۷)

یعنی :-

"گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ تمام دیوی دیوتاؤں سے بالا ہے۔ یہ خیال غلط ہے کہ برہما۔ وشنوں اور شوجی تین الگ الگ طاقتیں ہیں۔ یہ عالم کائنات برہما اور دوسرے دیوتاؤں کی تخلیق نہیں بلکہ خدائے واحد کی پیدا کردہ ہے۔"

(سکھ وچار دھارا صہ ۲۹)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

"براہمنوں نے ترے مورتی کو مانا ہے۔ برہما۔ بشن اور مہیش اور ان کے علاوہ چھتیس سو مزید دیوتاؤں کی پرستش کروائی ہے۔ گورو نانک جی نے ان سب خیالات کا رد کیا ہے اور خدائے واحد پر ایمان رکھا ہے۔ یہ خیال بھارت کے لئے نیا تھا۔"

(ترجمہ از سکھ وچار دھارا صہ ۲۷)

جنم ساکھی بھائی بالا کے ایک مقام پر برہما۔بشن اور مہیش کو تین فرشتے بیان کیا گیا ہے۔جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਅਵਲ ਨੂਰ ਖ਼ੁਦਾਇ ਦਾ ਜਾ ਕਾ ਅੰਤ ਨਾ ਪਾਰ ।
ਨੂਰੋਂ ਬਲਿਆ ਚਰਾਗ ਇਕ ਸ਼ਕਤੀ ਦਾ ਅਵਤਾਰ.।
ਸ਼ਕਤਾਂ ਤੀਨ ਫਰਿਸ਼ਤੇ ਬ੍ਰਹਮਾਂ ਬਿਸ਼ਨ ਮਹਾਂਦੇਵ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੬੯

ایک ودوان نے تو اِس سلسلہ میں یہ عجیب و غریب بات بیان کی ہے کہ :-

"شو پرماتما (یعنی خدا تعالیٰ) برہما۔وشنوں۔شنکر وغیرہ تین دیوتاؤں کو پیدا کرکے ان سے پیدائش۔پرورش اور مارنے کے تین بڑے کام کرواتے ہیں۔"

گورونانک جی نے بھی کہا ہے کہ :-

ਇਕੋ ਮਾਈ ਜੁਗਤ ਵਿਆਈ
ਤਿੰਨ ਚੇਲੇ ਪਰਵਾਣ ।

مسلمان لوگ ان تین دیوتاؤں کو جبرائیل۔اسمٰعیل اور اسرافیل کہتے ہیں۔" (رنجیت پٹیالہ ۲۶، فروری ۱۹۶۸ء)

خدا جانے کونسے مسلمان برہما۔بشن اور شنکر کو جبرائیل۔اسمٰعیل اور اسرافیل کہتے ہیں۔مسلمانوں میں جبرائیل۔میکائیل اور اسرافیل تین فرشتے ضرور تسلیم کئے جاتے ہیں۔نہ تو اسمٰعیل کسی فرشتے کو کہا جاتا ہے اور

نہ ان تین فرشتوں کو برہما، بشن اور شنکر تسلیم کیا جاتا ہے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام تو خدا تعالیٰ کے ایک نبی گزرے ہیں جن کی نسل سے حضرت بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم ہوئے ہیں۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں جو کچھ بیان کیا ہے وہ ان کے پاکیزہ کلام جپ جی میں یوں درج ہے:-

ਏਕਾ ਮਾਈ ਜੁਗਤਿ ਵਿਆਈ ਤਿਨਿ ਚੇਲੇ ਪਰਵਾਣੁ ।
ਇਕੁ ਸੰਸਾਰੀ ਇਕੁ ਭੰਡਾਰੀ ਇਕੁ ਲਾਏ ਦੀਬਾਣੁ ।
ਜਿਵ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਤਿਵੈ ਚਲਾਵੈ ਜਿਵ ਹੋਵੈ ਫੁਰਮਾਣੁ ।
ਓਹੁ ਵੇਖੈ ਓਨਾ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵੈ ਬਹੁਤਾ ਏਹੁ ਵਿਡਾਣੁ ।
ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ।
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

مشہور سکھ ودوان پرنسپل تیجا سنگھ جی نے گورو نانک جی کے اس مندرجہ بالا پاکیزہ ارشاد کی یہ تشریح کی ہے کہ:-

"شمالی ہند میں جوگیوں کا پرچار تھا۔ جنوبی ہند میں وشنو اور شِو کے عقیدتمندوں کا زور تھا۔ اب وشنوں۔ شِو اور برہما کا رد کرتے ہیں۔ اگر "آد انیل اناد اناہت جُگ جُگ ایکو ویس" والے اللہ کو ہی سب کا خالق اور مالک مان لیا جائے اور تمام عالمِ کائنات میں اسی کے امر کا دَور دَورہ دیکھا جائے تو پھر یہ ناممکن ہے کہ اس کی جگہ وشنوں شِو اور برہما کی ترکٹی (تثلیث) کو تسلیم کیا جائے...... وہ خود

قدرت میں پوشیدہ ہے خواہ وہ سب کچھ دیکھ رہا ہے مگر اسے کوئی نہیں دیکھ سکتا۔"
(جپ جی مترجم ص۱۲۱)

الغرض اس سے بھی برہما۔ بشن۔ مہیش کی الوہیت ثابت نہیں ہو سکتی بلکہ یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ تینوں دیوتے خدائے قدوس کی تخلیق ہیں۔ اور "یفعلون مایؤمرون" کے ارشادِ خداوندی کے ماتحت اللہ تعالیٰ کے احکام کو بجا لا رہے ہیں۔ جو لوگ انہیں خدا تعالیٰ کے ساتھ شامل کرتے ہیں یا خدا تعالیٰ تصوّر کرتے ہیں وہ غلطی خوردہ ہیں۔

گورونانک جی نے اپنی بانی میں ایک مقام پر برہما۔ بشن اور مہیش کو خدا تعالیٰ کے حضور کھڑے چاکر بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:-

ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸੁ ਦੁਆਰੈ।
ਊਭੇ ਸੇਵਹਿ ਅਲਖ ਅਪਾਰੈ।
ਹੋਰ ਕੇਤੀ ਦਰਿ ਦੀਸੈ ਬਿਲਲਾਦੀ
ਮੈ ਗਣਤ ਨ ਆਵੈ ਕਾਈ ਹੇ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੨

یعنی برہما۔ بشن اور مہیش خدا تعالیٰ کے دروازے پر کھڑے ہیں اور اپنے وراء الوریٰ اور اپنے خالق و مالک کی چاکری بجا لا رہے ہیں۔ اور بھی بہت سے اس کے دروازے پر کھڑے پکار رہے ہیں۔ میں ان کا شمار نہیں کر سکتا۔

گورو جی کے اس قول سے بھی برہما۔ بشن اور مہیش کی الوہیت کا

رد ہو جاتا ہے۔

ایک اور سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی آنجہانی نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

" وہ خود قادر مطلق یا کرتا پورکھ ہے ۔ وہ برہما بشن ۔ شو اور شکتی وغیرہ الگ الگ وجودوں میں اور عیسائیوں کے خدا روح القدس اور خدا کے بیٹے ۔ ان تینوں حصّوں Trinity میں منقسم نہیں ہے کیونکہ وہ اک اونکار (یعنی خدائے واحد) ہے "

(ترجمہ از جپ جی مترجم ص۲۹)

قرآن شریف میں چونکہ عمومی رنگ میں تثلیث کے نظریے کا رد کیا گیا ہے اِس لئے سناتن دھرم کی بیان کردہ تثلیث کا بھی رد اس میں شامل ہے ۔ چنانچہ اس سلسلہ میں یہی آیت پیش کی جا سکتی ہے کہ :-

ولا تقولوا ثلٰثہ ... انما اللہ الٰہ واحد ...

... وخلق کل شیئٍ وھو بکل شیئٍ علیم ○

(سورہ انعام ع۱۳ پ۷)

اس صورت میں اس آیتِ کریمہ کی یہ تشریح کی جائے گی کہ :-

برہما بشن اور مہیش کی ترے مورتی (تثلیث) کو خدا مت کہو ۔ اور خدا تعالیٰ کی تین بڑی صفات (پیدا کرنے والا ۔ پرورش کرنے والا اور مارنے والا) کو برہما ۔ بشن اور مہیش کی تثلیث میں تقسیم مت کرو ۔ بیشک تمہارا اللہ تعالیٰ واحد و یگانہ ہے ۔ اسی ایک نے ہی ہر چیز کی

تخلیق اپنی قدرت کاملہ سے کی ہے۔ برہما یا کوئی اور اس کی صفت خلق
اور ربوبیت میں شریک نہیں ہے۔ اسے ہر چیز کا بخوبی علم ہے۔ اور
کوئی چیز اس سے مخفی نہیں ہے۔ اور وہی واحد ویگانہ پیدا کرنیوالا۔
پرورش کرنے والا اور مارنے والا ہے۔ جو لوگ اس واحد ویگانہ
خدائے قدوس کو برہما۔ بشن اور مہیش کی تثلیث میں تقسیم کرتے ہیں
اور برہما کو پیدا کرنے والا۔ بشن کو پرورش کرنے والا اور مہیش کو
مارنے والا تسلیم کرتے ہیں وہ غلطی خوردہ ہیں۔

ویدک تثلیث اور گورونانک جی

اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ ویدک زمانے میں بھی
تثلیث کا تصور موجود تھا۔ اور اس زمانے کے لوگ اگنی۔ وایو اور
سورج کی تثلیث کے قائل تھے۔ چنانچہ مشہور سکھ ودوان سردار بہادر
کاہن سنگھ جی نابھ نے بیان کیا ہے کہ:۔

"ترے مورتی۔ تین روپ۔ ویدوں کے مطابق اگنی۔ وایو اور
سورج"
(مہان کوش صفحہ ۱۸۲۸)

ہندو مذہب کی مشہور و معروف کتاب منوسمرتی میں اس تثلیث کا ذکر
مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:۔

اگنی - وایو - روی بھیستو
ترئیم برہم سناتنم
(منوسمرتی ادھیائے ۲۔ سلوک ۲۳)

یعنی - اگنی - وایو اور سورج تینوں ہی برہم ہیں اور قدیمی ہیں۔ جہاں تک گورونانک جی کے مقدس کلام کا تعلق ہے اس سے یہ امر واضح ہے کہ گورو جی اس تثلیث کے بھی قائل نہ تھے۔ یعنی گورو جی نے اگنی - وایو - اور سورج کا اللہ تعالیٰ کے ذریعہ وجود میں آنا تسلیم کیا ہے۔ اور ان کے نزدیک ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ یہ چیزیں ابھی وجود میں نہیں آئی تھیں۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ:-

ਅਰਬਦ ਨਰਬਦ ਧੁੰਧੂਕਾਰਾ ।
ਧਰਣਿ ਨ ਗਗਨਾ ਹੁਕਮੁ ਅਪਾਰਾ ।
ਨਾ ਦਿਨੁ ਰੈਨਿ ਨ ਚੰਦੁ ਨ ਸੂਰਜੁ
ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ਲਗਾਇਦਾ ।
ਖਾਣੀ ਨ ਬਾਣੀ ਪਉਣ ਨ ਪਾਣੀ ।
ਓਪਤਿ ਖਪਤਿ ਨ ਆਵਣ ਜਾਣੀ ।
ਖੰਡ ਪਤਾਲ ਸਪਤ ਨਹੀ ਸਾਗਰ
ਨਦੀ ਨ ਨੀਰੁ ਵਹਾਇਦਾ ।

ਸੂਹੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

یعنی۔ جب یہ عالم کائنات وجود میں نہیں آئی تھی اس وقت ہر طرف دھند اور غبار تھا۔ نہ زمین تھی نہ آسمان۔ صرف وہ ورحدت تھا۔ اس وقت نہ دن تھا نہ رات۔ نہ چاند تھا نہ سورج۔ نہ انسان تھے نہ ان کی زبانیں نہ ہوا تھی نہ پانی۔ نہ پیدائش کا سلسلہ تھا نہ موت کا۔ نہ پاتال تھے نہ سات سمندر۔ اور نہ کسی ندی میں پانی بہتا تھا۔

الغرض گوروجی کے اس مندرجہ بالا شبد سے آگ۔ ہوا اور سُورج کا حادث ہونا ثابت ہے۔ کیونکہ گوروجی کے نزدیک ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ اِس عالم کائنات کی کوئی بھی چیز وجود میں نہیں آئی تھی۔ اس وقت دَورِ وحدت تھا۔

گوروجی نے اپنے کلام میں آگ۔ ہوا اور سُورج وغیرہ کا اللہ تعالیٰ کے ذریعہ وجود میں آنا بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਪਉਣੁ ਪਾਣੀ ਸੁੰਨੈ ਤੇ ਸਾਜੇ ।
ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਉਪਾਇ ਕਾਇਆ ਗੜ ਰਾਜੇ ।
ਅਗਨਿ ਪਾਣੀ ਜੀਉ ਜੋਤਿ ਤੁਮਾਰੀ
ਸੁੰਨੇ ਕਲਾ ਰਹਾਇਦਾ ।

....

ਸੁੰਨਹੁ ਚੰਦੁ ਸੂਰਜੁ ਗੈਣਾਰੇ ।
ਤਿਸ ਕੀ ਜੋਤਿ ਤ੍ਰਿਭਵਣ ਸਾਰੇ ।
ਸੁੰਨੇ ਅਲਖ ਅਪਾਰ ਨਿਰਾਲਮੁ
ਸੁੰਨੇ ਤਾੜੀ ਲਾਇਦਾ ।

(ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੨

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے ہوا۔ پانی اور چاند سورج وغیرہ کی تخلیق کی ہے اور یہ سب کچھ اسی نے اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا ہے۔

ایک اَور مقام پر گوروجی نے چاند اور سورج کا اللہ تعالیٰ کے ذریعہ وجود میں آنا بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਸੂਰਜੁ ਚੰਦੁ ਸਿਰਜਿਅਨੁ ਅਹਿਨਿਸਿ ਚਲਤੁ ਵੀਚਾਰਿ ।

[ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੮੦

یعنی :-

"سُورج اور چاند (خدا تعالیٰ نے) پیدا کئے ہیں۔ اور دن رات اللہ تعالیٰ ان کی نگرانی کر رہا ہے۔"

(ترجمہ از شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صنہ ۵۸۰)

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਸੂਰਜੁ ਚੰਦੁ ਉਪਾਇ ਜੋਤਿ ਸਮਾਇਆ ।

ਕੀਤੀ ਰਾਤਿ ਦਿਨੰਤੁ ਚੋਜ ਵਿਡਾਣਿਆ ।

[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੭੯

یعنی۔ سُورج اور چاند کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور ان میں اسی کا نُور ہے۔

گورو جی نے اگنی کا خدا تعالیٰ کے ذریعہ وجود میں آنا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ :-

ਅਗਨਿ ਉਪਾਈ ਵਾਦੁ ਭੁਖ ਤਿਹਾਇਆ ।

[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੮੨

یعنی۔ آگ اللہ تعالیٰ نے پیدا کی ہے۔

پس جب یہ حقیقت ہے کہ گورو نانک جی آگ۔ ہوا۔ اور سُورج کو حادث تسلیم کرتے تھے اور ان کے نزدیک ایک وقت ایسا بھی تھا

جبکہ ان کا کوئی وجود نہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی کامل قدرت سے ان کی تخلیق کی ہے۔ اِس صورت میں یہ باور نہیں کیا جا سکتا کہ گورو جی اس تثلیث کے قائل ہو سکتے تھے۔ گورو جی کا اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ واضح ارشاد ہے کہ وہ کسی کا پیدا کردہ نہیں ہے بلکہ خود بخود ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

ਥਾਪਿਆ ਨ ਜਾਇ ਕੀਤਾ ਨ ਹੋਇ ।
ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਸੋਇ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੨

یعنی۔ بے عیب خدا تعالیٰ کسی کا پیدا کردہ نہیں ہے بلکہ وہ خود بخود ہے۔

اس کے علاوہ گورو جی کے تصوّرِ الٰہی میں یہ بات بھی داخل تھی کہ اس عالَم کائنات کا خالق اور مالک غیر فانی ہے۔ اس پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ گورو جی نے اپنے ربّ العزّت کا ایک نام "اکال پورکھ" بھی بیان کیا ہے جس کی تشریح انہوں نے خود ہی کی ہے کہ:-

ਤੂ ਅਕਾਲ ਪੁਰਖੁ ਨਾਹੀ ਸਿਰਿ ਕਾਲਾ ।
ਤੂ ਪੁਰਖੁ ਅਲੇਖ ਅਗੰਮ ਨਿਰਾਲਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੮

یعنی اے مولا تُو اکال پورکھ ہے جس پر موت کبھی بھی وارد نہیں

ہوسکتی - تُو وراء الورئی ہے - کوئی بھی انسان تیرا احاطہ نہیں کرسکتا۔
لیکن چاند اور سُورج وغیرہ کو گورو جی فانی تسلیم کرتے ہیں چنانچہ
ان کا ارشاد ہے کہ ایک وقت ایسا بھی آئے گا جبکہ یہ سُورج اور چاند
اور ان کے ذریعہ آنے والے دن اور رات سب فناہ ہو جائیں گے۔
اس وقت پھر دورِ وحدت ہوگا۔ اور پھر خدائے واحد کی ذات ہی
جلوہ گر ہوگی۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਦਿਨ ਰਵਿ ਚਲੈ ਨਿਸਿ ਸਸਿ ਚਲੈ ਤਾਰਿਕਾ ਲਖ ਪਲੋਇ ।
ਮੁਕਾਮੁ ਓਹੀ ਏਕੁ ਹੈ ਨਾਨਕਾ ਸਚੁ ਬੁਗੋਇ ।
(ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੪

یعنی - ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ یہ دن اور یہ دن لانے والا سورج
اور یہ رات اور رات کا چاند اور لاکھوں ستارے سب فناہ ہو جائیں گے
اس وقت خدائے واحد کی ذات ہی جلوہ گر ہوگی۔
یہی وجہ ہے کہ سکھ مذہب کی رُو سے آگ - ہوا یا سورج وغیرہ کی پرستش
کرنا ممنوع ہے۔ عبادت کے لائق اسی ہستی کو قرار دیا گیا ہے جو پیدا
ہونے اور مرنے سے بالا ہے۔ اور وہ خدائے واحد ہی ہے - اس بارہ
میں گورو گرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے کہ :-

ਸਦਾ ਸਦਾ ਸੋ ਸੇਵੀਐ ਜੋ ਸਭ ਮਹਿ ਰਹੈ ਸਮਾਇ ।
ਅਵਰੁ ਦੂਜਾ ਕਿਉ ਸੇਵੀਐ ਜੰਮੈ ਤੈ ਮਰਿ ਜਾਇ ।
(ਵਾਰ ਗੂਜਰੀ, ਸ: ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੫੦੯

یعنی عبادت کے لائق وہی ذات ہے جو پیدا ہونے اور مرنے سے پاک ہے۔ اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔

گورو نانک جی نے چاند اور سورج وغیرہ کی پرستش بیّن الفاظ میں ممنوع قرار دی ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਪਰਸਤਸ਼ ਆਫਤਾਬ ਕੀ ਮਬਰਕ ਸੀਸ ਨਿਵਾਇ ।
ਜਾਣਨ ਰਬ ਆਫਤਾਬ ਹੀ ਹੋਰ ਨ ਕੋਇ ਖੁਦਾਇ ।
ਪਰਸਤਸ਼ ਕਰਹਿ ਮਹਿਤਾਬ ਦੀ ਜਾਣਨ ਇਹ ਖੁਦਾਇ ।
ਇਹ ਭੀ ਆਪਣੇ ਮਜ਼ਹਬ ਵਿਚ ਹੋਇ ਰਹੇ ਗੁਮਰਾਇ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੦੩

یعنی۔ جو لوگ سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں وہ گمراہ ہیں۔

دسم گرنتھ میں اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਪਰਮ ਤਤ ਕੋ ਜਿਨ ਨ ਪਛਾਨਾ ।
ਤਿਨ ਕਰ ਈਸ਼ਵਰ ਤਿਨ ਕੋ ਮਾਨਾ ।
ਕੇਤੇ ਸੂਰ ਚੰਦ ਕੋ ਮਾਨੈ ।
ਅਗਨੀ ਹੋਤ੍ਰ ਕਈ ਪਵਨ ਪ੍ਰਮਾਨੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੫੦

یعنی۔ جن لوگوں کو خدا تعالیٰ کی معرفت نصیب نہیں ہوئی وہ آگ۔ ہوا۔ اور سورج چاند وغیرہ کی پرستش کرتے ہیں۔

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਕੋਈ ਪੂਜੈ ਚੰਦੁ ਸੂਰੁ ਕੋਈ ਧਰਤਿ ਅਕਾਸ ਮਨਾਵੈ ।
ਫੋਕਟ ਧਰਮੀ ਭਰਮ ਭੁਲਾਵੈ ।

[ਵਾਰ ੧, ਪੌੜੀ ੧੮

یعنی۔ بعض لوگ چاند اور سورج کی پرستش کرتے ہیں اور بعض زمین اور آسمان کو پوجتے ہیں۔ ایسے لوگ بھرموں میں پھنسے ہوئے گمراہ ہیں۔

اِس سے بھی سورج چاند کی پرستش کا ردّ ہو جاتا ہے۔

قرآنِ مجید میں سورج اور چاند کی پرستش کرنا ناجائز قرار دیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِيَّاهُ تَعْبُدُوْنَ۔

(حٰمٓ السجدة : ٣٧)

یعنی۔ اگر تم توحید کے پرستار ہو تو سورج اور چاند کی پرستش ہرگز ہرگز نہ کرو۔ بلکہ اس خدائے واحد کی عبادت کرو جس نے ان کی تخلیق کی ہے۔

قرآنِ شریف میں دوسری جگہ اللہ تعالیٰ کا سورج اور چاند کو پیدا کرنا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ:۔

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّجَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّقَمَرًا مُّنِیْرًا۔ (الفرقان: ٦١)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بہت ہی برکت والی ہے جس نے آسمان میں ستاروں کے ٹھہرنے کے مقام بنائے ہیں اور اس میں سورج اور چاند

کی تخلیق کی ہے۔

الغرض گوروجی کا اِس تثلیث سے متعلق بھی جو نظریہ تھا وہ اسلام کے پیشکردہ نظریہ سے مختلف نہیں ہے بلکہ عین اس کے مطابق ہے۔
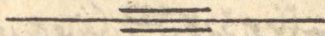
آریہ سماج کا تصوّرِ الٰہی اور گورونانک جی

ویدک دھرم کی ایک شاخ آریہ سماج ہے۔ یہ درست ہے کہ آریہ سماج سے تعلق رکھنے والے ہندو اوتار واد کے قائل نہیں ہیں۔ اور نہ وہ سناتن دھرم کی بیان کردہ تثلیث برہما بشن اور مہیش کو ہی درست تسلیم کرتے ہیں۔ تاہم وہ بھی ایک تثلیث کے قائل ہیں۔ آریہ سماج کی تثلیث عیسائیوں کی تثلیث اور سناتن دھرم کی تثلیث سے مختلف ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ :۔

"انادی (غیر آغاز اشیاء) تین ہیں۔ ایک "ایشور"۔ دوسرا "جیو"۔ تیسرا "پرکرتی"۔

(ستیارتھ پرکاش منتویہ امنتویہ صـ۲۴۲)

آریہ سماج کے تصوّرِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ جیو (رُوح) اور پرکرتی (مادہ) کو بھی ازلی اور ابدی تسلیم کیا گیا ہے۔ گویا کہ یہ بھی ایک قسم کی تثلیث ہے جس میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ رُوح اور مادہ دونوں کو غیر مخلوق قرار دیا گیا ہے۔ اور خدا کی ازلیّت اور ابدیّت میں دو چیزوں کو شریک ٹھہرایا گیا ہے۔

گورونانک جی کے تصوّرِ الٰہی میں رُوح اور مادہ شامل نہیں ہیں۔ گورو جی نے صرف اور صرف خدائے واحد کو ہی ازلی اور ابدی تسلیم کیا

ہے۔ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے سوا کسی بھی چیز کو ازلیت اور ابدیت حاصل نہیں ہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :-

ਆਦਿ ਨਿਰੰਜਨੁ ਨਿਰਮਲੁ ਸੋਈ ।
ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਣਾ ਦੂਜਾ ਕੋਈ ।
ਏਕੰਕਾਰੁ ਵਸੈ ਮਨਿ ਭਾਵੈ ਹਉਮੈ ਗਰਬੁ ਗਵਾਇਆ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੪

یعنی۔ ازلی اور ابدی صرف اللہ تعالیٰ کی ہی ذات بابرکات ہے دوسری کوئی چیز خواہ وہ رُوح ہو یا مادہ ازلی اور ابدی نہیں ہے۔ ایک سکھ ودوان پروفیسر تیجا سنگھ جی نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

" اللہ تعالیٰ کے آد (الاوّل) ہونے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ بعض لوگوں نے جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ رُوح اور مادہ کو بھی انادی (ازلی اور ابدی) تسلیم کیا ہے وہ درست نہیں ہے۔ کیونکہ کبھی ایسی حالت بھی تھی جبکہ سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی اور چیز نہ تھی۔"

(جپ جی مترجم صـ۱۹)

ایک اور مقام پر گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ :-

ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ الاوّل ہے۔ بے لاگ ہے۔ اس کا کوئی شروع اور آخر نہیں ہے۔ وہ ازلی اور ابدی ہے۔ اور غیر متغیّر اور غیر متبدّل ہے۔
سکھ ودوان بھی اس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ سکھ دھرم میں ازلی اور ابدی صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی تسلیم کی گئی ہے۔ باقی تمام اشیاء حادث ہیں جن کی تخلیق قادر مطلق اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ جیسا کہ ایک سکھ ودوان ہے کہ :-

"سکھ دھرم میں صرف اللہ تعالیٰ ہی ازلی اور ابدی ہے۔ باقی تمام اشیاء کا شروع اور آخر ہے۔" (گورمت سدھاکر صہ۲۴)

خالصہ دھرم شاستر میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ :-

"گورمت میں صرف خدائے واحد ہی ازلی اور ابدی ہے اور دوسرا اور تیسرا جو کچھ بھی ہے اسی خدائے واحد کے ذریعہ ظہور میں آیا ہے یعنی اسی خدائے واحد کی تخلیق ہے۔" (خالصہ دھرم شاستر صہ۳۲)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :-

"بعض مذاہب میں یہ تسلیم کیا گیا ہے کہ مادہ یا پرمانو کی امداد سے اللہ تعالیٰ دنیا کی تخلیق کرتا ہے۔ لیکن گوروجی کے عقیدہ کی رُو سے صرف خدائے واحد ہی تمام کائنات کا خالق ہے۔ پانچ تت اور ہر چیز اسی نے پیدا کی ہے۔"

(رسالہ نرگنیارہ امرتسر ۵ و ۲۰ رجون ۱۹۵۲ء)

ایک اور سکھ ودوان کا بیان ہے کہ :-

"ویدمت شروع سے ہی شرک کا پرچارک ہے یعنی یہ مذہب ازلی اور ابدی خدا تعالیٰ کا پرستار نہیں ہے۔ اگر رُوح قدیم سے ہے تو انبھو پرکاش۔ ستے پرکاش۔ اور ست چت آنند۔۔۔۔ وغیرہ الفاظ صرف اللہ تعالیٰ کے لئے ہی استعمال نہیں کئے جا سکتے۔ جبکہ ویدک دھرم نے رُوح کو بھی ازلی اور ابدی تسلیم کیا ہے۔"

(ترجمہ از سرشٹی رچنا ص۲۳)

اسلام نے بھی خدا تعالیٰ کو ہی ازلی اور ابدی تسلیم کیا ہے۔ اور یہ بھی بیان کیا ہے کہ بغیر اس کے اور کوئی بھی چیز ازلی اور ابدی نہیں ہے۔ چنانچہ قرآنِ کریم کا ارشاد ہے کہ:۔

هو الاوّل والاٰخر (سورہ الحدید ع۱ پ۲۷)

آریہ سماج کی بیان کردہ تثلیث کے ردّ میں قرآنِ شریف کی یہی آیت پیش کی جاتی ہے کہ:۔

ولا تقولوا ثلٰثه ...... انّما الله اله واحد...

وخلق کل شیئٍ وهو بکلّ شیئٍ علیم ○

(سورہ انعام ع۱۳ پ۷)

اس صورت میں اس آیتِ کریمہ کی یہ تشریح ہوگی۔

یعنی رُوح اور مادہ اور ایشور تینوں کو ازلی اور ابدی مت کہو۔ ازلی اور ابدی معبود خدا ئے واحد ہی ہے۔ وہی ہر چیز کا خالق ہے۔ یعنی رُوح بھی اسی ایک کی تخلیق ہے۔ اور اسے ہر امر کا بخوبی علم ہے۔ کوئی بات

اس سے مخفی نہیں ہے۔

الغرض گورو نانک جی کے کلام سے یہ بات واضح ہے کہ آپ رُوح اور مادہ کی ازلیّت کے قائل نہ تھے۔ اور گورو جی کے نزدیک صرف اور صرف خدائے واحد ہی ازلی اور ابدی تھا باقی سب اشیاء اسی کی تخلیق ہیں۔ گورو جی خدا تعالیٰ کی ازلیّت اور ابدیّت میں کسی اَور چیز کو شامل کرنا شرک تصوّر کرتے تھے۔ نیز رُوح سے متعلق گورو جی کا یہ نظریّہ تھا کہ یہ قدیمی نہیں بلکہ حادث ہے۔ اور ایک ایسا زمانہ بھی تھا جبکہ رُوح کا بھی کوئی وجود نہ تھا یعنی ابھی رُوح بھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔ اس زمانہ کی حالت بیان کرتے ہوئے سری گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

ਜਿਦੁ ਪਿੰਡੁ ਨਹੀ ਜੀਉ ਨ ਜਿੰਦੋ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

یعنی۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ ابھی رُوح بھی پیدا نہیں ہوئی تھی۔

ایک اَور مقام پر گورو جی نے رُوح کا پیدا ہونا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ :-

ਜੀਉ ਪਾਇ ਤਨੁ ਸਾਜਿਆ ਰਖਿਆ ਬਣਤ ਬਣਾਇ।
ਅਖੀ ਦੇਖੈ ਜਿਹਵਾ ਬੋਲੈ ਕੰਨੀ ਸੁਰਤਿ ਸਮਾਇ।
ਪੈਰੀ ਚਲੈ ਹਥੀ ਕਰਣਾ ਦਿਤੈ ਪੈਨੈ ਖਾਇ।
ਜਿਨਿ ਰਚਿ ਰਚਿਆ ਤਿਸਹਿ ਨ ਜਾਣੈ ਅੰਧਾ ਅੰਧੁ ਕਮਾਇ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੩੮

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے رُوح اور جسم کی تخلیق کی ہے۔ اور

اسے بچانے کا بندوبست بھی کیا ہے۔ اور اسے دیکھنے کے لئے آنکھیں۔ بولنے کے لئے زبان اور سُننے کے لئے کان دیئے ہیں۔ اور چلنے کے لئے پاؤں اور کام کرنے کے لئے ہاتھ دیئے ہیں۔ اور جو کچھ اسے ملتا ہے اسے پہنتا اور کھاتا ہے۔ اور وہ اسے پہچانتا ہے جس نے اس کی تخلیق کی ہے۔ اندھا انسان اندھے عمل بجا لاتا ہے۔

ایک سکھ ودوان نے گورونانک جی کے اس شبد میں مذکورہ "جیو پائے" کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

"جیو پائے کے معنے کرتے وقت جیو اُپائے پڑھا جائے"

(شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب ص ۱۳۸)

گوروگرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ:-

ਹਰਿ ਆਪੇ ਮਾਤਾ ਆਪੇ ਪਿਤਾ
ਜਿਨਿ ਜੀਉ ਉਪਾਇ ਜਗਤੁ ਦਿਖਾਇਆ ।

....

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਮੂਲੁ ਰਚਿਆ
ਜੋਤਿ ਰਾਖੀ ਤਾ ਤੂ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇਆ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੯੨੧

یعنی۔ اللہ تعالیٰ خود ہی ماں اور خود ہی باپ تھا۔ ابتداء میں انسان بغیر ماں باپ کے ہی پیدا کئے گئے تھے۔ اور اسی نے رُوح کی تخلیق بھی کی تھی۔ گورونانک جی کہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ نے اس عالم کائنات کا مُول بھی پیدا کیا تھا اور اپنے نُور سے تخلیق کی تھی تب انسان اس دُنیا میں جلوہ گر

ہوا تھا۔ اس سے بھی یہ امر واضح ہے کہ ابتداء میں خدائے واحد ہی جلوہ گر تھا کوئی دوسری چیز اس کے ساتھ نہ تھی۔

اِس سلسلہ میں جنم ساکھی بھائی بالا میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਅਵਲ ਸਾਹਿਬ ਆਪ ਸੀ ਹੋਰ ਨ ਦੂਜਾ ਨਾਲ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੦੬

گورونانک جی نے رُوح کی پیدائش کیسی مادہ سے نہیں بلکہ خدا کے امر سے بیان کی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰੁ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ ।
ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੧

ایک سکھ ودوان سردار من موہن سنگھ ایڈووکیٹ نے گورو جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ:۔

"سائیں کے امر سے جسم بنتے ہیں۔ اس کا امر بیان نہیں کیا جا سکتا اس کے امر سے ہی رُوح کی پیدائش ہوتی ہے۔ اور اس کے امر سے ہی اسے بڑائی ملتی ہے۔"

(ترجمہ از سری گورو گرنتھ صاحب مترجم جلد اوّل صفحہ ۱-۲)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورو جی کے نزدیک رُوح قدیم سے نہیں

ہے بلکہ حادث ہے۔ اور اس کا ظہور خدا تعالیٰ کے امر سے ہوا ہے۔ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ رُوح پیدا نہیں ہوئی تھی۔

آریہ سماج کے رُوح اور مادہ کی ازلیت اور ابدیّت کے عقیدہ سے متعلق ایک سکھ ودوان نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"بعض مذاہب کے ماننے والوں نے دھوکہ کھایا ہے اور انہوں نے خدا تعالیٰ کا ارادہ اپنے ارادے کی طرح خیال کر لیا ہے اور بیان کیا ہے کہ اس کی تکمیل کے لئے مادہ ضروری ہے۔ اس لئے انہوں نے مادہ بھی خدا کے مقابلے پر لا کھڑا کیا ہے۔ وہ مادہ کو ازلی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جس طرح گھڑا بنانے پر قادر ہوتے ہو۔ ئے بھی کمہار بغیر مٹی کے گھڑا نہیں بنا سکتا اسی طرح خدا تعالیٰ بھی قادر مطلق ہوتا ہوا بھی مادہ کے بغیر کچھ نہیں بنا سکتا۔ اسے اپنے ارادہ کی تکمیل کے لئے مادہ کی مدد لینی پڑتی ہے۔

گورمت اِس خیال کی تائید نہیں کرتا"

(رسالہ گورمت امرتسر اپریل ۱۹۵۵ء)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"ہمارے بھارت میں بعض مذاہب جیسا کہ سانکھ شاستر خدا تعالیٰ کو علتِ فاعلی ہی تسلیم کرتے ہیں۔ خدا تعالیٰ پورکھ ہے۔ اور مادہ بھی اس کے ساتھ قائم ہے۔ اس عالمِ کائنات کی علتِ مادی مادہ ہے۔ اور علتِ فاعلی پورکھ ہے لیکن گورمت کے مطابق خدا تعالیٰ ہی

سب کچھ ہیں۔ یعنی وہی علت فاعلی ہے اور وہی علت مادی۔ اس کے بغیر عالمِ کائنات کی تخلیق کی اور کوئی علت ہی نہیں"۔

ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕ ਹੈ ਦੂਸਰ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
[ਗੁਰਮਤਿ ਦਰਸ਼ਨ, ਪੰਨਾ ੧੭੫

یعنی:- "ہندوستان میں سانکھ شاستر کا پورکھ اور مادہ کا نظریہ اور یورپ وغیرہ ممالک میں میٹر اور مائنڈ کا دو کا نظریہ بہت مشہور ہے۔ پورکھ اور مادہ دونوں ہی اناد ی تسلیم کئے جاتے ہیں اور تخلیقِ عالم کے لئے دونوں میں سے ایک اکیلا کچھ بھی نہیں کر سکتا .... گورو صاحب نے ایسے نظریئے کا ردّ کیا ہے"۔
(گورمت درشن صـ ۲۲۳)

گورو نانک جی نے اِس سلسلہ میں ہماری یہ راہنمائی کی ہے کہ:-

ਏਕੋ ਹੁਕਮੁ ਵਰਤੈ ਸਭ ਲੋਈ ।
ਏਕਸੁ ਤੇ ਸਭ ਓਪਤਿ ਹੋਈ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੨੩

گورو جی نے اپنے اِس قول میں خدائے واحد کے ذریعہ ہی تمام کائنات کا وجود میں آنا تسلیم کیا ہے۔ اور اس خدائے واحد کے علاوہ کسی دوسرے مادہ وغیرہ کی انادی ہستی تسلیم کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس کے برعکس آریہ سماج کے تصوّرِ الٰہی سے متعلق ایک سکھ ودوان

نے یہ لکھا ہے کہ :۔

"سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش میں خدا تعالیٰ کا جو تصور پیش کیا ہے وہ بھی سانکھ کے مذکورہ کپل رشی کا ہی بیان کردہ ہے یہ خدا تعالیٰ عالمِ کائنات کا خالق نہیں ہے بلکہ صرف تخلیقِ عالم کا یا آواگون اور اعمال کے اصولوں کا ڈائریکٹر ہے۔"

(گورمت ورشن صنا۱۰۱)

آریہ سماج کے اِس نظریہ کی بنیاد شاستروں پر ہے۔ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :۔

"ہمارے ملک میں عام لوگوں کا عقیدہ اور عمل اور تھا۔ اور فلاسفروں کا اور۔ ہندو رشیوں نے چھ شاستروں میں ایشور۔ سرشٹی رچنا۔ جیو آتما۔ کرم۔ گیان اور یوگ وغیرہ پر بحث کی ہے۔ نیائے شاستر کا نظریہ ہے کہ ایشور۔ جیو اور پرکرتی (یعنی خدا تعالیٰ رُوح اور مادہ) تین چیزیں انادی ہیں۔ خدا تعالیٰ کمہار کی مانند برتن بناتا ہے۔ لیکن "چک" اور "مٹی" اس سے الگ ہیں۔"

(گورمت لیکچر صا۳۲)

الغرض گورو نانک جی آریہ سماج کے تصوّرِ الٰہی کے قائل نہیں تھے بلکہ انہوں نے جابجا اس کا ردّ کیا ہے۔

اسلام نے رُوح کو حادث تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ :۔

وَيَسْـئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّيْ وَمَا اُوْتِيْتُمْ مِّنَ الْعِلْمِ اِلَّا قَلِيْلًا ○

(سورہ بنی اسرائیل : ۸۵)

یعنی۔ تجھ سے رُوح سے متعلق سوال کیا جاتا ہے۔ تو انہیں کہہ دے رُوح میرے ربّ العزت کے امر سے پیدا ہوئی ہے۔ قدیم سے نہیں ہے اور اس کے حادث ہونے کی دلیل اس کا محدود علم ہے۔ کیونکہ اگر یہ قدیم سے ہوتی تو اس کا علم بھی قدیمی ہوتا۔ محدود نہ ہوتا۔

ایک سکھ وِدوان سنگھ صاحب گیانی پرتاپ سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"گورو جی نے بتایا ہے کہ جیو۔ پرکرتی اور ایشور تینوں انادی نہیں بلکہ خدائے واحد ہی انادی ہے۔ وہ "آد سچ۔ جگاد سچ۔ ہے بھی سچ نانک ہوسی بھی سچ ہے۔ اور اس خدائے واحد کے حکم "دگن" سے سرشٹی بنی ہے۔"

(گورمت لیکچر صہ ۲۵)

اس سے واضح ہے کہ سکھ وِدوانوں کے نزدیک بھی شری گورو نانک جی آریہ سماج کی پیش کردہ تثلیث یا تصورِ الٰہی کے قائل نہ تھے۔ وہ رُوح اور مادہ کو حادث تسلیم کرتے تھے۔ یہی اسلامی نظریہ ہے۔

خدا تعالیٰ کسی کے گناہ معاف نہیں کرسکتا

آریہ سماج کے تصورِ الٰہی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ خدا تعالیٰ کسی بھی شخص کا کوئی چھوٹا یا بڑا گناہ معاف نہیں کرسکتا۔

جیساکہ مرقوم ہے کہ :-

سوال :- ایشور اپنے بھگتوں کے پاپ معاف کرتا ہے یا نہیں ؟

جواب :- نہیں۔ کیونکہ اگر وہ پاپ معاف کرے تو اس کا انصاف جاتا رہتا ہے۔ اور تمام انسان سخت پاپی ہو جائیں "

(ستیارتھ پرکاش سملاس دفعہ ۲۷)

گورو نانک جی کی تصورِ الٰہی میں اللہ تعالیٰ بخشنہار بھی ہے۔ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ اپنے گناہگار بندوں کی سچی توبہ قبول کرکے انہیں بخشش کی چادر میں ڈھانپ لیتا ہے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਰਾਮ ਨਾਮੁ ਧਨੁ ਨਿਰਮਲੋ ਜੇ ਦੇਵੈ ਦੇਵਣਹਾਰੁ ।
ਆਗੈ ਪੂਛ ਨ ਹੋਵਈ ਜਿਸੁ ਬੇਲੀ ਗੁਰੁ ਕਰਤਾਰੁ ।
ਆਪਿ ਛਡਾਏ ਛੁਟੀਐ ਆਪੇ ਬਖਸਣਹਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੩

یعنی۔ اللہ تعالیٰ پاک خزانہ ہے۔ جو بے داغ ہے۔ اگر وہ دینے والا خود دیدے۔ جس کا ولی وہ ہو جاتا ہے۔ پھر اسے آگے جاکر کوئی باز پُرس نہیں کی جاتی۔ اگر خدا تعالیٰ خود ہی بندے کو چھوڑ دے تو وہ رہائی حاصل کر سکتا ہے۔ وہ خود ہی بخشنہار ہے۔ یعنی وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔

ایک اَور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

ਸਾਹਿਬੁ ਰਿਦੈ ਵਸਾਇ ਨ ਪਛੋਤਾਵਹੀ ।
ਗੁਨਹਾਂ ਬਖਸਣਹਾਰੁ ਸਬਦੁ ਕਮਾਵਹੀ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੨

یعنی۔ اپنے خالق اور مالک کو دل میں جگہ دینے سے انسان کو کبھی بھی افسوس نہیں ہوتا۔ اگر انسان اپنے مرشدِ کامل کی نصیحت پر عمل کرے تو بخشنہار خدا تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ:-

ਜਾ ਆਇ ਤਾ ਤਿਨਹਿ ਪਠਾਇ
ਚਾਲੇ ਤਿਨੈ ਬੁਲਾਇ ਲਇਆ ।
ਜੋ ਕਿਛੁ ਕਰਣਾ ਸੋ ਕਰਿ ਰਹਿਆ
ਬਖਸਣਹਾਰੈ ਬਖਸਿ ਲਇਆ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੦੭

یعنی:- انسان دُنیا میں خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوُا آتا ہے۔ اور جب وہ واپس بُلا لیتا ہے تو چلا جاتا ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ وہ بخشنہار جسے چاہتا ہے اسے معاف بھی کر دیتا ہے۔

گورو نانک جی کے اِن خیالات کے پیشِ نظر گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ:-

ਲੇਖੈ ਕਤਹਿ ਨ ਛੂਟੀਐ ਖਿਨੁ ਖਿਨੁ ਭੂਲਨਹਾਰੁ ।
ਬਖਸਨਹਾਰ ਬਖਸਿ ਲੈ ਨਾਨਕ ਪਾਰਿ ਉਤਾਰਿ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੬੧

یعنی۔ اے مولا۔ اگر تو ہم سب سے حساب کتاب کا معاملہ کرے تو ہمارا کوئی ٹھکانا نہ ہوگا۔ کیونکہ ہم تو قدم قدم پر ٹھوکریں کھاتے اور غلطیاں کرتے ہیں۔ اس لئے اے بخشنہار۔ اے غفور و رحیم مولا تو اپنے فضل سے ہمیں

بغیر حساب کئے بخش دے اور پار لگا دے۔

گوروگرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کا سچی توبہ قبول کرنا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਹਰਿ ਦਯੁ ਨਿਮਾਣਿਆ ਤੂ ਮਾਣੁ ।
ਨਿਚੀਜਿਆ ਚੀਜ ਕਰੇ ਮੇਰਾ ਗੋਵਿੰਦੁ ਤੇਰੀ ਕੁਦਰਤਿ ਕਉ ਕੁਰਬਾਣੁ ।
ਜੈਸਾ ਬਾਲਕੁ ਭਾਇ ਸੁਭਾਈ ਲਖ ਅਪਰਾਧ ਕਮਾਵੈ ।
ਕਰਿ ਉਪਦੇਸੁ ਝਿੜਕੇ ਬਹੁ ਭਾਤੀ ਬਹੁੜਿ ਪਿਤਾ ਗਲਿ ਲਾਵੈ ।
ਪਿਛਲੇ ਅਉਗੁਣ ਬਖਸਿ ਲਏ ਪ੍ਰਭੁ ਆਗੈ ਮਾਰਗਿ ਪਾਵੈ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੨੪

یعنی - اللہ تعالیٰ کمزوروں کا زور ہے اور ناچیزوں کو خوبیوں کا مالک بنا دیتا ہے - مَیں تیری قدرت پر قربان ہوں جس طرح ایک بچّہ اپنی بے سمجھی کے باعث لاکھوں غلطیاں کرتا ہے اور اس کا باپ اسے مختلف طریقوں سے کبھی ناراض ہو کر اور کبھی پیار سے سمجھانے کی کوشش کرتا ہے - اسی طرح ہمارا رحیم و کریم اور غفور و رحیم خدا تعالیٰ بھی ہر اُس شخص کے سابقہ گناہ معاف کر دیتا ہے جو آئندہ کے لئے سُدھر جائے اور سیدھا راستہ اختیار کر لے۔

اسلام کے تصوّرِ الٰہی میں بھی اللہ تعالیٰ کو غفور رحیم اور توّاب الرحیم تسلیم کیا گیا ہے اور یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر سچّی توبہ کرنیوالے انسان کی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اس کے جُملہ گناہ معاف کر دیتا ہے چنانچہ اِس بارہ میں قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ :-

وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○ (سورة البقرہ ع ۲۷ پ ۲)

اَلَمْ يَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ هُوَ يَقْبَلُ التَّوْبَةَ عَنْ عِبَادِهٖ ..... وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○

(سورة التوبة ع ۱۳ پ ۱۱)

یعنی۔ اسلام کا پیشکردہ خدا تعالیٰ غفور رحیم ہے...... اور کیا انہیں اس بات کا علم نہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی توبہ قبول کر لیا کرتا ہے... اور بیشک اللہ تعالیٰ توبہ قبول کرنے والا (اور معاف کر دینے والا ہے)۔

ایک اور مقام پر قرآنِ شریف میں یہ امید افزاء پیغام دیا گیا ہے کہ :-

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(سورة الانعام ۱ ۵۴)

یعنی۔ تم میں سے اگر کوئی شخص اپنی جہالت اور کم علمی کی وجہ سے کوئی گناہ کر بیٹھے اور پھر اس کے بعد اس سے توبہ کر کے اپنی اصلاح کر لے تو اللہ تعالیٰ ایسے شخص کے پچھلے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دے گا۔ کیونکہ وہ بہت ہی بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

الغرض گورونانک جی کے تصوّرِ الٰہی میں یہ بات داخل تھی کہ اللہ تعالیٰ بخشنہار بھی ہے اور وہ صدق دل سے توبہ کرنے والے ہر

شخص کے بلا کسی امتیاز کے تمام چھوٹے بڑے گناہ معاف کر دیتا ہے۔
اِس کیلئے شرط یہی ہے کہ اس کے بعد پھر انسان گناہوں کا مرتکب نہ ہو
اور سیدھا راستہ اختیار کرلے۔
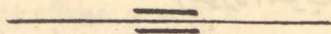
ویدانت مت کا تصوّرِ الٰہی اور گورو نانک جی

ہندوؤں کے بعض فرقوں میں دو۲ خداؤں کا تصوّر بھی پایا جاتا ہے چنانچہ ویدانت مت سے تعلق رکھنے والے ہندو دو۲ خدا مانتے ہیں جیسا کہ ایک سکھ وِدوان پروفیسر پریتم سنگھ جی رقمطراز ہیں کہ :-

" ویدانت نے دو۲ خدا تسلیم کئے ہیں۔ ایک ایشور اور دوسرا برہم ایشور پیدا کرنے والا ہے جو سرگُن ہے۔ اور دوسرا پاربرہم ہے جو نرگن ہے۔ سانکھ شاستر میں کپل نے دو۲ شکتیاں (طاقتیں) تسلیم کی ہیں۔ پرکرتی (ٹھوس مادہ) اور پورش۔ پرکرتی تو ایک ٹھوس اور جسمانی طاقت ہے جس کے ذریعہ جسمانی ارتقاء ہوتا ہے اور پورش ایک سرب ویاپی ہر جگہ موجود رُوح ہے جو ارتقائی طاقت کو تقویت دیتی ہے۔" (ترجمہ از سکھ ویچار دھارا ص۲۷)

جہاں تک سری گورو نانک جی کے تصوّرِ الٰہی کا تعلق ہے اس میں کسی بھی دوسرے خدا کا کوئی دخل نہیں ہے۔ گورو جی خدائے واحد کو ہی سب کچھ تسلیم کرتے تھے۔ ان کے نزدیک اِس عالمِ کائنات میں کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ خدائے واحد ہی خالقِ کل شئی ہے۔ اور وہی سب کا مالک ہے۔ اور اسی خدائے واحد نے ہی سب کی پرورش کے سامان کئے ہیں۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਗਹਿਰ ਗੰਭੀਰ ਸਾਗਰ ਰਤਨਾਗਰ ਅਵਰ ਨਹੀ ਅਨ ਪੂਜਾ ।
ਸਬਦੁ ਬੀਚਾਰਿ ਭਰਮ ਭਉ ਭੰਜਨੁ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਨਿਆ ਦੂਜਾ ।
ਮਨੂਆ ਮਾਰਿ ਨਿਰਮਲ ਪਦੁ ਚੀਨਿ੍ਆ ਹਰਿ ਰਸ ਰਤੇ ਅਧਿਕਾਈ ।
ਏਕਸੁ ਬਿਨੁ ਮੈ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਨਾਂ ਸਤਿਗੁਰਿ ਬੂਝਿ ਬੁਝਾਈ ।
ਅਗਮ ਅਗੋਚਰੁ ਅਨਾਥੁ ਅਜੋਨੀ ਗੁਰਮਤਿ ਏਕੋ ਜਾਨਿਆ ।
ਸਭਰ ਭਰੇ ਨਾਹੀ ਚਿਤੁ ਡੋਲੈ ਮਨ ਹੀ ਤੇ ਮਨੁ ਮਾਨਿਆ ।
ਗੁਰ ਪਰਸਾਦੀ ਅਕਥਉ ਕਥੀਐ ਕਹਉ ਕਹਾਵੈ ਸੋਈ ।
ਨਾਨਕ ਦੀਨ ਦਿਆਲ ਹਮਾਰੇ ਅਵਰੁ ਨ ਜਾਨਿਆ ਕੋਈ ।
[ਸਾਰੰਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੩੩

سری گورو نانک جی نے اپنے اِس شبد میں دُو خداؤں کے نظریہ
کا بیّن الفاظ میں ردّ کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں کہ خدا تعالیٰ ہیروں کی
کان ہے۔ اور بہت ہی گہرائی والا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی اَور قابلِ
پرستش نہیں ہے۔ اس کے کلام پر غور کرنے سے ہی مَیں نے جملہ توہمات
حزن و ملال دُور کرنے والے خدا کی شناخت کر لی ہے۔ اَب مَیں کسی
دوسرے کو جانتا اور پہچانتا بھی نہیں۔ دِل کو جیتنے سے مَیں نے اس
بے عیب کی شناخت کی ہے۔ اور مَیں اس کے رس سے اب بہت مسرور
ہوں۔ میرے گورو نے مجھے اَب سمجھا دیا ہے مَیں اس کے بغیر کسی اَور
کو نہیں جانتا۔ وہ وراء الورٰی ہے۔ اس کا کوئی مالک نہیں بلکہ وہ
سب کا مالک ہے۔ کسی جُون میں بھی وہ نہیں آتا۔ مَیں نے اپنے گورو
کی تعلیم کی بناء پر اُس خدائے واحد کی شناخت کر لی ہے۔ اب میرا

دل اس کی یاد سے بھر گیا ہے اور اِدھر اُدھر نہیں بھٹکتا۔ اب میرے دل کو دِل سے ہی تسلّی ہو گئی ہے۔ مَیں نے گوروجی کی مہربانی سے جو بات بیان نہیں کی جا سکتی تھی وہ بیان کر دی ہے۔ مَیں وہی کچھ کہتا ہوں جو وہ مجھ سے کہلانا چاہتا ہے۔" گورونانک جی فرماتے ہیں کہ ہمارا خدا رحیم و کریم ہے۔ اس کے علاوہ مَیں کسی اَور کو نہیں جانتا۔

ایک اَور مقام پر گوروجی نے "خدا" کا ذکر مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا ہے:-

ਅਉਗੁਣ ਵੀਸਰਿਆ ਗੁਣੀ ਘਰੁ ਕੀਆ ਰਾਮ ।
ਏਕੋ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਅਵਰੁ ਨ ਬੀਆ ਰਾਮ ।
ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਸੋਈ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ਮਨ ਹੀ ਤੇ ਮਨੁ ਮਾਨਿਆ ।
ਜਿਨਿ ਜਲ ਥਲ ਤ੍ਰਿਭਵਣ ਘਟੁ ਘਟੁ ਥਾਪਿਆ
ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਾਨਿਆ ।
ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਸਮਰਥ ਅਪਾਰਾ ਤ੍ਰਿਬਿਧਿ ਮੇਟਿ ਸਮਾਈ ।
ਨਾਨਕ ਅਵਗਣ ਗੁਣਹ ਸਮਾਣੇ ਐਸੀ ਗੁਰਮਤਿ ਪਾਈ ।
[ਤੁਖਾਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੧੧

یعنی جب اوگن بھول گئے تو گن آ گئے۔ خدائے واحد ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور کوئی دوسرا خدا نہیں۔ وہی خدائے واحد ہی حاضر و ناظر ہے اور کوئی دوسرا حاضر و ناظر نہیں۔ میرے دل کو دل سے یہ تسلّی ہو گئی ہے۔ جس خدائے واحد نے بحر و بر اور تمام لوگوں کی تخلیق کی ہے وہ خدا اپنے گورو کے ذریعہ مَیں نے پہچان لیا ہے۔ اس عالمِ کائنات کی علتِ فاعلی اور علتِ مادی وہی قادرِ مطلق ہے اور ہر قسم کی تثلیث مَیں نے

مٹا دی ہے۔ گورو نانک جی کہتے ہیں کہ مجھے گورو کی ایسی نصیحت حاصل ہوگئی ہے کہ میں نے نیکیوں کے ذریعہ بدیوں کو مٹا دیا ہے۔

گورو نانک جی مہاراج نے اپنے مقدس کلام میں اور بھی متعدد مقامات پر دو۲ خداؤں کے نظریّے کا ردّ کیا ہے اور اس عالِم کائنات کا خالق اور مالک خدائے واحد ہی بیان کیا ہے۔ گورو جی کے نزدیک خدائے واحد نے ہی بغیر کسی دوسرے کی امداد یا سہارے کے اپنی قدرت کاملہ سے اس عالِم کائنات کی تخلیق کی ہے اور وہی سب کا رازق ہے اس کے بغیر کوئی اور پیدا کرنے والا۔ پرورش کرنے والا یا مارنے والا نہیں ہے۔ وہی ایک سرگن بھی ہے اور وہی ایک نرگن بھی ہے۔ یہ اسی کی دو۲ صفات ہیں۔ جو لوگ دو۲ خداؤں کے قائل ہیں یا تثلیث کے عقیدت مند ہیں وہ گورو جی کے نزدیک غلطی خوردہ ہیں۔

ایک سکھ ودوان نے اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"ست گورو جی نے فرمایا ہے کہ ایشور اور پار برہم دو۲ خدا نہیں ہیں۔ نرنکار (یعنی غیر مجسم) خدا خود ہی نرگُن ہے اور خود ہی سرگُن ہے۔" (ترجمہ از سکھ وچار دھارا ص ۲۸)

گورو گرنتھ صاحب میں اِس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ :۔

ਨਿਰਗੁਨੁ ਆਪਿ ਸਰਗੁਨੁ ਭੀ ਓਹੀ ।
ਕਲਾਧਾਰਿ ਜਿਨਿ ਸਗਲੀ ਮੋਹੀ ।
ਅਪਨੇ ਚਰਿਤ ਪ੍ਰਭਿ ਆਪਿ ਬਨਾਏ ।
ਅਪੁਨੀ ਕੀਮਤਿ ਆਪੇ ਪਾਏ ।

ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਏਕੋ ਸੋਇ ।
ਓਤਿ ਪੋਤਿ ਰਵਿਆ ਰੂਪ ਰੰਗ ।
ਭਏ ਪ੍ਰਗਾਸ ਸਾਧ ਕੈ ਸੰਗ ।
ਰਚਿ ਰਚਨਾ ਅਪਨੀ ਕਲ ਧਾਰੀ ।
ਅਨਿਕ ਬਾਰ ਨਾਨਕ ਬਲਿਹਾਰੀ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੮੭

یعنی - اللہ تعالیٰ خود ہی نرگن ہے اور خود ہی سرگن ہے وہ دو نہیں ہیں - اسی خدائے واحد نے اپنی قدرت کا ظہور کر کے اس عالم کائنات کو موہ لیا ہے - اس نے اپنے کرشمے خود ہی کئے ہیں. کوئی دوسرا اس میں شریک نہیں ہے - اپنی ماہیّت وہ خود ہی جانتا ہے. کسی دوسرے کو اس کا قطعاً علم نہیں - وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور ہر ایک کے دل میں اس کا ٹھکانا ہے - سب شکلوں اور رنگوں میں اسی کا ظہور ہے اور مرشد کامل کی سنگت کے نتیجہ میں وہ ظاہر ہو جاتا ہے - عالم کائنات کی تخلیق کر کے اس مالک نے اپنی قدرت اس میں پھونک دی ہے - پانچویں گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ میں اس خدائے واحد پر دن میں کئی کئی مرتبہ قربان جاتا ہوں -

ایک اور مقام پر اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕੁ ਹੈ ਦੂਸਰ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
ਨਾਨਕ ਤਿਸੁ ਬਲਿਹਾਰਣੈ ਜਲਿ ਥਲਿ ਮਹੀਅਲਿ ਸੋਇ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੭੬

یعنی۔ خدائے واحد ہی اس جہان کی علتِ فاعلی اور علتِ مادی ہے اس کے بجیر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ پانچویں گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ میں اس پر قربان ہوں۔ بجر وبہ اور ان کے درمیان وہی ایک ہے کوئی دوسرا نہیں۔

سکھ مذہب میں پرکرتی اور پورش دو شکتیوں کو انادی یعنی ادبی ابدی تسلیم نہیں کیا گیا۔ جیسا کہ کپل جی کا نظریہ ہے۔ اس بارہ میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਜਬ ਆਪਨ ਆਪ ਆਪਿ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ।
ਤਬ ਮੋਹ ਕਹਾ ਕਿਸੁ ਹੋਵਤ ਭਰਮ ।
ਆਪਨ ਖੇਲੁ ਆਪਿ ਵਰਤੀਜਾ ।
ਨਾਨਕ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ਨ ਦੂਜਾ ।
……
ਜਬ ਨਿਰਗੁਨ ਪ੍ਰਭ ਸਹਜ ਸੁਭਾਇ ।
ਤਬ ਸਿਵ ਸਕਤਿ ਕਹਹ ਕਿਤੁ ਠਾਇ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੯੧

یعنی۔ جب اس جہان میں دورِ وحدت تھا اور خدا تعالیٰ کی وحدت ہی جلوہ گر تھی تب موہ اور بھرم کیسے ہوتا تھا۔ خدا تعالیٰ نے یہ اپنا کھیل آپ ہی شروع کیا ہے اس کے بغیر یا اس کے ساتھ کوئی اور دوسرا خالق نہیں ہے۔ اس کے آگے ان لوگوں پر جو شکتی کو بھی خدا تعالیٰ کے ساتھ شامل کرتے ہیں اور دو خداؤں کے نظریے کے قائل ہیں یہ سوال

کیا گیا ہے کہ جب نرگن (یعنی غیر مجسم اور ورا الورٰی) خدا اکیلا ہی جلوہ گر تھا۔ اور جب دورِ وحدت تھا۔ اس وقت یہ شکتی جسے تم خدا تعالےٰ کی شریک ٹھہراتے ہو کہاں تھی۔ گویا خدا تعالیٰ کو شکتی کا خالق بیان کیا گیا ہے۔

اِس سلسلہ میں ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਸਿਵ ਸਕਤਿ ਆਪਿ ਉਪਾਇ ਕੈ ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਹੁਕਮੁ ਵਰਤਾਏ ।
ਹੁਕਮੁ ਵਰਤਾਏ ਆਪਿ ਵੇਖੈ ਗੁਰਮੁਖਿ ਕਿਸੈ ਬੁਝਾਏ ।
ਤੋੜੇ ਬੰਧਨ ਹੋਵੈ ਮੁਕਤੁ ਸਬਦੁ ਮੰਨਿ ਵਸਾਏ ।
ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਿਸਨੋ ਆਪਿ ਕਰੇ ਸੁ ਹੋਵੈ ਏਕਸ ਸਿਉ ਲਿਵ ਲਾਏ ।
ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਆਪਿ ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਹੁਕਮੁ ਬੁਝਾਏ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੯੨੦

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے خود ہی شکتی کی تخلیق کی ہے۔ اور مادے کو بھی پیدا کیا ہے۔ اور ان پر حکمرانی بھی اسی کی ہے۔ خدا تعالیٰ کا امر جاری وساری ہے۔ ہر ایک پر اس کی نظر ہے۔ اور وہ مُرشدِ کامل کے ذریعہ خاص لوگوں پر ظاہر ہوتا ہے۔ جو شخص خدا تعالیٰ کے مقدّس کلام کو اپنے دِل میں جگہ دیتا ہے اس کے تمام بندھن کٹ جاتے ہیں اور وہ نجات حاصل کر لیتا ہے۔

جیسے خدا تعالیٰ گورو کے ذریعہ خود تزکیۂ نفس کر کے پاک وصاف کر دیتا ہے وہ حقیقی پاکیزگی کو حاصل کر لیتا ہے۔ اس کی توجہ اپنے خالق اور مالک خدا تعالیٰ کی طرف قائم ہو جاتی ہے۔ پانچویں گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ وہ خود اکیلا ہی خالق ہے اور خود ہی اپنے امر سے آگاہ کرتا ہے۔

ایک سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

" ایک اور بات جو گورو صاحب کے بیان کردہ تصوّرِ الٰہی میں ہے وہ ہندوؤں میں نہیں۔ صرف اسلامی عقیدہ سے ہی ملتی ہے وہ خدا تعالیٰ کا پورکھ روپ ہونا۔ نر ہونا۔ خدا تعالیٰ استری لنگ نہیں مدین نہیں۔ لیکن ہندو دھرم خدا تعالیٰ اور دیوی اور شکتی کی شکل (استری لنگ) میں بھی بیان کیا گیا ہے۔"

(ترجمہ از گورمت درشن صـ۱۷۲)

یاد رہے ہندوؤں کے بعض فرقوں میں پورش اور پرکرتی کا عقیدہ بھی پایا جاتا ہے۔ گورو نانک جی اس کے بھی قائل نہ تھے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان ڈاکٹر رتن سنگھ جی جگی بیان کرتے ہیں کہ :-

" گورونانک جی کو دویت (دو خداؤں کے نظریہ) پورش اور پرکرتی کا عقیدہ منظور نہ تھا۔ ان کا اللہ تعالیٰ پرکرتی سے بلند و بالا ہے۔ یہ ایک ایسی مہان طاقت کو واضح کر رہا ہے جسے گورو نانک جی نے سارنگ راگ میں

ਅਗਮ ਅਗੋਚਰੁ ਅਲਖ ਅਜੋਨੀ
ਗੁਰਮਤਿ ਏਕੋ ਜਾਣਿਆ

کہا ہے۔ اسلام مذہب بھی توحیدِ باری تعالیٰ کا قائل ہے۔"

(ترجمہ از ویچار دھارا صـ۳۰)

اسلام کے تصورِ الٰہی میں بھی کسی دوسرے خدا کے لئے کوئی جگہ نہیں۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ کو احد اسی بناء پر قرار دیا گیا ہے کہ اس کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ قرآنِ مجید میں دو خداؤں کے نظریے کا بھی بیّن الفاظ میں ردّ کیا گیا ہے جیسا کہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

وَقَالَ اللّٰهُ لَا تَتَّخِذُوْٓا اِلٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۚ اِنَّمَا هُوَ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ○

(سورۃ النحل : ۵۱)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ ہر قوم اور ملّت کے لوگوں کو یہی ہدایت کی ہے کہ تم دو خدا مت بناؤ۔ وہ معبودِ حقیقی واحد و یگانہ ہے پس تم مجھ سے ہی ہاں۔ ہاں مجھ سے ہی ہمیشہ ڈرتے رہو۔

اسلام نے جہاں دو خداؤں کا ردّ کیا ہے اور تمام بنی نوع انسان کو توحیدِ کامل کی تعلیم دی ہے وہاں یہ امر بھی واضح کر دیا ہے کہ اس عالمِ کائنات کا تمام نظام اِس بات کا متقضی ہے کہ اس کا نگران اور چلانے والا ایک ہی ہو۔ کیونکہ اگر وہ ایک سے زائد ہوں تو فساد برپا ہو جائے اور سارا نظام درہم برہم ہو جائے۔ اِس بارہ میں قرآنِ کریم کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ○

(سورۃ الانبیآء : ۲۲)

یعنی۔ ان دونوں (بلندیوں اور پستیوں) میں اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اور بھی خدا ہوتا تو ان میں فساد بپا ہو جاتا اور عالم کائنات کا سارا نظام درہم برہم ہو جاتا۔ پس اللہ تعالیٰ جو عرش کا بھی ربّ ہے تمام نقائص سے پاک ہے اور ان باتوں سے بلند و بالا ہے جو وہ کہتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اس تمام عالم کائنات کا نظام توحید پر ہی قائم ہے۔ خدا تعالیٰ کی توحید ہر چیز میں جلوہ گر ہے۔ کوئی شکل دوسری شکل سے نہیں ملتی۔ ہر فرد اپنی ذات صفات اور قد و قامت کے لحاظ سے منفرد ہے۔ ایک درخت کے دو پتے آپس میں نہیں ملتے اور ان کے صانع نے ان میں نمایاں فرق رکھا ہوا ہے جو انہیں ایک دوسرے سے الگ کر دیتا ہے اور ان کی انفرادیت کو واضح کر دیتا ہے۔ انسان کے اپنے ہاتھ کی پانچوں اُنگلیاں یکساں نہیں ہیں۔ اگر دو انسان ایک ہی شکل۔ ایک ہی رنگ ڈھنگ۔ ایک ہی قد و قامت اور ایک ہی مزاج کے ہوتے تو دُنیا میں فساد مچا رہتا۔ ایک کا فرض خواہ دوسرے کے گلے پڑ جاتا۔ اور ایک کے قتل کی بجائے دوسرا پکڑا جاتا کیونکہ اصل قاتل کی شناخت ہی ناممکن ہو جاتی اور تمام کا تمام معاشرہ درہم برہم ہو جاتا گویا کہ تمام دُنیا کا ہی نہیں بلکہ تمام عالم کائنات کا امن اور نظام توحید کے مرکزی نقطہ کے اردگرد چکر لگا رہا ہے اور توحید پر ہی قائم ہے۔ شرک کسی جگہ بھی پیدا ہو جائے وہ بدامنی کا باعث ہوگا۔

گورونانک جی نے اس بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਦੂਜਾ ਕਉਣੁ ਕਹਾ ਨਹੀ ਕੋਈ ।
ਸਭ ਮਹਿ ਏਕੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਸੋਈ ।

....

ਏਕੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਾਤਾ ।
ਦੂਜਾ ਮਾਰਿ ਸਬਦਿ ਪਛਾਤਾ ।
ਏਕੋ ਹੁਕਮੁ ਵਰਤੈ ਸਭ ਲੋਈ ।
ਏਕਸੁ ਤੇ ਸਭ ਓਪਤਿ ਹੋਈ ।
ਰਾਹ ਦੋਵੈ ਖਸਮੁ ਏਕੋ ਜਾਣੁ ।
ਗੁਰ ਕੈ ਸਬਦਿ ਹੁਕਮੁ ਪਛਾਣੁ ।
ਸਗਲ ਰੂਪ ਵਰਨ ਮਨ ਮਾਹੀ ।
ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਏਕੋ ਸਾਲਾਹੀ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੨੩

یعنی۔ مَیں دوسرا خدا کسے کہوں جب دوسری کوئی چیز ہی نہیں۔
یعنی ہر چیز توحید پر مبنی ہے۔ سب میں اس کی توحید ہی جلوہ گر ہے۔
گورو کے ذریعہ بے عیب خدائے واحد کی شناخت ہوتی ہے۔ کسی
دوسرے کی لگن کو مٹانے سے خدا کے کلام کی پہچان کی جا سکتی ہے۔ ایک
کا ہی امر تمام عالم کائنات پر حاوی ہے اور اسی ایک خدا تعالیٰ نے ہر
چیز کی تخلیق کی ہے۔

راستے دو ضرور ہیں لیکن ان کا مالک ایک ہی ہے۔ اور گورو کے
اپدیش سے ہی اس کے حکم کی شناخت کی جا سکتی ہے۔ گورو نانک جی
فرماتے ہیں کہ مَیں اس خالق اور مالک کی حمد و ثنا کر رہا ہوں جس کی

توحید تمام شکلوں۔ رنگوں اور دلوں میں جلوہ گر ہے۔

الغرض گورونانک جی نے اپنے اس شبد میں دوؔ خداؤں کے نظریئے کا ردّ کیا ہے اور فرمایا ہے کہ اِس عالم کائنات میں ایک ہی حاکم کا حکم چل رہا ہے اور اس نظام کی بنیاد توحید پر ہی قائم ہے البتہ نیکی اور بدی کے دوؔ راستے ضرور ہیں اور ہر چیز کے روشن اور اور تاریک دوؔ پہلو ہیں لیکن اس کے ساتھ ہی ہر چیز میں اس کی توحید جلوہ گر ہے کیونکہ اس میں دوسری چیز کے مقابلہ پر نمایاں فرق موجود ہے۔ اور "سگل روپ من ماہی" کے یہ معنے بھی ہو سکتے ہیں کہ ہر شکل و صورت میں اس کی توحید جلوہ گر ہے۔ کیونکہ وہ اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے ایک ہی ہے۔ کوئی دوؔ شکلیں یا دوؔ چیزیں آپس میں نہیں مِلتیں۔

اس کی تشریح گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور شبد سے بھی ہو جاتی ہے :-

ਮੇਰੈ ਪ੍ਰਭਿ ਸਾਚੈ ਇਕੁ ਖੇਲੁ ਰਚਾਇਆ ।
ਕੋਇ ਨ ਕਿਸ ਹੀ ਜੇਹਾ ਉਪਾਇਆ ।
ਆਪੇ ਫਰਕੁ ਕਰੇ ਵੇਖਿ ਵਿਗਸੈ
ਸਭਿ ਰਸ ਦੇਹੀ ਮਾਹਾ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੦੫੯

یعنی میرے سچّے خدا تعالیٰ نے دُنیا میں ایک کھیل رچایا ہے۔ اس نے کوئی جی کسی دوسرے جیسا پیدا نہیں کیا۔ اس نے خود ہی

ہر شکل اور ہر صورت میں فرق رکھا ہے۔ البتہ سارے مزے اس نے جسم میں رکھ دیئے ہیں اور شکلوں اور صورتوں کا یہ اختلاف اس عالمِ کائنات کی زینت کا موجب ہے۔

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਜਹ ਜਹ ਦੇਖਾ ਤੁਹ ਜੋਤਿ ਤੁਮਾਰੀ ਤੇਰਾ ਰੂਪੁ ਕਿਨੇਹਾ ।
ਇਕਤੁ ਰੂਪਿ ਫਿਰਹਿ ਪਰਛੰਨਾ ਕੋਇ ਨ ਕਿਸਹੀ ਜੇਹਾ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੬

اسلام نے خدائے واحد کی عبادت سے متعلق یہ تعلیم دی ہے کہ:۔

اِنَّمَآ اِلٰـهُكُمْ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○ (سورة الکهف: ۱۱۰)

یعنی: بے شک تمہارا معبودِ حقیقی ایک ہی ہے۔ پس جو شخص اپنے ربّ العزت سے ملنے کا خواہشمند اور امیدوار ہے اُسے چاہیئے کہ وہ نیک اور مناسبِ حال اعمال بجالائے اور اپنے خالق اور مالک کی عبادت میں کسی دوسرے کو ہرگز ہرگز شریک نہ کرے۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਹਿਕੋ ਸਾਹਿਬ ਹਿਕੋ ਹਦ ।
ਹਿਕੋ ਸੇਵੇ ਦੂਜਾ ਰਦ ।
ਦੂਜਾ ਕਾਹੇ ਸਿਵੀਐ ਜੋ ਜੰਮਹਿ ਤੇ ਮਰਿ ਜਾਇ ।

ਇਕੋ ਸਿਮਰੋ ਨਾਨਕਾ ਜੋ ਜਲ ਥਲ ਰਿਹਾ ਸਮਾਇ।

[ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਬੋਧ, ਪੰਨਾ ੧੯੩,

[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ, ਪੰਨਾ ੪੮੧

[ਨਾਨਕ ਪ੍ਰਕਾਸ਼, ਪੰਨਾ ੧੦੪੦, ਆਦਿ

جنم ساکھی سوڈھی مہربان میں مرقوم ہے کہ:-

"گورونانک جی نے فرمایا.... تو پیر سے کہہ دے کہ اگر وہ دونوں
کو ڈھونڈتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا واصل نہ ہوگا۔ خدائے واحد ہی ہے
اکیلا ہے۔ خدائے واحد کی عبادت کرو دوسرے کا رد کر دو۔ دوسرا
پیدا ہوتا ہے اور مرجاتا ہے۔ اور جو غیر فانی (خدا) ہے۔ اور
ہمیشہ ہمیش سے ہے۔ ایک جیسا ہے۔ اسی کی عبادت کیا کرو"

(جنم ساکھی سری گورونانک جی مہاراج ص ۴۸۹)

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر اِس بارہ میں یہ تعلیم دی گئی
ہے کہ:-

ਸਾਹਿਬੁ ਮੇਰਾ ਸਦਾ ਹੈ ਦਿਸੈ ਸਬਦੁ ਕਮਾਇ।
ਓਹੁ ਅਉਹਾਣੀ ਕਦੇ ਨਾਹਿ ਨ ਆਵੈ ਨਾ ਜਾਇ।
ਸਦਾ ਸਦਾ ਸੋ ਸੇਵੀਐ ਜੋ ਸਭ ਮਹਿ ਰਹੈ ਸਮਾਇ।
ਅਵਰੁ ਦੂਜਾ ਕਿਉ ਸੇਵੀਐ ਜੰਮੈ ਤੈ ਮਰਿ ਜਾਇ।
ਨਿਹਫਲੁ ਤਿਨ੍ਹ੍ਕਾ ਜੀਵਿਆ ਜਿ ਖਸਮੁ ਨ ਜਾਣਹਿ ਆਪਣਾ
ਅਵਰੀ ਕਉ ਚਿਤੁ ਲਾਇ।
ਨਾਨਕ ਏਵ ਨ ਜਾਪਈ ਕਰਤਾ ਕੇਤੀ ਦੇਇ ਸਜਾਇ।

[ਵਾਰ ਗੂਜਰੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੦੯

یعنی ہمیشہ خالق اور مالک حی و قیوم ہے۔ وہ اس کے کلام پر عمل کرنے کے نتیجہ میں ظاہر ہوتا ہے۔ وہ غیر فانی ہے اور جنم مرن سے بلند و بالا ہے۔ ہمیشہ ہمیش اس کی عبادت کرتے رہو جو سب میں موجود ہے اور کوئی بھی دوسرا جو پیدا ہوتا ہے اور پھر مر جاتا ہے عبادت کے لائق نہیں ہے۔ جو لوگ اپنے مالک اور خالق کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے ان کی زندگی رائگاں جاتی ہے۔ کیونکہ وہ اپنا دل دوسروں سے لگانے کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تیسرے گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں کہ ان کا خالق اور مالک انہیں کتنی سزا دے گا۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਏਕੋ ਜਪਿ ਏਕੋ ਸਾਲਾਹਿ ।
ਏਕੁ ਸਿਮਰਿ ਏਕੋ ਮਨ ਆਹਿ ।
ਏਕਸ ਕੇ ਗੁਨ ਗਾਉ ਅਨੰਤ ।
ਮਨਿ ਤਨਿ ਜਾਪਿ ਏਕ ਭਗਵੰਤ ।
ਏਕੋ ਏਕੁ ਏਕੁ ਹਰਿ ਆਪਿ ।
ਪੂਰਨ ਪੂਰਿ ਰਹਿਓ ਪ੍ਰਭੁ ਬਿਆਪਿ ।
ਅਨਿਕ ਬਿਸਥਾਰ ਏਕ ਤੇ ਭਏ ।
ਏਕ ਅਰਾਧਿ ਪਰਾਛਤ ਗਏ ।
ਮਨ ਤਨ ਅੰਤਰਿ ਏਕੁ ਪ੍ਰਭੁ ਰਾਤਾ ।
ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ਨਾਨਕ ਇਕੁ ਜਾਤਾ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੮੯

یعنی۔ ہمیشہ خدائے واحد کی ہی عبادت کیا کرو اور اسی کی حمد و ثنا

میں مشغول رہو اور اسی کا ذکر کرتے رہو۔ اور اسی کی محبّت اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ اس کی بے شمار خوبیاں بیان کرتے رہو۔ اپنے تن اور من سے اس کا ورد کرتے رہو۔ وہ خدائے واحد اکیلا ہے اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے۔ اور عالم کائنات کی ہر چیز اسی کے ذریعہ وجود میں آئی ہے۔ اس کا ذکر کرنے سے انسان کے جُملہ گناہ دُھل جاتے ہیں۔ میرا من اور تن اسی خدائے واحد کے رنگ میں رنگین ہیں۔ پانچویں گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ سچّے گورو کے ذریعہ ہی اس خدائے واحد کی شناخت ہو سکتی ہے۔
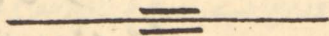
پارسیوں کا تصوّرِ الٰہی اور گورونانک جی

پارسیوں میں نیکی اور بدی کے ۲ دو الگ الگ خدا تسلیم کئے جاتے ہیں نیکی کے خدا تعالیٰ کو وہ یزداں کہتے ہیں اور بدی کے خدا کو اہرمن کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں مشہور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ کا یہ بیان ہے کہ :۔

"اہرمن۔ پارسی مذہب کے مطابق بدی کا دیوتا (خدا) اس کے برعکس نیکی کا دیوتا (خدا) یزداں ہے۔"

(مہان کوش صہ ۲)

گورونانک جی ۲ دو خداؤں کے قائل نہ تھے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

ਇਕਸੁ ਬਾਝਹੁ ਦੂਜਾ ਕੋ ਨਹੀ
ਕਿਸੁ ਅਗੈ ਕਰਹਿ ਪੁਕਾਰਾ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੧

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ ہم کس کے حضور پُکار کریں۔

گورو جی نے ایک اَور مقام پر فرمایا ہے کہ :۔

ਸਰਬੇ ਸਾਚਾ ਏਕੁ ਹੈ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
ਤਾ ਕੀ ਸੇਵਾ ਸੋ ਕਰੇ ਜਾ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰੇਇ ।
ਤੁਧੁ ਬਾਝੁ ਪਿਆਰੇ ਕੇਵ ਰਹਾ ।
ਸਾ ਵਡਿਆਈ ਦੇਹਿ ਜਿਤੁ ਨਾਮਿ ਤੇਰੇ ਲਾਗਿ ਰਹਾ ।
ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ਜਿਸੁ ਆਗੈ ਪਿਆਰੇ ਜਾਇ ਕਹਾ ।
[ਧਨਾਸਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੬੦

یعنی۔ تمام عالم کائنات میں صرف خدائے واحد ہی الحق ہے اور دوسرا کوئی نہیں ہے۔ وہی اس کی عبادت میں مشغول ہیں جن پر کہ ان کی نظرِ کرم ہے۔ اے میرے پیارے مَیں تیرے بغیر کیونکر رہوں۔ تُو مجھے ایسی بڑائی دے کہ مَیں تیرے ذکر میں ہی لگا رہوں۔ دوسرا اَور کوئی نہیں ہے جس کے پاس جا کر مَیں یہ عرض کر سکوں۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

ਏਕੋ ਏਕੁ ਕਹੈ ਸਭੁ ਕੋਈ ਹਉਮੈ ਗਰਬੁ ਵਿਆਪੈ ।
ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਏਕੁ ਪਛਾਣੈ ਇਉ ਘਰੁ ਮਹਲੁ ਸਿਞਾਪੈ ।
ਪ੍ਰਭੁ ਨੇੜੈ ਹਰਿ ਦੂਰਿ ਨ ਜਾਣਹੁ ਏਕੋ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਬਾਈ ।
ਏਕੰਕਾਰੁ ਅਵਰੁ ਨਹੀ ਦੂਜਾ ਨਾਨਕ ਏਕੁ ਸਮਾਈ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੩੦

یعنی۔ ہر کوئی کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے لیکن اس کے باوجود سبھی تکبّر میں مبتلا ہیں۔ جو شخص ظاہر و باطن میں خدائے واحد کو ہی جان لیتا ہے وہ اپنے مالک کے حضور شناخت کیا جاتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ نزدیک سے نزدیک تر ہے اسے دُور مت سمجھو۔ اور وہ ہر جگہ حاضر و

ناظر ہے۔ خدا تعالیٰ ایک ہی ہے کوئی دوسرا خدا نہیں ہے۔ گورو نانک جی خدائے واحد کے واصل ہو گئے ہیں۔

گورو نانک جی نے اور بھی متعدد مقامات پر دو خداؤں کی نفی کی ہے اور اِس بات کو بالصراحت بیان کیا ہے کہ اس عالم کائنات کا خالق اور مالک خدائے واحد ہی ہے اور اسی نے اپنی قدرتِ کاملہ سے اس تمام عالم کائنات کی تخلیق کی ہے۔

ایک اور مقام پر گورو نانک جی نے اِس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

ਅਲਖ ਨਿਰੰਜਨ ਸਿਉ ਮਨੁ ਮਾਨਿਆ
ਮਨਹੀ ਤੇ ਮਨੁ ਮੂਆ ।
ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਏਕੋ ਜਾਨਿਆ
ਨਾਨਕ ਅਵਰੁ ਨ ਦੂਆ ।
[ਭੈਰਉ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੫੭

یعنی۔ لم یلد و لم یولد بے عیب خدا تعالیٰ سے میرے دِل نے اطمینان حاصل کر لیا ہے اور اس طرح دِل کی مدد سے ہی دل کے بُرے خیالات دُور ہو گئے ہیں۔ گورو نانک جی کہتے ہیں، کہ ظاہر اور باطن خدائے واحد ہی ہے۔ اس کی ہمیں پہچان ہو گئی ہے اَب ہم کسی بھی دوسرے کو خدا ماننے کے لئے تیار نہیں ہو سکتے۔

ایک سکھ وِدوان پروفیسر شیر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ :۔

" زردشت کی مانند گورو نانک جی نے دو خدا تسلیم نہیں کئے تھے۔ ایک نیکی کا مالک اہرزمرد اور دوسرا بدی کا مالک اہرمن۔" (گورمت درشن صد ١٣٨)

دہریّت اور گورو نانک جی

دُنیا میں ایسے لوگ بھی بکثرت موجود ہیں جو سرے سے ہی اللہ تعالیٰ کے مُنکر ہیں۔ ان کے نزدیک خدا تعالیٰ کا تصوّر زمانۂ جاہلیت کی ہی ایک یادگار ہے۔ فی الحقیقت اِس دُنیا کا کوئی بھی خالق اور مالک نہیں ہے۔ اور نہ مرنے کے بعد ہی انسان اپنے پیدا کرنے والے کے حضور اپنے اعمال کا جواب دہ ہے۔ چنانچہ اِس بارہ میں چارواک یہ قول بہت مشہور ہے کہ :۔

"کوئی اگلی دُنیا نہیں ہے۔ کوئی خدا نہیں ہے۔ مرنے کے بعد سب کچھ ختم ہو جاتا ہے۔ کوئی جہنّم نہیں ہے اور نہ کوئی دوزخ ہے۔"

(مرن توں پچھوں مت)

گورو نانک جی نے دہریوں سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

ਦਹਿਰੀਏ ਗੁਮਰਾਹ ਜੋ ਜਾਣਨ ਨਾਹੀ ਅੱਲਾਹ ।
ਫਿਟਿਆ ਦੁਧ ਨਾ ਕੰਮ ਕਿਸ ਰੋਗਨ ਹਥ ਨ ਆਹ ।
ਜੈ ਜੈ ਵਹਿਰੂਆ ਤਿੜਕੀਏ ਸੜ ਸੁਕ ਮੁਢੋਂ ਜਾਇ ।
ਨਾਨਕ ਆਖੇ ਸੁਣ ਪੀਰ ਜੀ ਦਾਫ਼ ਸਚ ਗੁਮਰਾਹਿ ।

[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਲ, ਪੰਨਾ ੧੮੬

یعنی۔ دہریئے لوگ جو سرے سے ہی اللہ تعالیٰ کی ہستی کے مُنکر ہیں گمراہ ہیں۔ وہ پھٹا ہوُا دُودھ بلو رہے ہیں۔ انہیں اس طرح کبھی بھی مکھن

دستیاب نہ ہو سکے گا۔ اگر وہ دو سو سال تک بھی اسے بلوتے رہیں گے اور ایک نسل کے بعد دوسری نسل اسی کام میں لگی رہے گی تو کچھ بھی فائدہ نہ ہوگا۔ گورونانک جی فرماتے ہیں کہ بغیر الحق خدائے واحد پر ایمان لائے انسان گمراہ ہے۔

گورونانک جی نے خدا تعالیٰ کے مُنکرین سے متعلق اپنے مقدس کلام میں جن خیالات کا اظہار فرمایا ہے۔ وہ بالکل واضح ہیں۔ ان سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے مُنکرین نجات حاصل نہیں کر سکتے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

ਸਗਲੀ ਰੈਣਿ ਸੋਵਤ ਗਲਿ ਫਾਹੀ
ਦਿਨਸੁ ਜੰਜਾਲਿ ਗਵਾਇਆ ।
ਖਿਨੁ ਪਲੁ ਘੜੀ ਨਹੀ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਨਿਆ
ਜਿਨਿ ਇਹੁ ਜਗਤੁ ਉਪਾਇਆ ।
ਮਨ ਰੇ ਕਿਉ ਛੂਟਸਿ ਦੁਖੁ ਭਾਰੀ ।
ਕਿਆ ਲੇ ਆਵਸਿ ਕਿਆ ਲੇ ਜਾਵਹਿ
ਰਾਮ ਜਪਹੁ ਗੁਣਕਾਰੀ ।
ਊਂਧਉ ਕਵਲੁ ਮਨਮੁਖ ਮਤਿ ਹੋਛੀ
ਮਨਿ ਅੰਧੈ ਸਿਰਿ ਧੰਧਾ ।
ਕਾਲੁ ਬਿਕਾਲੁ ਸਦਾ ਸਿਰਿ ਤੇਰੈ
ਬਿਨੁ ਨਾਵੈ ਗਲਿ ਫੰਧਾ ।

....

ਖੋਇਓ ਮੂਲੁ ਲਾਭੁ ਕਹ ਪਾਵਸਿ
ਦੁਰਮਤਿ ਗਿਆਨ ਵਿਹੂਣੇ ।

ਗੁਰਮੁਖਿ ਜੀਵਹਿ ਰਾਮ ਰਸੁ ਚਾਖਿਆ
ਨਾਨਕ ਸਾਚਿ ਪਤੀਣੇ ।
[ਭੈਰਉ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੨੬

یعنی - جو لوگ ساری رات سو کر اور دن کام دھندوں میں مشغول رہ کر گزار دیتے ہیں اور ایک پل بھی اس خدا تعالیٰ کی شناخت میں نہیں لگاتے جس نے اس تمام عالم کائنات کی تخلیق کی ہے وہ نجات حاصل نہ کر سکیں گے بلکہ بڑے دُکھ اُٹھائیں گے۔ وہ کیا لے کر آئے تھے اور کیا اپنے ساتھ لے جائیں گے - اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہو وہی سُود مند ہے۔ منمکھ انسان کا دل اُلٹا ہے یعنی ٹیڑھا ہے اور اندھا ہے۔ دُنیاوی کاموں میں تو مشغول ہے۔ موت اس کے سر پر ہمیشہ سوار رہتی ہے اور بغیر خدا تعالیٰ کے اس کے گلے میں پھندا ہے . . . اس نے نفع تو کیا کمانا ہے اپنا مول بھی گنوا رہا ہے۔ اس کی عقل کھوٹی ہے وہ معرفت کو حاصل نہیں کر سکتی۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ ہم نے تو اپنے ربّ کے کلام پر غور و فکر کر کے شرابِ طہور پی لی ہے اور الحق سے پسیج گئے ہیں یعنی اپنے خالق اور مالک کے واصل ہو گئے ہیں۔

گورو جی نے ایک اور مقام پہ یہ فرمایا ہے کہ :-

ਰਾਮ ਨਾਮ ਬਿਰਥੇ ਜਗਿ ਜਨਮਾ ।
ਬਿਖੁ ਖਾਵੈ ਬਿਖੁ ਬੋਲੀ ਬੋਲੈ ਬਿਨੁ ਨਾਵੈ ਨਿਹਫਲੁ ਮਰਿ ਭ੍ਰਮਨਾ ।
[ਭੈਰਉ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੨੭

یعنی - خدا تعالیٰ کے انکار سے انسان کی پیدائش کی غرض ہی ختم ہو جاتی ہے۔ پھر انسان زہر ہی کھاتا ہے اور زہر ہی بولتا ہے اور وہ بھٹکتا ہی رہتا ہے فلاح حاصل نہیں کر سکتا۔ فلاح پانے کے لئے اپنے خالقِ حقیقی پر ایمان لانا اور اس کی شناخت کرنا بہت ضروری ہے۔

گورو نانک جی مہاراج کے نزدیک جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منکر ہیں وہ بیوقوفوں کے سردار ہیں جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

ਨਾ ਜਾਣਾ ਮੂਰਖੁ ਹੈ ਕੋਈ ਨਾ ਜਾਣਾ ਸਿਆਣਾ ।
ਸਦਾ ਸਾਹਿਬ ਕੈ ਰੰਗੇ ਰਾਤਾ ਅਨਦਿਨੁ ਨਾਮੁ ਵਖਾਣਾ ।
ਬਾਬਾ ਮੂਰਖੁ ਹਾ ਨਾਵੈ ਬਲਿ ਜਾਉ ।
ਤੂ ਕਰਤਾ ਤੂ ਦਾਨਾ ਬੀਨਾ ਤੇਰੈ ਨਾਮਿ ਤਰਾਉ ।
ਮੂਰਖੁ ਸਿਆਣਾ ਏਕੁ ਹੈ ਏਕ ਜੋਤਿ ਦੁਇ ਨਾਉ ।
ਮੂਰਖਾ ਸਿਰਿ ਮੂਰਖੁ ਹੈ ਜਿ ਮੰਨੇ ਨਾਹੀ ਨਾਉ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੧੫

یعنی - اپنے آپ سے میں کسی کو عقلمند اور نہ کسی کو بیوقوف تصوّر کرتا ہوں۔ میں ہمیشہ خدا تعالیٰ کی محبت میں سرشار ہو کر دن رات ذکرِ الٰہی میں مشغول رہتا ہوں۔ اے میرے بابا میں بیوقوف ہوں اور اپنے ربّ پر قربان ہوں۔ اے مولا تو خالق ہے تو ہی دانا اور بینا ہے تیرے ذکر سے ہی میں کنارے لگ سکتا ہوں۔ بیوقوف اور عقلمند ایک جیسے ہی ہیں۔ ان میں ایک ہی نور ہے۔ البتہ ان کے الگ دو نام ہیں۔ ہمارے نزدیک تو جو شخص اپنے خالق اور مالک خدا تعالیٰ کا منکر ہے۔

وہ بیوقوفوں کا بیوقوف ہے۔

گورو جی نے خدا تعالیٰ کے منکرین سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

ਕੂੜਿ ਮੁਠੀ ਠਗੀ ਠਗਵਾੜੀ।
ਜਿਉ ਵਾੜੀ ਓਜਾੜਿ ਉਜਾੜੀ।
ਨਾਮ ਬਿਨਾ ਕਿਛੁ ਸਾਦਿ ਨ ਲਾਗੈ
ਹਰਿ ਬਿਸਰਿਐ ਦੁਖੁ ਪਾਈ ਹੇ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੦੨੪

یعنی ۔جھوٹے کو فریبیوں نے لوٹ لیا ہے۔اس کا خدائی باغ بیابان کی طرح ویران ہو گیا ہے۔اللہ تعالیٰ کے انکار کے نتیجہ میں کچھ بھی میٹھا نہیں لگتا۔خدا تعالیٰ کو بھلا کر انسان بہت تکلیف اُٹھاتا ہے۔اس کا سب اطمینان اور سکون جاتا رہتا ہے۔

ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"ہم خدا تعالیٰ کو صرف تجربے۔دلیل اور پڑتال کے ذریعہ نہیں جان سکتے۔خدا تعالیٰ ایک ایسا مخفی خزانہ ہے جس کا حواس خمسہ کے ذریعہ کوئی ثبوت نہیں مل سکتا۔انسان کو اللہ تعالیٰ کی ہر وقت ضرورت ہے۔اور یہ ضرورت ہی اس کی ہستی کا ثبوت ہے۔

خدا تعالیٰ کو نہ ماننے سے تمام تہذیب کو خطرہ ہے۔کیونکہ تہذیب کا انحصار صرف محض مادی ترقی پر نہیں بلکہ اپنے نفس پر قابو اور تعاون پر مبنی ہے۔یہ تمام چیزیں اللہ تعالیٰ کے یقین سے پیدا ہوتی ہیں۔

موجودہ سائنس تبھی ہماری مدد کر سکتی ہے اگر ہم ہمیشہ خدا تعالیٰ کو مدِ نظر رکھیں۔ تمام سائنس کے پیچھے جو پوشیدہ راز ہے وہ وہی خدا تعالیٰ ہے جو ذرّہ سے چھوٹا اور تمام عالم کائنات سے بڑا ہے۔" (سکھ وچار دھارا صہ ۳)

قرآن شریف کا اِس بارہ میں یہ ارشاد ہے کہ:۔

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ : ۲۸)

فَوَيْلٌ لِّلْقٰسِيَةِ قُلُوْبُهُمْ مِّنْ ذِكْرِ اللّٰهِ اُولٰٓئِكَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○

(سورۃ الزمر : ۲۲)

یعنی۔ اے لوگو تم کس طرح اللہ تعالیٰ کا انکار کر سکتے ہو۔ حالانکہ تم بے جان تھے اس نے تمہیں زندہ کیا۔ پھر وہ تمہیں مارے گا۔ پھر زندہ کرے گا جس کے بعد تمہیں اس کے حضور لوٹایا جائے گا . . . . .
. . . . پس افسوس ان لوگوں پر جن کے دِل اللہ تعالیٰ کے ذکر سے سختی محسوس کرتے ہیں وہ کھلی کھلی گمراہی میں مُبتلا ہیں ۔

گورو نانک جی مہاراج نے ہستی باری تعالیٰ پر ایمان لانے کی تلقین کرتے ہوئے یہ بات بالصراحت بیان کی ہے کہ اگر خدا تعالیٰ کی ہستی سے انکار کر دیا تو پھر منشیا کے پاس اخلاق کے لئے کوئی معیار نہ ہوگا اور

نہ بُرے بھلے کی کوئی کسوٹی ہی ہوگی۔

چنانچہ اِس بارہ میں گوروجی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

ਕਾਮ ਕ੍ਰੋਧੁ ਬਿਖੁ ਬਜਰੁ ਭਾਰੁ ।
ਨਾਮ ਬਿਨਾ ਕੈਸੇ ਗੁਨ ਚਾਰੁ ।
[ਬਸੰਤ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੮੭

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ਭੂਲ ਚੂਕ ਤੇਰੈ ਦਰਬਾਰਿ ।
ਨਾਮ ਬਿਨਾ ਕੈਸੇ ਆਚਾਰ ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੩੩੦

الغرض گوروجی کے نزدیک دہریّت تمام بُرائیوں اور بد اخلاقیوں کا منبع اور ماخذ ہے اِس لئے اس سے ہمیشہ بچتے رہنا چاہیئے ؛
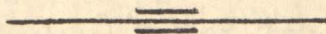
دوسرا حصّہ

اسلام کا تصوّرِ الٰہی اور گورونانک جی مہاراج

اسلام کا تصوّرِ الٰہی اور گورو نانک جی مہاراج

جہاں تک سری گورو نانک جی مہاراج کی پاکیزہ سیرت اور سوانحی حالات کا تعلق ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ گورو جی اسلام کی پیش کردہ توحید سے بہت متاثر تھے۔ اور آپ نے اپنے مقدس کلام میں جو تصوّرِ الٰہی پیش کیا ہے وہ دراصل اسلامی تصوّرِ الٰہی کا ہی گورمکھی چربہ ہے چنانچہ فارسی زبان کے مشہور و معروف مصنّف محسن فانی نے جو سکھوں کے چھٹے گورو ہر گوبند جی کے ہمعصر تھے۔ اور وہ ایک مرتبہ گورو صاحب موصوف سے ان کی ملاقات بھی ہوئی تھی۔ گورو جی کے بارہ میں یہ شہادت دی ہے کہ:۔

"نانک قائل توحید باری بود با موریکہ
منطوق شرع محمدیست"

(دبستان مذاہب ص۲۲۳)

یعنی:۔

"گورو نانک جی خدا تعالیٰ کی توحید کے قائل تھے (اور اس سے متعلق) شریعتِ محمدیّہ میں بیان کردہ نظریات کو مانتے تھے"

(ترجمہ از رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء)

ایک انگریز مصنّف سر جان میلکم نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"Nanak did not deny the mission of Muhammad. The Prophet was sent he said by God, to the world, to do good, and to disseminate the knowledge of One God through means of the koran."

[Sketch of the Sikhs, P. 160

یعنی - گورو نانک جی مہاراج نے اسلام کے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے مِشن کی مخالفت نہیں کی بلکہ اسی خدا تعالیٰ کو اپنایا جو قرآنِ شریف میں پیش کیا گیا ہے۔

ایک ہندو وِدوان ڈاکٹر تارا چند جی نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"It is clear that Nanak took the Prophet of Islam as his model, and his teaching was naturally deeply coloured by this fact."

[Influence of Islam on Indian Culture
[Page 169

یعنی - یہ امر بالکل واضح ہے کہ گورو نانک جی پر اسلام کا بہت گہرا اثر تھا - اور وہ اسلامی تعلیمات کے بہت دلدادہ تھے۔

گوردوارہ ٹریبونل کے ایک فاضل جج نے اپنے ایک فیصلہ میں گورو نانک جی سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

" بعض لوگوں کا خیال ہے (ملاحظہ ہو ہیوز صاحب کی ڈکشنری آف اسلام) کہ گورو نانک جی نے اپنے بعض مخصوص عقائد اسلام سے اخذ کئے

تھے۔ اور یہ یقینی بات ہے کہ انہوں نے خود کو اسلام کا مخالف ظاہر نہیں کیا۔" (اوا سی سکھ نہیں صـ۲۲)

مشہور ہندو مؤرخ لالہ گھنیا لال جی کا بیان ہے کہ جب گورونانک جی کا وصال ہوا تو اس وقت مسلمانوں نے آپ کی نعش اسلامی طریق پر دفن کرنے کا مطالبہ بدیں وجہ کیا تھا کہ ان کے نزدیک گورونانک جی کا کلام قرآن شریف اور احادیث نبویہ میں مذکورہ مضامین پر مشتمل تھا۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

" بعد وفات اس کی ہندوؤں اور مسلمانوں میں درباب جلانے یا دفن کرنے نعش اس کی سخت تنازعہ برپا ہوا۔ کیونکہ مسلمان اس کو جانتے تھے کہ یہ فقیر خدا پرست ہے۔ اقوال اس کے مطابق آیت قرآن و حدیث پیغمبر کے ہیں۔ جلا دینا ایسے معقول شخص کا سراسر بے ادبی ہے؎۔" (تاریخ پنجاب ایڈیشن اوّل صـ۱۱)

ایک اور ہندو ودوان رقمطراز ہیں کہ :۔

" گورو (نانک) مسلم بھاوناؤں سے بھی پریاپت پربھاوت پرتیت ہوتے ہیں۔" (ہمارا ہندی ساہت اور بھاشا پروار صـ۸۴)

یعنی :۔

" نانک کا مسلمانوں کی اور ادھک جھکاؤ تھا ۔۔۔۔ کہیں کہیں تو نانک قرآن ہی کے شبدوں کا اپیوگ کر بیٹھے تھے۔ جیسا کہ پرماتما

؎ یاد رہے کہ تاریخ پنجاب کے بعد کے ایڈیشنوں سے یہ عبارت حذف کر دی گئی ہے۔

کا دوسرا ساتھی نہیں ہے۔"

(ہمارا ہندی ساہت اور بھاشا پرواد ص۸۵)

ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ سید محمد لطیف صاحب نے گورونانک جی سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:-

"گورونانک جی حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کے مقدس مشن پر یقین رکھتے تھے ... آپ اس بات کے قائل تھے کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول تھے جو بنی نوع انسان کی ہدایت کے لئے مبعوث کئے گئے تھے۔"

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر نومبر ۱۹۵۶ء)

جماعتِ احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ایک خاصی لمبی تحقیق کے بعد[1] گورونانک جی سے متعلق یہ بیان فرمایا ہے کہ:-

"درحقیقت باوا صاحب جس خداتعالیٰ کی طرف اپنے اشعار میں لوگوں کو کھینچنا چاہتے ہیں اوس پاک خداتعالیٰ کا نہ ویدوں میں کچھ پتہ چلتا ہے اور نہ عیسائیوں کی انجیل محرف ومخرب میں بلکہ وہ کامل اور پاک خداتعالیٰ قرآنِ شریف کی مقدس آیات میں جلوہ نما ہے۔" (ست بچن ص۴۹)

---

[1] ایک مقام پر آپؑ نے اس تحقیق سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:-
"واضح ہو کہ ہمیں باوا نانک صاحب کے کلمات کا بخوبی علم ہے ہم نے قریباً تیس برس تک یہ شغل رکھا ہے۔" (ست بچن ص۲۵ حاشیہ)

ایک اور مقام پر آپؑ نے یہ فرمایا ہے کہ :۔

"گوروجی نے جا بجا وید کی مخالفت کی ہے۔ اور جہاں تک ان کی علمی حیثیت تھی انہوں نے دینِ اسلام کے عقائد کو پسند کیا۔۔۔۔

۔۔۔ نانک جی حسبِ تعلیم قرآن شریف خدا تعالیٰ کے مالک اور رب العٰلمین ہونے پر ایمان لے آئے تھے۔" (سُرمہ چشم آریہ صہ ۱۳۱)

ایک اور مقام پر حضورؑ نے فرمایا ہے کہ :۔

"باوا صاحب کا کلام ایسے شخص کا کلام معلوم ہوتا ہے جس کے دل پر درحقیقت خدا تعالیٰ کی محبت اور عشق نے غلبہ کیا ہؤا ہے۔ اور ہر ایک شعر توحید کی خوشبو سے بھرا ہؤا معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔ باوا صاحب کے کلام پر نگاہ کر کے یقین آجاتا ہے کہ اس شخص کا دل الفاظ کے خشک بیان کو طے کر کے نہایت گہرے دریائے محبتِ الٰہی میں غوطہ زن ہے۔"[1]

(ست بچن صہ ۱۱۸-۱۱۷)

---

[1] سیّدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گورو نانک جی کے کلام سے متعلق جو کچھ ارشاد فرمایا ہے وہ حضورؑ کی تیس سالہ تحقیقات کا خلاصہ ہے۔ حضورؑ فرماتے ہیں :۔

"اس وقت گرنتھ ہمارے پاس موجود ہے۔ اور نہ آج سے بلکہ تیس برس سے ہم باوا صاحب کے اصل عقائد کا پتہ لگانے کے لئے جہاں تک انسانی طاقت ہے خوض کر رہے ہیں۔"

(ست بچن صہ ۲۸)

یعنی :-

"ہم سچ سچ کہتے ہیں کہ جس قدر باوا نانک صاحب کے اشعار میں توحیدِ الٰہی کے بیان کرنے میں عمدہ عمدہ مضامین پائے جاتے ہیں اگر وہ موجودہ انجیلوں میں پائے جاتے تو ہمیں بڑی خوشی ہوتی۔"

(ست بچن صہ ۱۲۵)

حضورؑ نے ایک مقام پر اِس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

"تمام جہان کی کتابیں اکٹھی کرکے دیکھو باوا صاحب کے اشعار اور ان کے مُنہ کی باتیں بجز قرآنِ شریف کے اَور کسی کتاب کے ساتھ مطابقت نہیں کھائیں گی۔"

(ست بچن صہ ۱۰۲)

سِکھ ودوان بھی اِس امر کو تسلیم کرتے ہیں کہ گورو نانک جی نے توحید سے متعلق اسلامی نظریات کو اپنایا ہے۔ چنانچہ پروفیسر شیر سنگھ جی نے بیان کیا ہے کہ :-

" ایک اَور بات جو گورو جی کے بیان کردہ تصوّرِ الٰہی سے متعلق ہے وہ ہندوؤں میں نہیں ... صرف مسلمانوں کے عقیدہ کے مطابق ہے .... "حکم" اور "رضا" کا خیال بھی خواہ تمام سامی مذاہب میں مشترک ہے لیکن اسلام میں خاص طور پر پردھان ہے۔ "حکم" لفظ ہی قرآنِ شریف سے لیا گیا ہے۔ قرآنِ شریف میں بیان کردہ اَور کئی خیال بھی گورو صاحب نے اپنائے ہیں ..... اسلامی خیال کہ عالمِ کائنات کی تخلیق اللہ تعالیٰ کے حکم سے .... "کُن" کہتے

سے ہوئی ہے۔ گوربانی کی کئی سطروں میں جھلک مارتا نظر آرہا ہے۔"

(گورمت ورشن ص۱۴۴)

ایک اور سکھ ودوان سردار ہر چرن سنگھ جی نرمان ایم۔اے نے گورو جی سے متعلق یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ:۔

"مجھے اِس میں کوئی شک نہیں کہ گورو نانک صاحب حضور حضرت محمد صاحب (صلے اللہ علیہ وسلم) کو اپنا پورو ادھیکاری PREDESORS مانتے تھے۔" (چٹھی مورخہ ۹ر فروری ۱۹۶۸ء)

ایک اور سکھ ودوان پروفیسر کرتار سنگھ ایم۔اے نے بیان کیا ہے کہ گورو نانک جی خود بھی اس امر کے معترف تھے کہ وہ توحید کے مسئلہ میں اسلام کے زیادہ قریب ہیں۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ گورو جی نے بغداد کے مسلمانوں سے دوراں گفتگو میں یہ کہا تھا کہ:۔

"صرف اس لحاظ سے کہ میں اس خدائے واحد کا پرستار ہوں جس جیسا اور جس کا ثانی اور کوئی نہیں اور اس خدائے واحد کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک ٹھہرانے سے انکار کرنے کی وجہ سے میں مسلمان کہلانے والوں سے کہیں زیادہ اسلام کے خاص وحدانیت کے اصول کے نزدیک ہوں۔" (جیون کتھا گورو نانک جی ص۳۲۲)

ایک اور سکھ ودوان ڈاکٹر رتن سنگھ جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"خدا تعالیٰ واحد ہے۔ گورو نانک جی کو دویت اور پورش اور پرکرتی والا عقیدہ پروان نہیں ہے۔ ان کا خدا تعالیٰ پرکرتی (مادہ) سے بلند

اور بالا ہے ۔۔۔ مسلم دھرم بھی توحید کا پرستار ہے۔"

(سکھ ویچار دھارا صـ۳۸)

ایک سکھ وِدوان سردار گوربخش سنگھ جی ایڈیٹر رسالہ پریت لڑی نے کتاب رئیس رنجیت سنگھ کے حوالہ سے لکھا ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جی نے ایک مرتبہ ایک قلمی قرآنِ شریف کے نسخہ سے فقیر عزیز الدین صاحب کو کچھ حصّہ سُنانے کو کہا تو :۔

" فقیر صاحب نے سورۃ یوسف (باترجمہ) پڑھ کر سُنائی اور سُنکر مہاراجہ بولے۔ مگر فقیر صاحب گرنتھ صاحب میں بھی اسی طرح لکھا ہے "۔

(رسالہ پریت لڑی ستمبر ۱۹۶۸ء)

اِس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ مہاراجہ رنجیت سنگھ جی نے بھی اِس امر کی شہادت دی تھی کہ قرآنِ شریف اور گورو گرنتھ صاحب کی تعلیمات آپس میں ملتی جلتی ہیں ÷

ایک سکھ بزرگ بھائی صاحب بھائی اردمن سنگھ جی باگڑیاں نے بیان کیا ہے کہ :۔

" درحقیقت اگر دیکھا جائے تو اکال پورکھ کی توحید۔ مورتی پوجا اوتارواد۔ ورن آشرم۔ سنگت۔ پنگت۔ جماعت اپاشنا۔ (اجتماعی عبادت) اور پنتھک تنظیم وغیرہ بنیادی اصولوں میں سکھ مذہب اسلام کے نزدیک ہے "۔ (گورو آشا صـ۴۲)

ایک اور سکھ وِدوان سردار ہرچرن سنگھ نے لکھا ہے کہ :۔

"گورونانک جی کا ورثہ میں حاصل شدہ عالمگیر نظارہ دین پر مبنی ہے ...... خدا تعالیٰ کی ہستی سے متعلق ایشوری اویش کے علاوہ حکم الٰہی کی ویا پکتا اس عالمگیر نظارہ کا ایک اور ستون ہے .... خدا تعالیٰ کی ہستی اور خدائی اویش کو بامعنی بنانے والا یہی حکم ہے۔

گورونانک جی کے حکم سدھانت کا تعلق قرآن شریف میں مذکورہ الٰہی حکم سے ہے۔" (نواں ساہت دہلی جولائی ۱۹۶۸ء)

گورونانک جی مہاراج کے مول منتر میں تصوّرِ الٰہی

گورونانک جی کا تصوّرِ الٰہی ان کے بیان کردہ مول منتر سے جو گورو گرنتھ صاحب کی ابتداء میں درج ہے بخوبی عیاں ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ:-

੧ ੴ ਸਤਿਨਾਮੁ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰਵੈਰੁ
ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਅਜੂਨੀ ਸੈਭੰ ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ।*
[ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ, ਪੰਨਾ ੧

له بھائی موہن کی پوتھیوں میں جو گورو امرداس جی کے زمانہ میں ان کے ایماء پر لکھی گئی تسلیم کی جاتی ہیں یہ مول منتر اس طرح ہے:- (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۹۲ پر)

ایک سکھ ودوان پروفیسر پریتم سنگھ جی نے گوروجی کے بیان کردہ
اس مول منتر کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"گورونانک جی مول منتر میں فرماتے ہیں کہ..... خدائے واحد ہے۔ وہ ایک ہی حالت میں ہر جگہ ہے۔ اس کا نام حق ہے۔ وہ عالم کائنات کا خالق ہے اور خود ہر جگہ موجود ہے۔ یعنی حاضروناظر ہے۔ وہ ڈر یا خوف سے پاک ہے۔ اسے کسی سے دشمنی نہیں ہے۔ وہ خود غیر فانی ہے۔ وہ جونوں میں نہیں آتا۔ اس کا ظہور خود بخود ہوا ہے اور وہ سچے گورو کی مہربانی سے ملتا ہے۔"

(ترجمہ از سکھ وچار دھارا صفحہ ۲۷-۲۸)

ایک اور سکھ ودوان پرنسپل تیجا سنگھ جی نے اس مول منتر کی تشریح
میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"ایک اوانکار سے لے کر "گور پرساد" تک سکھ دھرم کا مول منتر ہے۔ اور اس میں وہ بنیادی باتیں بیان کی گئی ہیں جن پر سکھ دھرم کے تمام اصول مبنی ہیں..... اگر غور سے دیکھا جائے تو سکھ دھرم کے

ਬਾਬਾ ਨਾਨਕ ਬੇਦੀ ਬਾਦਸ਼ਾਹ ਦੀਨ ਦੁਨੀ ਦਾ ਟਿਕਾ

ੴ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ।
ਸਤਿ ਨਾਮ ਕਰਤਾ ਪੁਰਖ ਨਿਰਭਉ ਨਿਰੰਕਾਰ ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ
ਅਜੂਨੀ ਸੈਭਓ ਗੁਰ ਪੂਰੇ ਕੈ ਪ੍ਰਸਾਦਿ।

[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ, ਪੰਨਾ ੭੪੧

جو بڑے بڑے تمام اصول کہ تمام دیوی دیوتاؤں کو ترک کر کے خدائے واحد پر ایمان لانا۔ رُوح اور مادہ کو خدا تعالیٰ کی تخلیق تسلیم کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ کا اَوتاروں کی شکل میں پیدا ہونے اور پھر فوت ہونے سے انکار کرنا۔ نجات کے لئے گورو جی کی بخشش یا فضل کے متلاشی ہونا ان تمام باتوں کی بنیاد اس مول منتر میں موجود ہے۔"

(ترجمہ از جپ جی مترجم ص۳۵)

یعنی :-

" اس طرح تمام مول منتر ایک منگلا چرن بن جاتا ہے اور اس طرح اس کے معنے یہ ہوں گے کہ :-

" اس گورو کی کرپا سے (شروع کرتا ہوں) جس کی تعریف اک اوانکار سے لے کر سیبھنگ تک کی گئی ہے "

ان معنوں کی تصدیق اس بات سے بھی ہو جاتی ہے کہ سری گورو گرنتھ صاحب میں شبدوں سے قبل اسی مول منتر کے ابتدائی اور آخری الفاظ لے کر " اک اوانکار ست گور پرساد " لکھ کر منگلا چرن کیا گیا ہے۔ اسی طرح " تو پرساد " اور " بفضل اکال " کے الفاظ ہیں۔ اسلامی کتب میں بسم اللہ کا مطلب منگلا چرن والا ہی ہے۔ اور اس کے لغوی معنے اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ہیں۔ لیکن محاورہ میں یہ معنے لئے جاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں "

(جپ جی مترجم ص۴۴)

اِس سے یہ امر واضح ہے کہ بقول سکھ ودوانوں کے جس طرح قرآن شریف کی ابتداء بسم اللہ سے کی گئی ہے گورونانک جی نے بھی اس کی تقلید میں اپنے مقدس کلام کی ابتداء مول منتر سے کی ہے جو اپنے اندر بسم اللہ والا مفہوم ہی لئے ہوئے ہے۔ اور جس کے اصطلاحی معنے پرنسپل تیجا سنگھ جی کے نزدیک یہ ہیں کہ :-

" اس گورو کی کرپا سے شروع کرتا ہوں جس کی تعریف اک اونکار سے لے کر سیبھنگ تک کی گئی ہے "

ایک اور سکھ ودوان پروفیسر شیر سنگھ جی نے مول منتر سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

" جس طرح مسلمانوں کا یقین ہے کہ سورۃ فاتحہ کی تفسیر سارے قرآن میں پھیلی ہوئی ہے۔ یا یوں کہو کہ سارا قرآنِ شریف سورۃ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ اسی طرح سکھوں کا خیال بھی یہی ہے کہ مول منتر کی تشریح جپ جی ہے اور جپ جی کی تشریح گورو گرنتھ صاحب ہے۔ یعنی قرآنِ شریف کا خلاصہ سورۃ فاتحہ اور گورو گرنتھ صاحب کا خلاصہ مول منتر ہے "

(گورمت درشن صـ ۱۴۲)

گویا کہ مول منتر میں اسلام سے نظریاتی طور پر اشتراک بھی پایا جاتا ہے۔

جب ہم گورونانک جی کے اس مول منتر میں مذکورہ تصورِ الٰہی کے پیشِ نظر قرآنِ شریف پر غور کرتے ہیں تو یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ

گوروجی نے اس میں جو تصوّرِ الٰہی بیان کیا ہے وہ اسلامی تصوّرِ الٰہی کا ہی ایک گورموکھی چربہ ہے۔ چنانچہ اس میں پہلی بات گوروجی نے یہ بیان کی ہے کہ وہ

ایک اوانکار ੧ ਓਅੰਕਾਰ

ہے۔ اس کا دوسرا تلفظ "ایکنکار" ਇਕੰਕਾਰ بھی

ہے۔ چنانچہ گوروگرنتھ صاحب میں یہ لفظ دونوں طرح استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

(۱) ਓਅੰਕਾਰਿ ਸਭ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਉਪਾਈ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੦੬੧

یعنی - اوانکار خدا تعالیٰ نے ہی تمام عالم کائنات کی تخلیق کی ہے۔

اور دوسری جگہ مرقوم ہے کہ :-

(۲) ਇਕੰਕਾਰੁ ਅਵਰੁ ਨਹੀ ਦੂਜਾ ਨਾਨਕ ਏਕੁ ਸਮਾਈ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੩੦

یعنی - ایکنکار خدا تعالیٰ کے سوا کوئی دوسرا خالق نہیں ہے اور وہ ہر جگہ موجود ہے۔

سِکھ وِدوانوں نے "اک اوانکار" یا "ایکنکار" کے معنے یہ بیان کئے ہیں کہ وہ خدائے واحد جس کا پرکاش (جلوہ) لگاتار ہوتا رہتا ہے۔ یعنی جس کی تجلّی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گی۔ اس میں کبھی کوئی تعطل پیدا نہیں ہوتا۔

قرآنِ کریم میں تو اس سلسلہ میں یہاں تک بیان کیا گیا ہے کہ :-

"کلّ یومٍ ھو فی شان" (سورۃ الرحمٰن ع ۲ پ ۲۷)

یعنی - میرا خالق اور مالک خدائے واحد ہمیشہ نئی شان میں ظہور کرتا ہے اور ہمیشہ ہمیش کرتا رہے گا۔ اس میں کبھی کوئی تعطل پیدا نہیں ہوتا۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

ਸਾਹਿਬੁ ਮੇਰਾ ਨੀਤ ਨਵਾ ਸਦਾ ਸਦਾ ਦਾਤਾਰੁ

[ਧਨਾਸਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੬੦

یعنی - میرا خالق اور مالک ہمیشہ نئی شان میں ظہور کرتا ہے۔ اس میں کبھی کوئی تعطل پیدا نہیں ہوتا۔

بھارت کے قدیمی لٹریچر میں اوانکار کو اور بھی مختلف معنوں میں استعمال کیا گیا ہے اور اس سے ایک قسم کی تثلیث واضح ہوتی ہے۔ مگر گورو نانک جی نے خدائے واحد کے ساتھ کسی قسم کی تثلیث کو درست تسلیم نہیں کیا۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :-

" اوانکار کے لغوی معنے وہ جو اکار - مکار - ساکار یعنی پیدائش روزی اور موت کے فرشتوں کا مجموعہ ہے۔ گورو بابا نانک صاحب نے تثلیث سے انکار کرکے اور ایک کا ہندسہ لگا کر اسے وحدہٗ لا شریک مانا ہے۔ اس لئے دہانہ وہ خود ہے "

(نغمۂ عرفان حاشیہ صہ ۶)

ایک اور سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :-

"سنسکرت کے ودوانوں نے "ੳ" - "ਅ" - "ੲ" تین حروف کو برہم - وشنو - اور شو تسلیم کر کے "اونگ" کو تین دیو روپ بیان کیا ہے لیکن گورمت نے "اونگ" کی ابتداء ایک ہندسہ لکھ کر ثابت کیا ہے کہ خدا تعالیٰ واحد و یگانہ ہے (کوئی دوسرا یا تیسرا اس کا شریک نہیں ہے)"۔ (ترجمہ از مہان کوش صہ ۶۲)

گورو نانک جی نے مول منتر میں دوسری بات

ست نام ਸਤਿਨਾਮੁ

بیان کی ہے جس کے معنے "الحق" کے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب کے دوسرے مقام پر ست نام سے متعلق یہ مذکور ہے کہ :-

ਕਿਰਤਮ ਨਾਮ ਕਥੇ ਤੇਰੇ ਜਿਹਬਾ
ਸਤਿਨਾਮੁ ਤੇਰਾ ਪਰਾ ਪੂਰਬਲਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੮੩

یعنی :-

"میری زبان نے تیرے وہ نام جپے ہیں جو تیرے کیے کاموں کی وجہ سے مشہور ہیں (یعنی جن کا تیری صفات سے تعلق ہے) لیکن ست نام (الحق) تیرا ابتدائی نام ہے۔ جب تُو نے سرگن ہو کر خود کو ظاہر کیا تو تیرے بہت سے صفاتی نام مشہور ہو گئے۔ مگر یہ الحق

نام تو تیرا ابتدائی نام ہے"۔

(ترجمہ از شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صہ ۱۰۸۳)

مشہور سکھ ودوان پرنسپل تیجا سنگھ جی آنجہانی نے ست نام کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ:-

"رب کا نام ست (الحق) ہے یعنی وہ ہمیشہ سے غیر متغیّر اور غیر متبدّل ہے۔ وہ حقیقت یا سچائی جو کمی بیشی سے بالا ہے اور کبھی تبدیل نہیں ہوتی۔ یہی صفت اصل اور ابتدائی ہے۔ اس سے ہی باقی تمام صفات کاملہ کا ظہور ہوا ہے"۔ (ترجمہ از جپ جی مترجم صہ ۳۸)

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:-

"فَتَعَلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ" (سورۃ طٰہٰ ع ۶ پ ۱۶)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ بڑی شان والا بادشاہ ہے اور الحق ہے، یعنی وہ دائمی سچائی اور ازلی ابدی حقیقت ہے۔

گورو نانک جی نے خدا تعالیٰ کے غیر متغیّر اور غیر متبدّل ہونے کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:-

ਵਡਾ ਨ ਹੋਵੈ ਘਾਟਿ ਨ ਜਾਇ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧,

یعنی۔ اللہ تعالیٰ بڑا چھوٹا ہونے سے بلند و بالا ہے۔ اور یہی معنے غیر متغیّر اور غیر متبدّل کے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر اس کی تشریح میں یہ

بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਘਟੰਤ ਰੂਪੰ ਘਟੰਤ ਦੀਪੰ ਘਟੰਤ ਰਵਿ ਸਸੀਅਰ ਨਖ੍ਹਤ੍ਰ ਗਗਨੰ ।
ਘਟੰਤ ਬਸੁਧਾ ਗਿਰਿ ਤਰ ਸਿਖੰਡੰ ।
ਘਟੰਤ ਲਲਨਾ ਸੁਤ ਭ੍ਰਾਤ ਹੀਤੰ ।
ਘਟੰਤ ਕਨਿਕ ਮਾਨਿਕ ਮਾਇਆ ਸ੍ਵਰੂਪੰ ।
ਨਹ ਘਟੰਤ ਕੇਵਲ ਗੋਪਾਲ ਅਚੁਤ ।
[ਸਲੋਕ ਸਹਸਕ੍ਰਿਤੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੩੫੪

گورو گرنتھ صاحب کے اس شبد میں دُنیا کی ہر چیز کا دن بدن خسارہ میں جانا بیان کیا گیا ہے اور اس خسارہ سے بالا اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی تسلیم کی گئی ہے۔

سری دسم گرنتھ میں اللہ تعالیٰ کے غیر متغیّر اور غیر متبدل ہونے کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਜਿਮੀ ਜਮਾਨ ਕੇ ਬਿਖੈ ਸਮੱਸਤ ਇਕ ਜੋਤ ਹੈ ।
ਨ ਘਾਟ ਹੈ ਨ ਬਾਢ ਹੈ ਨ ਘਾਟ ਬਾਢ ਹੋਤ ਹੈ ।
ਨ ਹਾਨ ਹੈ ਨ ਬਾਨ ਹੈ ਸਮਾਨ ਰੂਪ ਜਾਨੀਐ ।
ਮਕੀਨ ਔ ਮਕਾਨ ਅਪ੍ਰਮਾਨ ਤੇਜ ਮਾਨੀਐ ।
ਨ ਦੇਹ ਹੈ ਨ ਗੇਹ ਹੈ ਨ ਜਾਤ ਹੈ ਨ ਪਾਤ ਹੈ ।
ਨ ਮੰਤ੍ਰ ਹੈ ਨ ਮਿਤ੍ਰ ਹੈ ਨ ਤਾਤ ਹੈ ਨ ਮਾਤ ਹੈ ।
ਨ ਅੰਗ ਹੈ ਨ ਰੰਗ ਹੈ ਨ ਸੰਗ ਹੈ ਨ ਸਾਥ ਹੈ ।
ਨ ਦੋਖ ਹੈ ਨ ਦਾਗ ਹੈ ਨ ਦ੍ਵੈਖ ਹੈ ਨ ਦੇਹ ਹੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੨੪

یعنی - خدائے واحد کی ذات بابرکات غیر مجسّم - غیر متغیّر اور غیر متبدّل

ہے۔

گورونانک جی نے مول منتر میں تیسری بات اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بیان کی ہے کہ وہ

کرتا پورکھ

گوربانی میں اس کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے کہ:-

ਇਕੋ ਕਰਤਾ ਜਿਨਿ ਜਗੁ ਕੀਆ ।

[ਬਸੰਤ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੮੮੮

یعنی :-

ਤੂੰ ਆਦਿ ਪੁਰਖੁ ਅਪਰੰਪਰੁ ਕਰਤਾ ਜੀ
ਤੁਧੁ ਜੇਵਡੁ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ।
ਤੂੰ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਸਦਾ ਸਦਾ ਤੂੰ ਏਕੋ ਜੀ
ਤੂੰ ਨਿਹਚਲੁ ਕਰਤਾ ਸੋਈ ।
ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਵਰਤੈ ਜੀ
ਤੂੰ ਆਪੇ ਕਰਹਿ ਸੁ ਹੋਈ ।
ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਭ ਉਪਾਈ ਜੀ
ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਸਿਰਜਿ ਸਭ ਗੋਈ ।
ਜਨੁ ਨਾਨਕੁ ਗੁਣ ਗਾਵੈ ਕਰਤੇ ਕੇ ਜੀ
ਜੋ ਸਭਸੈ ਕਾ ਜਾਣੋਈ ।

[ਆਸਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੧੧ ਤੇ ੩੪੮

پرنسپل تیجا سنگھ نے "کرتا پورکھ" کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی ہے کہ:-

" وہ تمام عالِم کائنات کی تخلیق کرنے والا ہے۔ اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے وہ اسی کی تخلیق ہے۔ گوروجی نے خدا کے لئے "پورکھ" لفظ استعمال کیا ہے تاکہ لوگ اسے سائنسدانوں اور فلاسفروں والی پھیلی ہوئی ایک طاقت ہی تسلیم نہ کریں۔ وہ قادرِ مطلق اور بالاارادہ زندہ شخصیت ہے جس کے نمونہ پر ہماری چھوٹی چھوٹی ہستیاں وجود میں آتی ہیں۔ اس لئے ہمیں بھی پورکھ کہتے ہیں"۔
(ترجمہ از جپ جی مترجم ص ۳۸)

گوربانی میں یہ بات بھی بیّن الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ خالق خدا تعالیٰ خود لامحدود ہے لیکن مخلوق محدود ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:-

ਤੂ ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਅਗਣਤੁ ਹੈ
ਸਭੁ ਜਗੁ ਵਿਚਿ ਗਣਤੈ ।
[ਵਾਰ ਗਉੜੀ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੩੧੪

یعنی۔ اے مولا تو خود لامحدود ہے۔ گنتی اور شمار سے باہر ہے۔ لیکن یہ عالِم کائنات محدود ہے۔

الغرض گورونانک جی نے اللہ تعالیٰ کے لئے "کرتا پورکھ" کے الفاظ استعمال کر کے یہ حقیقت واضح کی ہے کہ وہ "خالقِ کُل شیئ" ہے۔ اور اس نے ہر چیز کی تخلیق بغیر کسی مادہ کے اپنی قدرتِ کاملہ سے کی ہے اور وہی اس عالِم کائنات کی علتِ فاعلی اور علتِ مادی ہے۔
قرآن شریف میں مذکور ہے کہ:-

هُوَ اللّٰہُ الْخَالِقُ (سورۃ الحشر ع۳ پ۲۸)

یعنی۔ وہ اللہ تعالیٰ خالق ہے۔ اس نے

اَللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (سورۃ الزمر ع۶ پ۲۴)

کے مطابق ہر چیز کی تخلیق کی ہے۔

ایک سکھ ودوان گیانی شیر سنگھ جی نے کرتا پورکھ کی تشریح میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

" وہ کرتا قادر مطلق ہے جو چاہتا سو کرتا ہے۔

یعنی۔ اس نے بغیر کسی علتِ مادی کے تمام عالم کائنات کی تخلیق کی ہے۔ انسان اور خدا تعالیٰ کے خالق ہونے میں یہی فرق ہے کہ انسان بغیر علتِ آلاتی اور علتِ مادی کے کوئی چیز وجود میں نہیں لا سکتا۔ مگر اللہ تعالیٰ لا سکتا ہے۔ الغرض تمام عالم کائنات کا خالق وہ خود ہی ہے۔"

ਤੁਧ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
ਤੂੰ ਕਰਤਾਰ ਕਰਹਿ ਸੋ ਹੋਇ ।[1]

(ترجمہ از جپ جی مترجم ص۲۶)

گوروجی کے مول منتر میں چوتھی بات یہ مذکور ہے کہ وہ:

نربھو (ਨਿਰਭਉ)

ہے۔ یعنی۔ اسے کسی کا کوئی ڈر یا خوف نہیں ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا

---

[1] یعنی۔ اے اللہ تعالیٰ تیرے بغیر کوئی دوسرا حقیقی خالق نہیں ہے۔ تو جو چاہتا ہے اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کرتا ہے۔

ہے۔ اور اپنے کسی فعل کے۔ لئے بھی کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہے
کیونکہ ڈر اور خوف اسی کو ہوتا ہے جو اپنے افعال اور کردار کے لئے
کسی دوسرے کے سامنے جواب دہ ہو۔

گوروجی نے ایک اور مقام پر خدا تعالیٰ کے نربھو ہونے سے متعلق
یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

ਨਿਰਭਉ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ਸਚੁ ਨਾਮੁ ।
ਜਾਕਾ ਕੀਆ ਸਗਲ ਜਹਾਨੁ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੬੫

ایک اور مقام پر گوروجی کا یہ ارشاد ہے کہ :۔

ਨਿਰਭਉ ਨਿਰੰਕਾਰੁ ਨਿਰਵੈਰੁ ਪੂਰਨ ਜੋਤਿ ਸਮਾਈ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੬

یعنی۔ خدائے واحد نربھو ہے اسے کسی کا کوئی ڈر یا خوف نہیں
ہے۔

گوروجی نے اِس تعلق یہ بات بھی بیان کی ہے کہ :۔

ਭੈ ਵਿਚਿ ਨਿਰਭਉ ਪਾਇਆ ।
ਤਾ ਸਹਜੈ ਕੈ ਘਰਿ ਆਇਆ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੯

یعنی۔ جو لوگ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں وہ اس نربھو اللہ تعالے
کے واصل ہو جاتے ہیں اور نجات پا جاتے ہیں۔ یعنی پھر انہیں کسی دوسرے

کا کوئی ڈر یا خوف نہیں رہتا۔

قرآنِ شریف میں اس تعلق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یَشَآءُ۔ (سورۃ الحج ع پ۱۷)

اِنَّ اللّٰہَ یَفْعَلُ مَا یُرِیْدُ ۝ (سورۃ الحج ع پ۱۷)

یَخْلُقُ اللّٰہُ مَا یَشَآءُ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(سورۃ النور ع پ۱۸)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے کرتا ہے وہ اپنے کسی فعل کے لئے کسی کے سامنے جواب دہ نہیں ہے اور نہ اسے کسی قسم کے مشورے کی ضرورت پیش آتی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے اور کسی کا اسے کوئی ڈر یا خوف نہیں ہے۔

سری گورو نانک جی مہاراج نے اِس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

ਪੁਛਿ ਨ ਸਾਜੇ ਪੁਛਿ ਨ ਢਾਹੇ ਪੁਛਿ ਨ ਦੇਵੈ ਲੇਇ।
ਆਪਣੀ ਕੁਦਰਤਿ ਆਪਿ ਜਾਣੈ ਆਪੇ ਕਰਣੁ ਕਰੇਇ।
ਸਭਨਾ ਵੇਖੈ ਨਦਰਿ ਕਰਿ ਜੈ ਭਾਵੈ ਤੈ ਦੇਇ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੩

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کے پیدا کرنے یا فنا کرنے میں کسی سے مشورہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ وہ اپنی قدرت سے خوب آگاہ ہے۔ خود ہی اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور ہر چیز پر اسکی

نظر ہے۔ یعنی اس کی نگرانی ہر چیز پر ہے۔ اور وہ جو چاہتا ہے دیتا ہے۔
گوروجی کے اِس مول منتر میں پانچویں بات یہ مذکور ہے کہ اللہ تعالیٰ
کو کسی سے کوئی دشمنی یا عداوت نہیں ہے۔ وہ سب پر بار بار رحم
کرنے والا ہے اور کبھی بھی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرتا۔ چنانچہ گوروجی
فرماتے ہیں کہ وہ

نِرویر (ਨਿਰਵੈਰੁ)

ہے۔ اور نِرویر وہی کہلا سکتا ہے جسے کسی سے بھی کوئی عداوت یا
دشمنی نہ ہو بلکہ سب پر رحم کرنے والا ہو۔
گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر نِرویر کی تشریح میں یہ بیان
کیا گیا ہے کہ:۔

ਨਿਰਵੈਰ ਪੁਰਖ ਸਤਿਗੁਰ ਪ੍ਰਭ ਦਾਤੇ ।
ਹਮ ਅਪਰਾਧੀ ਤੁਮ੍ ਬਖਸਾਤੇ ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੧੪੧

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਜਪਿ ਮਨ ਨਿਰਭਉ ।
ਸਤਿ ਸਤਿ ਸਦਾ ਸਤਿ ।
ਨਿਰਵੈਰੁ ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ।
ਆਜੂਨੀ ਸੰਭਉ ।
ਮੇਰੇ ਮਨ ਅਨਦਿਨੁ ਧਿਆਇ
ਨਿਰੰਕਾਰ ਨਿਰਹਾਰੀ ।
[ਸਾਰੰਗ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੧੨੦੧

یعنی۔ اے مولا۔ تجھے کسی سے کوئی دشمنی نہیں ہے۔ تو سب کا داتا ہے۔ ہم گنہگار ہیں اور تو بخشنہار ہے۔ ہم دن رات نربھو خدا تعالےٰ کی عبادت کرتے ہیں۔ وہ غیر فانی اور غیر مجسّم ہے۔

سری دسم گرنتھ میں اِس بارہ میں مرقوم ہے کہ :۔

ਤੁਮ ਜਗ ਕੇ ਕਾਰਨ ਕਰਤਾਰਾ ।
ਘਟਿ ਘਟਿ ਕੀ ਮਿਤਿ ਜਾਨਨਹਾਰਾ ।
ਨਿਰੰਕਾਰ ਨਿਰਵੈਰ ਨਿਰਾਲਮ ।
ਸਭ ਹੀ ਕੇ ਮਨ ਕੀ ਤੁਮਹਿ ਮਾਲਮ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੨੨੬

یعنی۔ اے خدا تعالیٰ اس عالمِ کائنات کا خالق تو ہی ہے اور علیم بذات الصدور بھی ہے۔ تو غیر مجسّم ہے۔ تجھے کسی سے کوئی دشمنی یا عداوت نہیں ہے۔ تو ہر شخص کے دل کی باتوں کو جانتا ہے۔

اِس بارہ میں قرآنِ شریف کا ارشاد ہے کہ :۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝

(آل عمران ۱۲ پ ۴)

یعنی۔ بیشک اللہ تعالیٰ دلوں کے رازوں کو خوب جانتا ہے۔ اس سے کوئی امر پوشیدہ نہیں ہے۔

قرآنِ شریف کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

وَرَبُّكَ يَعْلَمُ مَا تُكِنُّ صُدُوْرُهُمْ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ۝

(القصص ۴ پ ۲۰)

یعنی۔ تیرا رب اس کو بھی جانتا ہے جسے وہ اپنے دلوں میں چھپاتے ہیں اور اسے بھی جسے وہ ظاہر کرتے ہیں۔

گورو جی نے اپنے مول منتر میں چھٹی بات یہ بیان کی ہے کہ وہ غیر فانی ہے۔ اس تعلق میں آپ نے خدا تعالیٰ کے بارہ میں

اکال مورت (ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ)

کے الفاظ بیان کئے ہیں جس کے معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ غیر فانی ہے اور لازوال ہے۔ اس پر موت کبھی بھی وارد نہیں ہو سکتی۔

گورو گرنتھ صاحب میں اکال مورت کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے کہ :۔

ਅਕਾਲ ਮੂਰਤਿ ਜਿਸ ਕਦੇ ਨਾਹੀ ਖਉ ।
ਅਬਿਨਾਸੀ ਅਬਿਗਤ ਅਗੋਚਰ ਸਭੁ ਕਿਛੁ ਤੁਝ ਹੀ ਹੈ ਲਗਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੮੨

یعنی۔ اللہ تعالیٰ موت سے بالا ہے اور وراء الوریٰ ہے۔ اس پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔

گورو نانک جی مہاراج نے خود ہی اِس بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਤੂ ਅਕਾਲ ਪੁਰਖੁ ਨਾਹੀ ਸਿਰਿ ਕਾਲਾ ।
ਤੂ ਪੁਰਖੁ ਅਲੇਖ ਅਗੰਮ ਨਿਰਾਲਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੮

یعنی۔ اے اللہ تو غیر فانی ہے تجھ پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو

سکتی۔ تُو وراء الورٰی ہے۔

سری دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ :-

ਔਰ ਸਕਾਲ ਸਭੈ ਬਸਿ ਕਾਲ ਕੈ
ਏਕ ਹੀ ਕਾਲ ਅਕਾਲ ਸਦਾ ਹੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੪੦

اِس بارہ میں قرآنِ شریف کا یہ ارشاد ہے کہ :-

وَ تَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوْتُ

(سورۃ الفرقان ع ۵ پ ۱۹)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ الحی ہے۔ اس پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو سکتی بلکہ موت و حیات اسی کے تابع ہے۔

قرآنِ شریف کے ایک اَور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَ يُمِيْتُ

(سورۃ الاعراف ع ۲۰ پ ۹)

یعنی۔ موت و حیات واحد و یگانہ اللہ تعالیٰ کے ہی تابع ہے۔

گورو نانک جی نے اِس بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ :-

ਤੁਝ ਹੀ ਕੀਆ ਜੰਮਣ ਮਰਣਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੨

یعنی۔ اے مولا موت و حیات بھی تیرے ذریعہ ہی ظہور میں آئی ہے۔

سکھ ودوانوں نے اکال کے معنے یہ بھی بیان کئے ہیں کہ جس پر وقت اور زمانہ اثر انداز نہ ہو۔ اور وہ غیر متغیر اور غیر متبدّل ہے۔ چنانچہ پرنسپل تیجا سنگھ جی آنجہانی نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" اس کی ہستی موت سے بالا ہے۔ یعنی وہ بچپن۔ جوانی اور بڑھاپے سے پاک ہے اور کبھی بھی نہیں مرتا "

(ترجمہ از جپ جی مترجم صـ۳۹)

گوروگرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر خدا تعالیٰ سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ :۔

ਦਾਨਾ ਦਾਤਾ ਸੀਲਵੰਤੁ ਨਿਰਮਲੁ ਰੂਪੁ ਅਪਾਰੁ ।
ਸਖਾ ਸਹਾਈ ਅਤਿ ਵਡਾ ਊਚਾ ਵਡਾ ਅਪਾਰੁ ।
ਬਾਲਕੁ ਬਿਰਧਿ ਨ ਜਾਣੀਐ ਨਿਹਚਲੁ ਤਿਸੁ ਦਰਵਾਰੁ ।
ਜੋ ਮੰਗੀਐ ਸੋਈ ਪਾਈਐ ਨਿਧਾਰਾ ਆਧਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੭

پروفیسر شیر سنگھ جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" اکال پورکھ (غیر فانی خدا تعالیٰ) وقت اور زمانے کی انسان کی بنائی ہوئی تقسیم سے بلند اور بالا ہے "

(ترجمہ از گورمت درشن صـ۱۴۲)

ایک اور سکھ ودوان گیانی نہال سنگھ جی عفیف ایم۔اے نے "ست نام" کے معنے یہ بیان کئے ہیں کہ :۔

اثر زماں سے نہیں ماوراء وہ ✤ مرگ و پیدائش سے بھی ہے دور وہ
(نغمۂ عرفان صـ۶)

قرآن شریف کا ارشاد ہے :-

اَللّٰہُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ

(سورۃ البقرۃ ع ۳۴ پ ۳)

یعنی - اللہ تعالیٰ کے سواء پرستش کے قابل اَور کوئی بھی نہیں - وہ کامل حیات والا اور قائم بالذّات ہے - قیّوم کے معنے یہی ہیں کہ جو قائم بالذّات ہو - اور جس میں کبھی بھی کسی قسم کا کوئی تغیّر نہ آ سکے یعنی جس کی ہستی غیر متبدّل اور غیر متغیّر ہو -

اسلام نے اللہ تعالیٰ کو غیر مجسّم - غیر متغیّر اور غیر متبدّل تسلیم کیا ہے جس کے معنے سوائے اس کے اَور کچھ بھی نہیں ہو سکتے کہ وہ بچپن - جوانی بڑھاپے اور موت کی آلائشوں سے پاک ہے اور قدّوس ہے - کیونکہ قدّوس وہی ہستی ہے جو ہر قسم کی کمزوریوں اور آلائشوں سے پاک ہو - چنانچہ قرآن کریم میں مرقوم ہے کہ :-

فَسُبْحٰنَ الَّذِیْ بِیَدِہٖ مَلَکُوْتُ کُلِّ شَیْءٍ وَّاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (سورۃ یٰسٓ ع ۵ پ ۲۳)

یعنی - اللہ تعالیٰ ہر قسم کی آلائشوں اور کمزوریوں سے پاک ہے اور ہر چیز اسی کی ملکیّت ہے اور اسی کی طرف سب لوٹائے جاتے ہیں -

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਨਾ ਓਹੁ ਬਢੈ ਨ ਘਟਤਾ ਜਾਇ ।
ਅਕੁਲ ਨਿਰੰਜਨ ਏਕੈ ਭਾਇ ।

[ਗਉੜੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੩੪੩

اِس سے اِس امر کی وضاحت ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات زمانہ کے اثرات سے بالا ہے۔

گورو جی نے اپنے مول منتر میں ساتویں بات یہ بیان کی ہے کہ اللہ تعالےٰ کبھی بھی کسی جون میں نہیں آتا۔ یعنی وہ کسی درخت، چرند، پرند یا انسان کی شکل میں پیدا ہونے سے پاک ہے۔ اس کے لئے گورو جی نے

اجونی (ਅਜੂਨੀ)

کا لفظ استعمال کیا ہے جس کے معنے یہی ہیں کہ وہ کسی بھی جون میں آنے سے پاک ہے۔

گورو نانک جی نے خود ہی اجونی کی تشریح مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے کہ :-

ਅਲਖ ਅਪਾਰ ਅਗੰਮ ਅਗੋਚਰਿ ਨਾ ਤਿਸੁ ਕਾਲੁ ਨ ਕਰਮਾ ।
ਜਾਤਿ ਅਜਾਤਿ ਅਜੋਨੀ ਸੰਭਉ ਨਾ ਤਿਸੁ ਭਾਉ ਨ ਭਰਮਾ ।

ਨਾ ਤਿਸੁ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਬੰਧਪ ਨਾ ਤਿਸੁ ਕਾਮੁ ਨ ਨਾਰੀ ।
ਅਕੁਲ ਨਿਰੰਜਨ ਅਪਰ ਪਰੰਪਰੁ ਸਗਲੀ ਜੋਤਿ ਤੁਮਾਰੀ

[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੭

گورو جی نے اِس تعلق میں ایک اَور جگہ یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਇਕਮ ਏਕੰਕਾਰੁ ਨਿਰਾਲਾ ।
ਅਮਰੁ ਅਜੋਨੀ ਜਾਤਿ ਨ ਜਾਲਾ ।
ਅਗਮ ਅਗੋਚਰੁ ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖਿਆ ।
ਖੋਜਤ ਖੋਜਤ ਘਟਿ ਘਟਿ ਦੇਖਿਆ ।

[ਬਿਲਾਵਲ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੩੮

یعنی۔ خدائے واحد نرالا ہے۔ وہ غیر فانی ہے کسی جون میں نہیں آتا۔ اور اس کی کوئی ذات وغیرہ بھی نہیں ہے۔ وہ وراء الوریٰ ہے اس تک کسی کی پہنچ نہیں۔ وہ غیر مجسّم اور لامحدود ہے۔ جب اس کی تلاش کی گئی تو وہ ہر ایک کے اندر موجود پایا۔

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کے اجونی ہونے کا اعلان مندرجہ ذیل الفاظ میں کیا گیا ہے کہ:۔

ਤੂ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪਰਮੇਸਰੁ ਜੋਨਿ ਨ ਆਵਹੀ ।
ਤੂ ਹੁਕਮੀ ਸਾਜਹਿ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਸਾਜਿ ਸਮਾਵਹੀ ।
ਤੇਰਾ ਰੂਪੁ ਨ ਜਾਈ ਲਖਿਆ ਕਿਉ ਤੁਝਹਿ ਧਿਆਵਹੀ ।
ਤੂ ਸਭ ਮਹਿ ਵਰਤਹਿ ਆਪਿ ਕੁਦਰਤਿ ਦੇਖਾਵਹੀ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੯

یعنی۔ اے میرے مولا۔ تو کسی بھی جون میں پیدا نہیں ہوتا بلکہ تو سب کچھ اپنے امر سے پیدا کرتا ہے اور پھر اپنے امر سے سب پر موت وارد کرتا ہے۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

ਜੋ ਨ ਜਗਤ ਮੈ ਕਬਹੂੰ ਆਯਾ ।
ਤਾ ਤੇ ਸਭੋ ਅਜੋਨਿ ਬਤਾਯਾ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੬੧

یعنی۔ خدا تعالیٰ کبھی بھی دُنیا میں پیدا نہیں ہوتا۔ اسی وجہ سے اسے سبھی اجونی کہتے ہیں۔

سکھ وِدوانوں نے اجونی کے معنے یہی بیان کئے ہیں کہ وہ پیدا ہونے سے پاک ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اجونی خدا تعالیٰ کے بارہ میں یہ مذکور ہے کہ:-

ਅਮੋਘ ਦਰਸਨ ਆਜੂਨੀ ਸੰਭਉ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੮੨

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:-

ਅਬਿਨਾਸੀ ਅਬਲੁ ਅਜੋਨੀ ਸੰਭਉ ਪੁਰਖੋਤਮੁ ਅਪਾਰ ਪਰਿ ।
ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਸਮਰਥੁ ਸਦਾ ਸੋਈ ਸਰਬ ਜੀਅ ਮਨਿ ਧਾਇਉ ।
[ਸਵਈਏ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੧੪੦੫

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ تعلیم دی گئی ہے کہ:-

لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ

(سورۃ الاخلاص پ۳۰)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کو نہ تو کسی نے جنا ہے اور نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور وہی حقیقی معنوں میں اجونی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:-

ਸੰਕਟਿ ਨਹੀ ਪਰੈ ਜੋਨਿ ਨਹੀ ਆਵੈ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨ ਜਾ ਕੋ ਰੇ ।
ਕਬੀਰ ਕੋ ਸੁਆਮੀ ਐਸੋ ਠਾਕੁਰੁ ਜਾ ਕੈ ਮਾਈ ਨ ਬਾਪੋ ਰੇ ।
[ਗਉੜੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੩੩੯

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کسی مشکل اور مصیبت میں نہیں پڑتا اور نہ وہ جون میں ہی آتا ہے۔ کبیر کا سوامی وہ ٹھاکر ہے جس کا کوئی بھی ماں باپ نہیں ہے۔ یعنی وہ لَمْ یَلِدْ وَلَمْ یُوْلَدْ ہے۔

گورو نانک جی نے اپنے مول منتر میں آٹھویں بات یہ بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ

(ਸੈਭੰ)   سیبھنگ

ہے جس کے معنے سکھ ودوانوں کے نزدیک یہ ہیں کہ جو کسی کے ذریعہ وجود میں نہیں آیا بلکہ خود دوسروں کو پیدا کرنے والا ہے اور خود بخود ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں سیبھنگ کی تشریح میں یہ کہا گیا ہے کہ :-

ਸਚੁ ਸਿਰੰਦਾ ਸਚਾ ਜਾਣੀਐ ਸਚੜਾ ਪਰਵਦਗਾਰੋ ।
ਜਿਨਿ ਆਪੀਨੈ ਆਪੁ ਸਾਜਿਆ ਸਚੜਾ ਅਲਖ ਅਪਾਰੋ ।
[ਵਡਹੰਸ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੮੦

یعنی۔ جو خود بخود ہے اور وراءالوریٰ ہے۔ وہ ہمارا پروردگار ہے۔ ایک اور مقام پر گورو نانک جی مہاراج نے خدا تعالیٰ کے خود بخود ہونے سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਆਪੀਨੈ੍ ਆਪੁ ਸਾਜਿਓ ਆਪੀਨੈ੍ ਰਚਿਓ ਨਾਉ ।
ਦੁਯੀ ਕੁਦਰਤਿ ਸਾਜੀਐ ਕਰਿ ਆਸਣੁ ਡਿਠੋ ਚਾਉ ।
ਦਾਤਾ ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਤੂੰ ਤੁਸਿ ਦੇਵਹਿ ਕਰਹਿ ਪਸਾਉ ।
ਤੂੰ ਜਾਣੋਈ ਸਭਸੈ ਦੇ ਲੈਸਹਿ ਜਿੰਦੁ ਕਵਾਉ ।
ਕਰਿ ਆਸਣੁ ਡਿਠੋ ਚਾਉ ।

[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੬੩

یعنی۔ اللہ تعالیٰ خود بخود ہے وہ کسی دوسرے کے ذریعہ وجود میں نہیں آیا۔ وہ سب کا خالق اور مالک ہے۔ اس کی تخلیق کسی نے نہیں کی۔ وہ ازلی اور ابدی حقیقت ہے۔ اس میں کوئی نقص یا عیب نہیں ہے اور ہر چیز کا اسے بخوبی علم ہے۔ اور اس کی قدرت اسی سے وابستہ ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ:۔

ਥਾਪਿਆ ਨ ਜਾਇ ਕੀਤਾ ਨ ਹੋਇ ।
ਆਪੇ ਆਪਿ ਨਿਰੰਜਨ ਸੋਇ ।

(ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੨

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کسی دوسرے کے ذریعہ وجود میں نہیں آیا۔ وہ خود بخود ہے۔ اسی لئے ہم اسے نرنجن کہتے ہیں۔

قرآنِ مجید میں اس بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ؕ
وَيَوْمَ يَقُوْلُ كُنْ فَيَكُوْنُ۔

(سورة الانعام ۸ ۔ پ۷)

یعنی۔ (اللہ تعالیٰ) وہی ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو حق وحکمت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور جس دن وہ کہے گا کہ (میری منشاء کے مطابق) یوں ہو جائے۔ (اسی طرح) ہو جائے گا۔

قرآنِ شریف میں ازلی اور ابدی خدائے واحد کو ہی بیان کیا گیا ہے

جس کے معنے یہی ہیں کہ اس کا نہ شروع ہے اور نہ آخر۔ اسے کسی نے پیدا نہیں کیا بلکہ وہ سب کا مالک اور خالق خود بخود ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

هُوَ الْأَوَّلُ وَالْآخِرُ ۔۔۔۔۔ هُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضَ ۔ (سورۃ الحدید ع ۱ ۔ پ ۲۷)

یعنی۔ ازلی اور ابدی اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے یعنی خدا تعالیٰ سب کا خالق ہے مگر اس کی تخلیق کسی نے نہیں کی کیونکہ وہی سب کا اوّل ہے اور وہی سب کا آخر ہے۔ اسی وجہ سے اسے ازلی اور ابدی کہا گیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کے ازلی اور ابدی ہونے کے بارہ میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਆਦਿ ਅੰਤਿ ਪ੍ਰਭ ਅਗਮ ਅਗਾਹੀ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੦੫

گورو نانک جی نے اپنے مول منتر کے آخر میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

گور پرساد (ਗੁਰ ਪ੍ਰਸਾਦਿ ।)

مشہور سکھ بزرگ پرنسپل تیجا سنگھ آنجہانی نے "گور پرساد" کو "بفضل اکال" اور "تو پرساد" کے مترادف قرار دیا ہے۔ اس لحاظ سے اس کے معنے یہ ہوں گے کہ وہ خدا تعالیٰ جس کی صفات اک اوانکار سے لیکر سیبھنگ تک بیان کی گئی ہیں۔ میں اس کا نام لے کر اور اس کے فضل سے شروع کرتا ہوں۔ یا وہ خدا تعالیٰ جس کی صفات اک اوانکار سے

لے کر سیبھنگ تک مذکور ہیں محض اپنے فضل سے ہی انسان پر ظاہر ہوتا ہے۔ کوئی بھی شخص اپنی طاقت یا ریاضت کے گھمنڈ سے اس کا واصل نہیں ہو سکتا۔

گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਤੇਰੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਹੁਕਮੁ ਪਛਾਣਾ ।
ਤੂੰ ਮੇਰੀ ਓਟ ਤੂੰਹੈ ਮੇਰਾ ਮਾਣਾ ।
ਤੁਝ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ
ਸਭੁ ਤੇਰਾ ਖੇਲੁ ਅਖਾੜਾ ਜੀਉ ।
[ਮਾਝ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੩

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਤੁਮਰੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਜਪੀਐ ਨਾਉ ।
ਤੁਮਰੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਦਰਗਹ ਥਾਉ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੯੮

یعنی۔ اے مولا۔ تیرے فضل سے ہی تیری شناخت ہوتی ہے اور تیرے فضل سے ہی تیری عبادت کی جا سکتی ہے اور تیرے دربار میں سُرخروئی بھی تیرے فضل سے ہی حاصل ہو سکتی ہے۔

قرآن شریف میں اسی بناء پر یہ دعا سکھائی گئی ہے کہ:۔

اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ

(سورۃ الفاتحۃ پ۱)

یعنی۔ اے مولا۔ ہم تیری عبادت کرنے کے لئے تجھ سے ہی مدد چاہتے

ہیں۔ کیونکہ بغیر تیری مدد کے محض اپنے زور سے تیری عبادت نہیں کی جاسکتی اور نہ تیری خوشنودی کو ہی انسان حاصل کرسکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ

اسلام نے اس عالم کائنات کے خالق اور مالک کا اسم ذات "اللہ" (تعالیٰ) بیان کیا ہے۔ جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ کامل ہستی جس میں تمام صفاتِ حسنہ اپنی کامل شکل میں پائی جاتی ہیں۔ اور اس میں کوئی نقص عیب یا کمزوری نہیں ہے۔ قرآنِ شریف کی ابتدائی آیت یہ ہے :-

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یعنی۔ (میں) اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو بے حد کرم کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے (شروع کرتا ہوں)۔

قرآنِ شریف کے دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ :-

وَلِلّٰهِ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰى فَادْعُوْهُ بِهَا

(سورۃ الاعراف ع ۲۲ پ ۹)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی جملہ صفات اچھی ہیں۔ پس تم ان کے ذریعہ اس سے دعائیں کیا کرو۔

اس سلسلہ میں قرآنِ شریف کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :-

هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ

(سورۃ الحشر ع۳ پ۲۸)

ذٰلِکُمُ اللّٰهُ رَبُّکُمْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ

(سورۃ الانعام ع۱۳ پ۷)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی بھی معبود نہیں ہے اور وہی تم سب کا پیدا کرنیوالا اور پرورش کرنیوالا ہے اسکے بغیر کوئی اور خالق اور مالک نہیں ہے۔

گورونانک جی مہاراج نے اپنی بانی میں متعدد مقامات پر خدا تعالیٰ کا اسم ذات اللہ تعالیٰ بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਨਾਉ ਖੁਦਾਈ ਅਲਹੁ ਭੁਇਆ ।

[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੦

یعنی۔ اب خدا تعالیٰ کا اسم ذات اللہ (تعالیٰ) مشہور ہوا ہے۔

ایک اور مقام پر گوروجی نے فرمایا ہے کہ:۔

ਆਦਿ ਪੁਰਖ ਕਉ ਅਲਹੁ ਕਹੀਐ ਸੇਖਾ ਆਈ ਵਾਰੀ ।

[ਬਸੰਤ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੯੧

یعنی۔ آد پورکھ (ھو الاوّل) کو اللہ تعالیٰ کہا جاتا ہے کیونکہ اب شیخوں (مسلمانوں) کا دور دورہ ہے۔ اور ان کی باری آ گئی ہے۔

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اور بھی متعدد مقامات پر اس عالم کائنات کے خالق اور مالک کے لئے "اللہ" کا لفظ اسم ذات کے طور پر بیان کیا ہے اور اس کی معنوی وسعت کو بھی ملحوظ رکھا ہے۔

چنانچہ ایک مقام پر آپ نے اللہ تعالیٰ کی شان سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :-

ਅਲਾਹੁ ਅਲਖੁ ਅਗੰਮੁ ਕਾਦਰੁ ਕਰਣਹਾਰੁ ਕਰੀਮੁ।
ਸਭ ਦੁਨੀ ਆਵਣ ਜਾਵਣੀ ਮੁਕਾਮੁ ਏਕੁ ਰਹੀਮੁ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੪

یعنی - اللہ تعالیٰ وراء الوریٰ ہے - کوئی بھی اس تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ کوئی اس کا احاطہ ہی کر سکتا ہے - وہ قادر مطلق ہے اور خالق کُل شیئی ہے - اور کریم ہے - باقی تمام دُنیا تو آنی جانی ہے - وہی ایک رحیم ہی باقی رہنے والا ہے -

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

ਬਾਬਾ ਅਲਹੁ ਅਗਮ ਅਪਾਰੁ।
ਪਾਕੀ ਨਾਈ ਪਾਕ ਥਾਈ ਸਚਾ ਪਰਵਦਿਗਾਰੁ।
ਤੇਰਾ ਹੁਕਮੁ ਨ ਜਾਪੀ ਕੇਤੜਾ ਲਿਖਿ ਨ ਜਾਣੈ ਕੋਇ।
ਜੇ ਸਉ ਸਾਇਰ ਮੇਲੀਅਹਿ ਤਿਲੁ ਨ ਪੁਜਾਵਹਿ ਰੋਇ।
ਕੀਮਤਿ ਕਿਨੈ ਨ ਪਾਈਐ ਸਭਿ ਸੁਣਿ ਸੁਣਿ ਆਖਹਿ ਸੋਇ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੩

یعنی - اللہ تعالیٰ وراءالوریٰ ہے - کوئی بھی شخص اس کا احاطہ نہیں کر سکتا - اور وہ خود بھی پاک ہے - اس کا نام بھی پاک ہے اور اس کا مقام بھی پاک ہے اور وہ سچا پروردگار ہے - یعنی وہ خود بھی پاک ہے اور پاکوں سے ہی محبّت کرتا ہے -

اے اللہ تیرا امر جانا نہیں جا سکتا اور نہ اس کا کوئی احاطہ کرنے پر قادر ہے اور نہ اسے قلمبند کرنے پر قادر ہو سکتا ہے۔ اگر سینکڑوں شاعر بھی مل جائیں تو وہ بھی تیری حمد پوری طرح بیان نہیں کر سکتے۔ کسی کو بھی اسکی ماہیت کا علم نہیں ہو سکتا۔ البتہ ہر شخص کو اس کی بڑائی ضرور بیان کرتے رہنا چاہیئے۔

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر خدا تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ کے نام سے یاد کیا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۴۲، ۴۳۰، ۴۸۰، ۴۸۳، ۴۸۸، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۷، ۸۸۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۱۰۸۳، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۱۳۶، ۱۱۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۷۴، ۱۳۸۳۔

واہگورو لفظ اور گورو نانک جی مہاراج

یہاں یہ بیان کر دینا بھی نامناسب نہ ہو گا کہ موجودہ زمانہ کے سکھ عام طور پر اللہ تعالیٰ کے لئے " واہگورو" لفظ استعمال کرتے ہیں اور اسے خدا تعالیٰ کا اسم ذات تصور کرتے ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان بیان کرتے ہیں :-

" واہگورو" ایک نام ہے جو سکھ خاص اہمیت اور لگن سے استعمال کرتے ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں میں " اللہ" (تعالیٰ)۔ ہندوؤں میں " رام جی" " ہری کرشن" اور یہودیوں میں " یہووا" ہے۔ اسی طرح سکھوں

ہیں" واہگورو" سمجھا جائے"۔ (گورمت درشن صلا۱۶)

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ گورونانک جی نے ہی اللہ تعالیٰ کا اسم ذات" واہگورو" تجویز کیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

"واہگورو شبد گورونانک جی نے ہی رائج کیا ہے"!

(رسالہ سنت سپاہی امرتسر فروری ۱۹۶۰ء)

جو لوگ یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گورونانک جی نے اللہ تعالیٰ کے لئے اسم ذات واہگورو تجویز کیا ہے۔ وہ یہ بھی بیان کرتے ہیں کہ اس میں گوروجی نے فارسی اور سنسکرت دونوں زبانوں کو جمع کر دیا ہے۔ ان کے نزدیک "واہ" لفظ تو فارسی زبان کا ہے جس کے معنے حیران کُن کے ہیں اور "گورو" لفظ کا تعلق سنسکرت سے ہے جس کا مطلب پرکاش روپ "نور" ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"حضور نے ..... خدا تعالیٰ کا ذاتی نام (منتر) واہگورو مقرر کیا ہے "واہ" لفظ فارسی زبان کا اور "گورو" سنسکرت کا ہے۔ اس زمانہ میں ملک میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان تھیں۔ مسلمانوں کی زبان فارسی اور عربی تھی۔ اور ہندوؤں کی سنسکرت۔ ان دونوں زبانوں کے مندرجہ بالا دو الفاظ سے خدا تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھنے والا "واہگورو" منتر آپ نے تجویز کیا۔

واہ کے معنے حیران کُن اور گورو کے معنے پرکاش روپ (سراپا نور کے) ہیں"۔ (رسالہ سنت سپاہی امرتسر اکتوبر ۱۹۵۶ء)

حقیقت یہ ہے کہ گورو نانک جی نے اپنے کلام میں جو ان کے نام پر گورو گرنتھ صاحب میں درج ہے کسی ایک جگہ بھی اللہ تعالیٰ کے لئے واہگورو لفظ استعمال نہیں کیا۔ گورو نانک جی کے کلام میں ہم "ناؤں خدائی اللہ بھیا" اور "آدھ پورکھ کو اللہ کہیئے" تو پڑھتے ہیں لیکن یہ کہیں بھی نہیں پڑھتے کہ اب اللہ تعالیٰ کا نام واہگورو ہے اور اسے واہگورو کے نام سے یاد کیا جائے۔ یا واہگورو کا جاپ کیا جائے۔ خود سکھ وِدوان اس امر کے معترف ہیں کہ چوتھے گورو رام داس جی کے زمانہ تک اس واہگورو کا لفظ استعمال اللہ تعالےٰ کے اسم ذات کے طور پر ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ سردار کرم سنگھ جی ہسٹورین کا بیان کرتے ہیں کہ :۔

"اس بات کو سبھی تسلیم کرتے ہیں کہ "واہگورو" لفظ چوتھے گورو کے زمانہ میں تحریر میں آیا ہے۔ پہلے گورو صاحبان کے زمانہ میں یہ لفظ تحریری طور پر کہیں ظاہر نہیں ہوتا"۔

(کتک کہ وساکھ صفحہ ۲)

تحریری طور پر یہ لفظ تبھی رواج پاتا اگر اس کا کوئی وجود ہوتا۔ حقیقت یہ ہے کہ گورو نانک جی کے زمانہ میں واہگورو لفظ خدا تعالےٰ کے لئے استعمال نہیں کیا جاتا تھا ورنہ یہ ناممکن تھا کہ گورو جی اسے اپنے کلام میں استعمال نہ کرتے اور تحریری طور پر اس کا ثبوت نہ ملتا۔

ایک اور سکھ وِدوان نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" گوربانی میں ... واہگورہ نام واضح طور پر سوائے بھاٹوں

کے سوئیوں کے کہیں بھی استعمال نہیں ہُوا ۔ ۔ ۔ ۔ گورو گرنتھ صاحب میں کسی بھی گورو نے واہگورو لفظ کا جاپ (ورد) کرنے کا حکم نہیں دیا" (رسالہ سنت سپاہی امرتسر اپریل ۱۹۵۳ء)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :-

"جب دس گورو صاحبان (گورو نانک جی سے لے کر گورو گوبند سنگھ جی تک) کی بیان کردہ بانی کی تحقیق کی جائے تو اس میں واہگورو لفظ کا استعمال نہیں کیا گیا" (گورمت پربودھ ص۴۹)

جو لوگ واہگورو لفظ کو اللہ تعالیٰ کا اسم ذات تسلیم کرتے ہیں ان میں اس کے تلفظ میں بھی اختلاف ہے۔ بعض اسے واہِگورو (ਵਾਹਿਗੁਰੂ) اور بعض واہُگور (ਵਾਹੁਗੁਰ) پڑھتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کی اور بھی مختلف شکلیں ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان کا بیان ہے کہ :-

"اس نام کے بہت سے تلفظ ہو گئے ہیں۔ واہگور (ਵਾਹਿਗੁਰ)
واہگورو (ਵਾਹੁਗੁਰੂ) واہِگورو (ਵਾਹਿਗੁਰੂ)
واہ گورو (ਵਾਹਗੁਰੂ) ۔ ۔ ۔ ۔ گورو گوبند سنگھ جی
نے واہگورو (ਵਾਹਗੁਰੂ) لفظ کا پرچار کیا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔
آجکل چھاپے غانوں میں تمام سکھ پنتھ نہیں کیوں واہ گورو
(ਵਾਹਿਗੁਰ) چھاپتے اور لکھتے ہیں"

(ترجمہ از گورمت مارتنڈ حصہ دوم ص۸۱۸)

یعنی :-

"قلمی نسخوں میں جہاں واہگورو (ਵਾਹਗੁਰੂ) تلفظ ہے وہاں
چھاپنے والوں نے ہر جگہ (ਵਾਹਿਗੁਰੂ) واہِگورو چھاپا ہے۔
اکال بُنگے دسم گرنتھ کے قلمی نسخوں میں ہر جگہ ਵਾਹਗੁਰੂ ਜੀ ਫਤਹ
(واہگورو کی فتح) پاٹھ ہے۔ ایک جگہ کاتب نے غلطی سے (ਵਾਹਿਗੁਰੂ)
لکھا ہے جو درستی کے وقت پھر سیاہی پر ہڑتال لگا کر بعد کو
(ਵਾਹਗੁਰੂ) کیا گیا ہے۔"

(گورمت مارتنڈ حصہ دوم صـ۸۱۹)

اِس سے یہ حقیقت واضح ہے کہ سری گورونانک جی نے اپنے کلام
میں کسی جگہ بھی واہگورو لفظ خدا تعالیٰ کے لئے اسم ذات کے طور پر استعمال
نہیں کیا اور نہ کسی شخص کو "واہگورو" کا ورد کرنے کی تلقین ہی کی ہے۔

الرّحمٰن

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام رحمٰن بھی
بیان کیا ہے چنانچہ آپ فرماتے ہیں :-

ਨਾਨਕ ਨਾਉ ਭਇਆ ਰਹਮਾਣੁ ।
ਕਰਿ ਕਰਤਾ ਤੂ ਏਕੋ ਜਾਣੁ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਅੰਗ ੯੦੩]

یعنی۔ خدا تعالیٰ کا صفاتی نام رحمٰن بھی ہے اور کرتا پورکھ اور رحمٰن

ایک ہی ہستی ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ قول درج ہے کہ :-

ਸਚ ਪੂਰਤ ਰਹਮਾਣ ਪਾਕ ਸਚ ਸਿਰਜਣਹਾਰ ।

[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੨੨

یعنی۔ رحمٰن پاک خدا تعالیٰ الحق بھی ہے اور وہی سچا خالق بھی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਦਾਸੁ ਕਬੀਰੁ ਤੇਰੀ ਪਨਹ ਸਮਾਨਾਂ ।
ਭਿਸਤੁ ਨਜੀਕਿ ਰਾਖੁ ਰਹਮਾਨਾ ।

[ਭੈਰਉ ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੧੬੧

یعنی۔ اے رحمٰن خدا تعالیٰ داس کبیر تیری پناہ میں آیا ہے تو اسے اپنے بہشت کے قریب رکھیو۔

رحمٰن کے معنے بے حد کرم کرنے والا اور بغیر مانگے یا کسی محنت اور عمل کے بغیر اپنی مرضی سے بخشش کرنے والا بھی ہیں۔ اِس سلسلہ میں گورو نانک جی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

ਤੂੰ ਦਾਤਾ ਸਭ ਜਾਚਿਕ ਤੇਰੇ ਤੁਧੁ ਬਿਨੁ ਕਿਸੁ ਸਾਲਾਹੀ ।
ਅਣਮੰਗਿਆ ਦਾਨੁ ਦ ਜੈ ਦਾਤੇ ਤੇਰੀ ਭਗਤਿ ਭਰੇ ਭੰਡਾਰਾ ।

[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੩੭

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

ਅਣਮੰਗਿਆ ਦਾਨੁ ਦੇਵਸੀ ਵਡਾ ਅਗਮ ਅਪਾਰੁ ।
ਦਇਆ ਦਾਨੁ ਦਇਆਲ ਤੂ ਕਰਿ ਕਰਿ ਦੇਖਣਹਾਰੁ ।
[ਰਾਮਕਲੀ ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੯੩੪

گورونانک جی نے ان دونوں شبدوں میں اللہ تعالیٰ کی ایک صفت بغیر مانگے دینے والا بھی بیان کی ہے۔ قرآنِ شریف میں متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام رحمٰن بیان کیا گیا ہے۔ بلکہ خدا تعالیٰ کے اس صفاتی نام کو دوسرے صفاتی ناموں کے مقابلہ میں اوّلیت حاصل ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:-

هُوَ الرَّحْمٰنُ (سورۃ الحشر ع۳ پ۲۸)

اِنَّ رَبَّكُمُ الرَّحْمٰنُ (سورۃ طٰهٰ ع۵ پ۱۶)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام رحمٰن ہے۔ وہ صرف اعمال کا بدلہ ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی مرضی سے بغیر مانگے اور بغیر کسی محنت کے بھی بہت کچھ دے دیتا ہے۔ وہ بے حد کرم کرنے والا ہے۔ اس نے آگ۔ پانی۔ ہوا اور سورج۔ چاند۔ ستارے جن کے ساتھ ہماری زندگی کی بقا وابستہ ہے ہمیں بغیر مانگے اور بغیر کسی ہماری محنت کے اپنی صفتِ رحمانیت کے ماتحت ہی دیئے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:-

ਤੂ ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਸਮਰਥੁ ਹੈ ਤੂੰ ਕਰਹਿ ਸੁ ਥੀਆ ।
ਤੂ ਅਣਮੰਗਿਆ ਦਾਨੁ ਦੇਵਣਾ ਸਭਨਾਹਾ ਜੀਆ ।
[ਵਾਰ ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੫੮੫

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ علتِ فاعلی ہے اور قادر مطلق ہے ۔ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے ۔ اور تمام جانداروں کو بغیر مانگے بھی بہت کچھ دیتا ہے ۔

اسلام نے اللہ تعالیٰ کا سب سے پہلا صفاتی نام رحمٰن بیان کیا ہے چنانچہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم میں اسی کو اوّلیت دی گئی ہے ۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ عالمِ کائنات کی تخلیق کا بہت بڑا تعلق خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت سے ہی ہے ۔ اور یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ نے بغیر کسی کے مطالبہ کے محض اپنی مرضی سے ہی پیدا کیا ہے ۔ اور گورونانک جی بھی خدا تعالیٰ کو رحمٰن تسلیم کرتے ہیں ۔ اسی وجہ سے انہوں نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کے اس صفاتی نام کو استعمال کیا ہے اور اس کا ذکر معنوی لحاظ سے بھی کیا ہے اور بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت بغیر مانگے اور بغیر محنت کے بھی بہت کچھ دیدیا کرتا ہے ۔

گورونانک جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਸੁਣੇ ਵੇਖੇ ਬਾਝੁ ਕਹਿਐ ਦਾਨੁ ਅਣਮੰਗਿਆ ਦਿਵੈ ।
[ਸੂਹੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੬੬

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ اپنی صفت رحمانیت کے ماتحت بغیر مانگے بھی دیتا رہتا ہے ۔

اَلرَّحِیْم

گورونانک جی مہاراج نے اپنے مقدس کلام میں اللہ تعالیٰ کا دوسرا

صفاتی نام "رحیم" بیان کیا ہے۔ اور رحیم کے معنے ہیں بار بار رحم کرنیوالا۔ اور کسی بھی انسان کی محنت کو ضائع نہ کرنے والا۔ بلکہ اس کا بڑھ چڑھ کر بدلہ دینے والا۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ :-

ਸਭ ਦੁਨੀ ਆਵਣ ਜਾਵਣੀ ਮੁਕਾਮੁ ਏਕੁ ਰਹੀਮੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੬੪

یعنی تمام دُنیا آنی جانی ہے اور قائم رہنے والی ذات صرف اور صرف خدائے واحد کی ہے جو رحیم ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام رحیم بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ

੧. ਕਰੀਮਾਂ ਰਹੀਮਾਂ ਅਲਾਹ ਤੂ ਗਨੀ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਨਾਮਦੇਵ, ਪੰਨਾ ੭੨੭

੨. ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਕਰੀਮ ।
ਕਿਰਪਾ ਧਾਰਿ ਰਹੀਮ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੮੫

੩. ਕਾਰਨ ਕਰਨ ਕਰੀਮ ।
ਸਰਬ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ਰਹੀਮ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੯੬

੪. ਕੁਦਰਤਿ ਕਾਦਰ ਕਰਣ ਕਰੀਮਾ ।
ਸਿਫਤਿ ਮੁਹਬਤਿ ਅਥਾਹ ਰਹੀਮਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੧੦੮੪

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ :-

ਕਿ ਕਾਮਲ ਕਰੀਮ ਹੈਂ ।
ਕਿ ਰਾਜਕ ਰਹੀਮ ਹੈਂ ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੭

گورو گرنتھ صاحب اور دسم گرنتھ کے ان شبدوں میں اللہ تعالےٰ کے صفاتی نام رحیم کا ذکر کیا گیا ہے

رحیم کے معنے دوسرے کی محنت کو ضائع نہ کرنے والا اور بڑھ چڑھ کر بدلہ دینے والا بھی ہیں۔ گورو گرنتھ صاحب میں اِس بارہ میں یہ مرقوم ہے کہ :۔

ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਘਾਲ ਨ ਭਾਨੈ ।
ਸੋ ਕਿਉ ਬਿਸਰੈ ਜਿ ਕੀਆ ਜਾਨੈ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੮੯

یعنی ۔ اسے کیوں بھلایا جائے جو کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ اسے کیوں بھلایا جائے جو اچھے کاموں کی قدر کرتا اور ذرّہ نواز ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اَور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਘਾਲ ਨ ਭਾਨੈ ਅੰਤਰਿ ਬਿਧਿ ਜਾਨੈ

ਤਾਕੀ ਕਰਿ ਮਨ ਸੇਵਾ ।

[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੧੪

یعنی۔ خدا تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا اور لوگوں کے دلوں کی پوشیدہ باتوں سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔ اس کی عبادت صدق دلی سے کرتے رہو۔

الغرض گورونانک جی نے اپنے ربّ العزّت کو رحیم بھی تسلیم کیا ہے اور ان کے نزدیک وہ اپنے بندوں پر بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اسلام نے خدا تعالیٰ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ:-

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيْمًا ۝

(سورۃ النساء ع ۵ پ ۵)

اِنَّ رَبِّىْ رَحِيْمٌ وَّدُوْدٌ ۝

(سورۃ هود ع ۸ پ ۱۲)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ بار بار رحم کرنے والا ہے اور ہر ایک کی محنت کا بڑھ چڑھ کر بدلہ دینے والا ہے اور کسی کی صحیح طریق پر کی گئی محنت کو کبھی بھی ضائع نہیں کرتا۔

اسلام کی رُو سے اللہ تعالیٰ کی دوسری بڑی صفت رحیمیّت ہے۔ کیونکہ قرآن شریف کی پہلی آیت میں اس کا ذکر دوسرے نمبر پہ ہے۔

الرّب

گورونانک جی مہاراج نے اللہ تعالیٰ کو ربّ کے صفاتی نام سے بھی یاد

کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਰਬ ਕੀ ਰਜਾਇ ਮੰਨੇ ਸਿਰ ਉਪਰਿ ਕਰਤਾ ਮੰਨੇ ਆਪੁ ਗਵਾਵੈ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੧

یعنی۔ اپنے رب کی رضا کے سامنے اپنا سر جھکا دو اور اسے اپنا خالق مان کر اپنی خودی۔ خودروی اور خودپسندی ترک کر دو۔

یاد رہے کہ عربی زبان میں ربّ کے معنے پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا بھی ہیں۔ قرآن شریف میں یہ لفظ ان دونوں معنوں میں بکثرت استعمال ہؤا ہے۔ گوروجی نے بھی رب کو کرتا ظاہر کر کے اس کے پیدا کرنے والا ہونے کی وضاحت کر دی ہے۔ کیونکہ کرتا کے معنے پیدا کرنے والا خالق ہیں۔

گوروجی نے ایک اَور مقام پر یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਲੇਖਾ ਰਬੁ ਮੰਗੇਸੀਆ ਬੈਠਾ ਕਢਿ ਵਹੀ ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੩

یعنی۔ اے لوگو یہ بات خوب یاد رکھو۔ تمہارا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنیوالا "رب" تم سے تمہارے اعمال کا حساب لے گا۔

گوروجی نے اپنے مقدّس کلام میں اللہ تعالیٰ کو پروردگار بھی بیان کیا ہے جس کے معنے پرورش کرنے والا ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر گوروجی فرماتے ہیں کہ :-

ਬਾਬਾ ਅਲਹੁ ਅਗਮ ਅਪਾਰੁ ।
ਪਾਕੀ ਨਾਈ ਪਾਕ ਥਾਇ ਸਚਾ ਪਰਵਦਿਗਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੩

یعنی۔ خدا تعالیٰ وراء الوریٰ ہے۔ اس تک کسی کی پہنچ نہیں ہے۔ وہ خود بھی پاک ہے اور اس کا مقام بھی مقدّس ہے۔ وہ سچّا پروردگار ہے۔
ایک اور مقام پر گوروجی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

ਹਕਾ ਕਬੀਰ ਕਰੀਮ ਤੂ ਬੇਐਬ ਪਰਵਦਗਾਰ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੨੧

یعنی۔ اے مولا۔ تُو الحق ہے۔ الکبیر ہے۔ الکریم ہے۔ بے عیب ہے اور پروردگار ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کے لئے رب کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۷۳، ۹۵۸، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳۔
نیز پروردگار لفظ بھی خدا تعالیٰ سے متعلق گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر استعمال ہُوا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۹۔ ۴۸۸۔ ۴۹۱۔ ۷۲۴۔ ۸۵۰۔ ۱۳۷۱۔ وغیرہ۔
قرآنِ مجید میں مرقوم ہے کہ :۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

(سورۃ فاتحہ)

اِنَّ اللّٰہَ رَبِّیْ وَرَبُّکُمْ فَاعْبُدُوْہُ ھٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ۝ (سورۃ آل عمران ع۵ پ۳)

یعنی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو بیشمار جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی میرا اور تمہارا رب ہے۔ پس سب لوگ اسی کی عبادت کرتے رہو۔ یہی صراطِ مستقیم ہے۔

الکبیر

گورونانک صاحب نے اللہ تعالیٰ کو کبیر کے نام سے بھی موسوم کیا ہے چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਹਕਾ ਕਬੀਰ ਕਰੀਮ ਤੂ ਬੇਐਬ ਪਰਵਦਗਾਰ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੨੧

کبیر کے معنے بڑا کے ہیں۔ گوروجی نے ان معنوں کے پیش نظر اللہ تعالیٰ کو وڈا (بڑا) بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:۔

ਵਡੇ ਮੇਰੇ ਸਾਹਿਬਾ ਗਹਿਰ ਗੰਭੀਰਾ ਗੁਣੀ ਗਹੀਰਾ ।
ਕੋਇ ਨ ਜਾਣੈ ਤੇਰਾ ਕੇਤਾ ਕੇਵਡੁ ਚੀਰਾ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯ ਤੇ ੩੪੯

یعنی:۔

ਤੂੰ ਵਡਾ ਤੂੰ ਊਚੋ ਊਚਾ ।
ਤੂ ਬੇਅੰਤ ਅਤਿ ਮੂਚਾ ਮੂਚਾ ।
[ਮਾਝ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੩੧

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਵਡਾ ਸਾਹਿਬੁ ਊਚਾ ਥਾਉ ।
ਊਚੇ ਉਪਰਿ ਊਚਾ ਨਾਉ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੫

یعنی - اللہ تعالیٰ کبیر ہے اور اُونچے سے اُونچا ہے۔

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ :-

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيًّا كَبِيْرًا ۝

(سورۃ النساء ع ۲ پ ۵)

بیشک اللہ تعالیٰ بہت بلند اور کبیر ہے۔

الکریم

گورو نانک جی نے اپنے ربّ العزّت کا ایک صفاتی نام کریم بھی بیان کیا ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ وہ بیحد کرم کرنے والا ہے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਅਲਾਹੁ ਅਲਖੁ ਅਗੰਮੁ ਕਾਦਰੁ ਕਰਣਹਾਰੁ ਕਰੀਮੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੪

یعنی۔ اللہ تعالیٰ وراء الوریٰ ہے اور قادر مطلق ہونے کے علاوہ کریم بھی ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਸੋ ਕਰਤਾ ਕਾਦਰ ਕਰੀਮੁ ਦੇ ਜੀਆ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹਿ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੫

یعنی وہ خدا تعالیٰ خالق۔ قادر اور کریم ہے اور تمام مخلوق کو رزق دے رہا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ:۔

ਹਕਾ ਕਬੀਰ ਕਰੀਮ ਤੂ ਬੇਐਬ ਪਰਵਦਗਾਰ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੨੧

یعنی۔ اے مولا۔ تُو حق ہے۔ کبیر ہے۔ کریم ہے۔ بے عیب ہے۔ اور پروردگار ہے۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:۔

فَاِنَّ رَبِّیْ غَنِیٌّ کَرِیْمٌ ۝ (سورۃ النمل ع ۳ پ ۱۹)

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:۔

ਕਰੀਮਾਂ ਰਹੀਮਾਂ ਅਲਾਹ ਤੂ ਗਨੀ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਨਾਮਦੇਵ, ਪੰਨਾ ੭੨੭

یعنی۔ اے اللہ تُو رحیم۔ کریم اور غنی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو کریم

بیان کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۷۲۱، ۷۲۷، ۸۸۵، ۸۹۶، ۹۶۴، ۱۰۲۰، ۱۳۶۶) - وغیرہ -

---

المولیٰ

گورونانک جی نے اپنے کلام میں خدا تعالیٰ کو مولیٰ بھی کہا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਸੋਈ ਮਉਲਾ ਜਿਨਿ ਜਗੁ ਮਉਲਿਆ
ਹਰਿਆ ਕੀਆ ਸੰਸਾਰੋ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੪

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پہ مرقوم ہے کہ :-

ਮਉਲਾ ਖੇਲ ਕਰੇ ਸਭਿ ਆਪੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੨੦

یعنی - یہ تمام کائنات مولیٰ خدا تعالیٰ کی تخلیق ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے بعض اور مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ کو مولیٰ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے :-

ਮਿਹਰਵਾਨ ਮਉਲਾ ਤੂਹੀ ਏਕ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੯੭

یعنی :-

ਖਾਲਕੁ ਯਾਦਿ ਦਿਲੈ ਮਹਿ ਮਉਲਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫ ਪੰਨਾ ੧੦੮੪

قرآن شریف میں مرقوم ہے :-

هُوَ مَوْلٰـكُمْ (سورۃ الحج : ع۱۰ - پ۱۷)

الخالق

گورو نانک جی نے اپنے ربّ العزّت کو خالق کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ਖਾਲਕ ਕਉ ਆਦੇਸੁ ਢਾਢੀ ਗਾਵਣਾ ।

[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੮

یعنی۔ خالق کو ہی ہمیشہ سجدہ کرتے رہو۔ مَیں اس کے گیت گاتا ہوں۔ گورو گرنتھ صاحب میں بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو خالق کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ جیسا کہ :۔

ਹਕੁ ਸਚੁ ਖਾਲਕੁ ਖਲਕ ਮਿਆਨੇ ਸਿਆਮ ਮੂਰਤਿ ਨਾਹਿ ।

[ਤਿਲੰਗ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੭੨੭

ਖਾਲਕੁ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਸਰਬ ਠਾਈ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੯੬੭

ਖਾਲਕ ਬਾਝਹੁ ਭੁਲਾ ਮੁਠਾ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੨੦

ਖਾਲਕੁ ਯਾਦਿ ਦਿਲੈ ਮਹਿ ਮਉਲਾ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫ ਪੰਨਾ ੧੦੮੪

ਅਪਣਾ ਨਾਮੁ ਦੇਹਿ ਪ੍ਰਭ ਪ੍ਰੀਤਮ ਸੁਣ ਬੇਨੰਤੀ ਖਾਲਕਾ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੮੫

ਖਾਲਿਕੁ ਖਲਕ ਖਲਕ ਮਹਿ ਖਾਲਿਕੁ
ਪੂਰ ਰਹਿਓ ਸ੍ਰਬ ਠਾਈ ।

[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੩੫੦

قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ :-

قُلِ اللّٰہُ خَالِقُ کُلِّ شَیْءٍ (سورۃ الرعد ع پ۱۳)

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ ہی ہر چیز کا خالق ہے ۔ اسی نے سب کچھ پیدا کیا ہے اور کوئی خالق نہیں ہے ۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਤੂ ਆਪੇ ਆਪਿ ਆਪਿ ਸਭੁ ਕਰਤਾ ਕੋਈ
ਕੋਈ ਦੂਜਾ ਹੋਇ ਸੁ ਅਵਰੋ ਕਹੀਐ ।
[ਵਾਰ ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੫੯੪

گورو نانک جی نے فرمایا ہے :-

ਜਿਨਿ ਸਿਰਿ ਸਾਜੀ ਤਿਨਿ ਫੁਨਿ ਗੋਈ ।
ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੫੫

اللہ تعالیٰ بے شمار جہانوں کا خالق ہے

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بے شمار جہان پیدا کئے ہیں ۔ اور وہ لاکھوں آسمانوں کا خالق ہے ۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਪਾਤਾਲਾ ਪਾਤਾਲ ਲਖ ਆਗਾਸਾ ਆਗਾਸ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੫

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے لاکھوں زمین اور لاکھوں آسمان پیدا کئے ہیں۔

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ:۔

ਕੇਤੀਆ ਕਰਮ ਭੂਮੀ ਮੇਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਧੂ ਉਪਦੇਸ।
ਕੇਤੇ ਇੰਦ ਚੰਦ ਸੂਰ ਕੇਤੇ ਕੇਤੇ ਮੰਡਲ ਦੇਸ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرتِ کاملہ سے عالمِ کائنات میں بہت سے کرّے اور قطب ستارے پیدا کئے ہیں۔ اسی طرح بہت سے چاندوں سورجوں اور شمسی نظاموں کی بھی تخلیق کی ہے۔ یعنی اس نے بے شمار جہان پیدا کئے ہیں اور ان سب کا خالق اور مالک وہی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ਕਈ ਕੋਟਿ ਪਵਣ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ।
ਕਈ ਕੋਟਿ ਦੇਸ ਭੂ ਮੰਡਲ।
ਕਈ ਕੋਟਿ ਸਸੀਅਰ ਸੂਰ ਨਖ੍ਯਤ੍ਰ।
ਕਈ ਕੋਟਿ ਦੇਵ ਦਾਨਵ ਇੰਦ੍ਰ ਸਿਰਿਛਤ੍ਰ।

....

ਕਈ ਕੋਟਿ ਖਾਣੀ ਅਰੁ ਖੰਡ।
ਕਈ ਕੋਟਿ ਆਕਾਸ ਬ੍ਰਹਮੰਡ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੭੬

ایک اور مقام پر گورو گرنتھ میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਕੋਟ ਸੂਰਜ ਜਾ ਕੇ ਪਰਗਾਸ।
[ਭੈਰਉ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੧੬੨

یعنی :-
ਕੋਟਿ ਚੰਦ੍ਰਮੇ ਕਰਹਿ ਚਰਾਕ।
[ਭੈਰਉ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੧੬੩

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے روشنی دینے والے کروڑوں سورج پیدا کئے ہیں اور کروڑوں چاند چاندنی دے رہے ہیں۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਅਨਿਕ ਸੂਰ ਸਸੀਅਰ ਨਖਿਆਤਿ।
[ਸਾਰੰਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੨੩੬

اس جہان میں بے شمار سورج اور چاند اور ستارے اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔

گورونانک جی نے تو اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਕੀਤਾ ਆਕਾਰੁ।
ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਪੈ ਪਾਰਾਵਾਰੁ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੫

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کی انتہا نہیں ہے۔ کوئی بھی اس کی تعداد معلوم نہیں کر سکتا۔

قرآن شریف کا ابتدائی ارشاد ہے کہ :-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝ (سورۃ الفاتحۃ پ ۱)
رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَیْنَهُمَا وَرَبُّ
الْمَشَارِقِ ۝ (سورۃ الصّٰفّٰت ع ۱ پ ۲۳)

یعنی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہی ہیں جو بیشمار جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے۔ اور اس نے بہت سے آسمان اور زمین اور سورج پیدا کئے ہیں جن کے ذریعہ مشرق اور مغرب کی حدود قائم ہوئی ہیں۔ کیونکہ "ربّ المشارق" کے معنے بہت سے مشرقوں کا پیدا کرنے والا اور "ربّ العٰلمین" کے معنے بہت سے جہانوں کا پیدا کرنے والا ہیں جس سے یہ حقیقت واضح ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سے جہان اور بہت سے سورج پیدا کرکے بہت سی مشرقوں کا سلسلہ قائم کیا ہے۔ کیونکہ مشرق کا تعلق سورج سے ہی ہے۔

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے کرّے کے لئے ایک سورج پیدا کیا ہے اور اس کے علاوہ اس کرّے کے چودہ طبق بنائے ہیں۔ یعنی سات آسمان اور سات زمینیں۔ جیسا کہ گورو جی نے فرمایا ہے کہ:-

ਸੂਰਜੁ ਏਕੋ ਰੁਤਿ ਅਨੇਕ ।
ਨਾਨਕ ਕਰਤੇ ਕੇ ਕੇਤੇ ਵੇਸ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨ ਤੇ ੩੫੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے اس کرّے کے لئے ایک سورج پیدا کیا ہے

اور اس ایک سورج سے متعدد موسم وابستہ کئے ہیں۔

اب کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ "ایکو سورج" بیان کرکے گورو جی نے کُل عالم کائنات کا ایک ہی سورج تسلیم کیا ہے۔ بلکہ اس کے صرف اور صرف یہی معنے ہیں کہ ہمارے کُرّے کے نظام شمسی کا تعلق ایک سورج سے ہے۔ ویسے اس عالم کائنات میں اللہ تعالیٰ نے بیشمار سورج اور بیشمار چاند وغیرہ پیدا کئے ہیں۔

گورو جی نے سات زمینوں اور سات آسمانوں کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

ਨਉ ਸਤ ਚਉਦਹ ਤੀਨਿ ਚਾਰਿ ਕਰਿ ਮਹਲਤਿ ਚਾਰਿ ਬਹਾਲੀ ।
ਚਾਰੇ ਦੀਵੇ ਚਹੁ ਹਥਿ ਦੀਏ ਏਕਾ ਏਕਾ ਵਾਰੀ ।
[ਬਸੰਤ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੯੦

گورو نانک جی کے اس شبد میں مذکورہ چودہ کے معنے تمام سکھ ودوانوں نے چودہ طبق بیان کئے ہیں۔ یعنی سات زمینیں اور سات آسمان۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں سری گورو نانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

"چودہ طبق ہیں۔ سات طبق اوپر سات طبق نیچے زمین کے"۔

(جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۳۳)

سری دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

ਸਾਤੋ ਅਕਾਸ ਸਾਤੋ ਪਤਾਰ ।
ਬਿਥਰਿਓ ਅਦ੍ਰਿਸਟ ਜਿਹ ਕਰਮ ਜਾਰ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੩੫

سری دسم گرنتھ کے اس ارشاد میں بھی سات آسمانوں اور سات زمینوں کا وجود تسلیم کیا گیا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਸਾਤ ਅਕਾਸ ਪਤਾਲਨ ਸਾਤਨ
ਫੈਲ ਰਹਯੋ ਜਸ ਨਾਮ ਇਸੀ ਕੋ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੩੧੯

یعنی ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں میں خدائے واحد کی تعریف پھیلی ہوئی ہے۔

دسم گرنتھ میں اور بھی متعدد مقامات پر چودہ طبق بیان کئے گئے ہیں (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۱۴، صفحہ ۶۰۱ و صفحہ ۱۲۲۵ وغیرہ)

مشہور سکھ بزرگ بھائی گورداس جی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਸੱਤ ਅਕਾਸ਼ ਪਤਾਲ ਸੱਤ ਵਸਗਤਿ ਕਰ ਉਪਰੇਰੈ ਚਲਿਆ ।
[ਵਾਰ ੧, ਪੌੜੀ ੧

ان حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورو نانک جی کے کلام میں اور دوسری سکھ کتب میں اس امر کو تسلیم کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس

کرّے میں سات آسمان اور سات زمینیں پیدا کی ہیں۔ اور عالم کائنات میں لاکھوں زمینیں اور آسمان ہیں۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:۔

"کیوں جی مندرجہ بالا سطور میں جو چودہ طبق بیان کئے ہیں وہ آپ کو نظر نہیں آتے۔ اور جو جپ جی صاحب میں لاکھوں آسمان بیان کئے ہیں وہ خدا تعالیٰ کی لامحدود طاقتوں کا اظہار ہے۔ اور جو چودہ طبق بیان کئے ہیں وہ اس کرّے کے ہیں۔"

(ترجمہ انڈیسم گورگرہ پرکاش صـ ۱۰۹)

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْۤا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ۝

(سورۃ الطلاق ع۲ پ۲۸)

یعنی۔ خدا تعالیٰ نے اس کرّے میں سات آسمانوں اور سات زمینوں کی تخلیق کی ہے۔ اور ان پر وہی حکمران ہے۔ اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

گویا جہاں تک کُل عالم کائنات کا تعلق ہے ان میں بیشمار زمینیں اور بے شمار آسمان ہیں۔ اور بہت سے سورج ہیں۔ مگر ہمارے اس کرّے کے لئے ایک سورج اور چودہ طبق اللہ تعالیٰ نے پیدا کئے ہیں۔

کُنْ سے تخلیق

گورونانک جی نے اپنے ربّ العزّت کی یہ شان بیان کی ہے کہ وہ "اک کواؤ" یعنی "کُنْ" سے تخلیق کیا کرتا ہے۔ اسے کسی قسم کی تخلیق کے لئے علّتِ مادی اور علّتِ آلاتی کی کوئی ضرورت پیش نہیں آتی۔ وہ سب کچھ اپنے امر سے بغیر کسی علّتِ مادی اور علّتِ آلاتی پیدا کر دیتا ہے اور تمام عالم کائنات کی علّتِ فاعلی وہی واحد و یگانہ ہے۔

گورو جی فرماتے ہیں کہ

ਕੀਤਾ ਪਸਾਉ ਏਕੋ ਕਵਾਉ ।
ਤਿਸਤੇ ਹੋਏ ਲਖ ਦਰੀਆਉ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੩

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام تخلیق ایک کواؤ (جسے ہم کُنْ ہی کہہ سکتے ہیں) سے کی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اس کی تشریح میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਖੰਡ ਦੀਪ ਸਭਿ ਲੋਆ ।
ਏਕ ਕਵਾਵੈ ਤੇ ਸਭਿ ਹੋਆ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੦੦੩

اس کا بھی یہی مفہوم اور مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمام عالم کائنات کی تخلیق ایک کواؤ (کُنْ) سے ہی کی ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

" اسلامی خیال کہ دُنیا کی تخلیق خدا تعالیٰ کے حکم .... کُنْ کہنے سے ہو گئی تھی۔ گوربانی کی کئی سطروں میں جھلک مارتا نظر آرہا ہے۔ سری جپ جی میں کیتا پسا ؤ ایکو کواؤ ... حکمی ہووِن اکار وار ملار میں فرماتے ہیں۔ حکمے ہی سب ساجئین۔" (گورمت درشن صـ۱۴۳)

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ :-

اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ لَہٗ کُنْ فَیَکُوْنُ ۝

(سورۃ مریم ع۲ پ۱۶)

یعنی۔ جب وہ (اللہ تعالیٰ) کسی امر کا فیصلہ کر لیتا ہے تو کُنْ سے تخلیق کر دیتا ہے۔ اسے علّتِ مادی اور علّتِ آلاتی کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ ایک اور سکھ ودوان ڈاکٹر رتن سنگھ جی جگی نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

" ایک مقام پر گوروجی نے خاص اشارہ کیا ہے کہ اس تخلیق کا پھیلاؤ یا وجود صرف ایک لفظ سے ہوا ہے۔ کیتا پسا ؤ ایکو کواؤ۔ مسلمانوں کا کُنْ کا عقیدہ بھی کچھ اسی قسم کا ہے۔" (وِچار دھارا صـ۴۳)

سُورج، چاند اور ستاروں کی تخلیق بھی اللہ تعالیٰ نے کی ہے

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اِس امر کو بالوضاحت بیان کیا ہے

کہ سورج۔ چاند اور ستاروں کی تخلیق بھی اللہ تعالیٰ نے کی ہے۔ اور ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ یہ عدمِ وجود میں تھے۔ چنانچہ گورو صاحب فرماتے ہیں کہ :-

ਅਰਬਦ ਨਰਬਦ ਧੁੰਧੂਕਾਰਾ ।
ਧਰਣਿ ਨ ਗਗਨਾ ਹੁਕਮੁ ਅਪਾਰਾ ।
ਨਾ ਦਿਨੁ ਰੈਨਿ ਨ ਚੰਦੁ ਨ ਸੂਰਜੁ
ਸੁੰਨ ਸਮਾਧਿ ਲਗਾਇਦਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

سری گورو نانک جی کے اس ارشاد کا یہی مطلب ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ یہ زمین اور آسمان وجود میں نہیں آئے تھے۔ اس وقت دن اور رات کا سلسلہ بھی نہیں تھا۔ کیونکہ چاند اور سورج کی بھی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت خدائے واحد ہی جلوہ گر تھا۔ گویا کہ وہ دَورِ وحدت تھا۔

گورو جی نے دوسری جگہ سورج۔ چاند اور ستاروں کا خدا تعالیٰ کے حکم سے پیدا ہونا مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے کہ :-

ਸੁੰਨਹੁ ਚੰਦੁ ਸੂਰਜੁ ਗੈਣਾਰੇ ।
ਤਿਸ ਕੀ ਜੋਤਿ ਤ੍ਰਿਭਵਣ ਸਾਰੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ چاند اور سورج کو عدم سے وجود میں لایا ہے۔ اور یہ اس خالقِ حقیقی کی تخلیق ہیں۔

ایک اور مقام پر گوروجی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

ਦੁਇ ਪੁੜ ਜੋੜਿ ਵਿਛੋੜਿਅਨੁ ਗੁਰ ਬਿਨੁ ਘੋਰੁ ਅੰਧਾਰੋ ।
ਸੂਰਜੁ ਚੰਦੁ ਸਿਰਜਿਅਨੁ ਅਹਿਨਿਸਿ ਚਲਤੁ ਵੀਚਾਰੋ ।
[ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੮੦

یعنی - سورج اور چاند کی تخلیق اللہ تعالیٰ نے کی ہے اور دن رات کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :-

ਤੁਧੁ ਆਪੇ ਧਰਤੀ ਸਾਜੀਐ ਚੰਦੁ ਸੂਰਜੁ ਦੁਇ ਦੀਵੇ ।
[ਵਾਰ ਸਿਰੀਰਾਗ ਮ: ੪ ਪੰਨਾ ੮੩

یعنی :-

ਆਪੇ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਉਪਾਇਦਾ ਪਿਆਰਾ
ਕਰਿ ਸੂਰਜੁ ਚੰਦੁ ਚਾਨਾਣੁ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੬੦੬

گوروگرنتھ صاحب سے بھی یہ امر واضح ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ سورج اور چاند کی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਚੰਦੁ ਨ ਹੋਤਾ ਸੂਰੁ ਨ ਹੋਤਾ
ਪਾਨੀ ਪਵਨੁ ਮਿਲਾਇਆ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਨਾਮਦੇਵ, ਪੰਨਾ ੯੭੩

قرآنِ مجید میں سورج چاند اور ستاروں وغیرہ کو خدا تعالیٰ کی

تخلیق بیان کیا گیا ہے۔جیسا کہ مرقوم ہے :-

تَبٰرَكَ الَّذِیْ جَعَلَ فِی السَّمَآءِ بُرُوْجًا وَّ جَعَلَ فِیْهَا سِرٰجًا وَّ قَمَرًا مُّنِیْرًا ○

یعنی ۔بہت بابرکت ہے وہ ہستی جس نے آسمان میں ستارے ۔ چمکتا ہوا سُورج اور نُور دینے والا چاند بنایا ہے۔

سورج۔چاند اور ستارے وغیرہ اسی کی فرمانبرداری کرتے ہیں

گورونانک جی نے اپنے کلام میں یہ بات بھی بیان کی ہے کہ سُورج۔ چاند اور ستارے وغیرہ ہر چیز اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری بجا لا رہی ہے۔جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :-

ਭੈ ਵਿਚਿ ਪਵਣੁ ਵਹੈ ਸਦ ਵਾਉ ।
ਭੈ ਵਿਚਿ ਚਲਹਿ ਲਖ ਦਰੀਆਉ ।
ਭੈ ਵਿਚਿ ਅਗਨਿ ਕਢੈ ਵੇਗਾਰਿ ।
ਭੈ ਵਿਚਿ ਧਰਤੀ ਦਬੀ ਭਾਰਿ ।
ਭੈ ਵਿਚਿ ਇੰਦੁ ਫਿਰੈ ਸਿਰ ਭਾਰਿ ।
ਭੈ ਵਿਚਿ ਰਾਜਾ ਧਰਮ ਦੁਆਰੁ ।
ਭੈ ਵਿਚਿ ਸੂਰਜੁ ਭੈ ਵਿਚਿ ਚੰਦੁ ।
ਕੋਹ ਕਰੋੜੀ ਚਲਤ ਨ ਅੰਤੁ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੬੪

یعنی۔ سُورج۔ چاند اور ستارے وغیرہ سب اشیاء اللہ تعالیٰ کی اطاعت گزار ہیں۔ اور اسی کے ڈر اور خوف سے اپنا اپنا کام کر رہی ہیں۔ کوئی بھی چیز اپنی مرضی سے اِدھر اُدھر نہیں ہو سکتی۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਸਿਮਰੈ ਧਰਤੀ ਅਰੁ ਆਕਾਸਾ ।
ਸਿਮਰਹਿ ਚੰਦ ਸੂਰਜ ਗੁਣਤਾਸਾ ।
ਪਉਣ ਪਾਣੀ ਬੈਸੰਤਰ ਸਿਮਰਹਿ
ਸਿਮਰੈ ਸਗਲ ਉਪਾਰਜਨਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੭੮]

یعنی۔ زمین۔ آسمان۔ چاند۔ سُورج۔ ہوا۔ پانی اور آگ وغیرہ تمام اشیاء اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کر رہی ہیں۔

مشہور سکھ بزرگ بھائی نندلال جی نے تو سُورج اور چاند کو اللہ تعالیٰ کے مزدور قرار دیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

این دو عالم جملہ پُر از نورِ اوست
مہر و ماہ مشعل کشِ مزدورِ اوست

(زندگی نامہ صہ)

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ:۔

اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ ...... وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُوْمَ مُسَخَّرٰتٍۭ بِاَمْرِهٖ ؕ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ؕ تَبٰرَكَ اللّٰهُ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (سورۃ الاعراف ع پ)

یعنی۔ بیشک تمہارا رب اللہ تعالیٰ ہے جس نے تمام آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے ۔۔۔ اور سورج۔ چاند اور ستاروں کو اسنے اس طرح پیدا کیا ہے کہ وہ سب کے سب اس کے ماتحت خدمت کر رہے ہیں۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ وَالنُّجُوْمُ وَالْجِبَالُ وَالشَّجَرُ وَالدَّوَآبُّ وَكَثِيْرٌ مِّنَ النَّاسِ۔ (سورۃ الحج ع۳ پ۱۷)

یعنی۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ جو کچھ زمین و آسمان میں ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی اطاعت اور فرمانبرداری میں مصروف ہے۔ یعنی سورج۔ چاند۔ ستارے۔ پہاڑ۔ درخت۔ حیوان اور بکثرت انسان بھی۔

سورج۔ چاند اور ستاروں کی پرستش اور گورونانک جی

بعض قوموں میں سورج۔ چاند اور ستاروں وغیرہ کی پرستش کی جاتی ہے۔ گورونانک جی مہاراج کے نزدیک پرستش کے لائق خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی ہے۔ چنانچہ اس بارہ میں گوروجی کا یہ ارشاد

ہے کہ چاند۔سورج خدا تعالیٰ کی تخلیق ہیں۔

ਸੂਰਜੁ ਚੰਦੁ ਉਪਾਇ ਜੋਤ ਸਮਾਣਿਆ ।
ਕੀਏ ਰਾਤਿ ਦਿਨੰਤੁ ਚੋਜ ਵਿਡਾਣਿਆ ।
[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੭੯

یعنی۔چاند۔سورج کی خدا تعالیٰ نے ہی تخلیق کی ہے اور اسی نے رات اور دن کو پیدا کیا ہے۔

گورو نانک جی نے ایک مقام پر یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਦਿਵਸੁ ਰਾਤੁ ਦੁਇ ਦਾਈ ਦਾਇਆ
ਖੇਲੈ ਸਗਲ ਜਗਤੁ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੮

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਰੈਣਿ ਦਿਨਸੁ ਦੁਇ ਦਾਈ ਦਾਇਆ ਜਗੁ ਖੇਲੈ ਖੇਲਾਈ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੧

یعنی۔اللہ تعالیٰ نے دن اور رات انسانوں کی خدمت کے لئے پیدا کئے ہیں۔

اِس حقیقت سے کسی کو بھی انکار نہیں ہو سکتا کہ دن اور رات، سورج اور چاند سے ہی وابستہ ہیں۔اِن کے بغیر اُن کی کوئی حقیقت ہی نہیں ہے۔گورو جی کا دن اور رات کو انسانوں کا خادم بتانا یہی مفہوم لئے ہوئے ہے کہ سورج اور چاند خادم ہیں مخدوم نہیں بن سکتے۔

اِس لئے ان کی پرستش جائز قرار نہیں دی جا سکتی۔

الغرض سِکھ دھرم میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی اور کی پرستش جائز نہیں ہے۔ جو لوگ سُورج۔ چاند اور ستاروں کی پُوجا کرتے ہیں انکے ذکر میں دسم گرنتھ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

ਕਈ ਮੂੜ ਪਤ੍ਰ ਪੂਜਾ ਕਰੰਤ।
ਕਈ ਸਿਧ ਸਾਧ ਸੂਰਜ ਸਿਵੰਤ।
ਕਈ ਪਲਟ ਸੂਰਜ ਸਿਜਦਾ ਕਰਾਇ।
ਪ੍ਰਭ ਇਕ ਰੂਪ ਦ੍ਵੈ ਕੈ ਲਖਾਇ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੩੦

دسم گرنتھ کے ایک اور مقام پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

ਪਰਮ ਤੱਤ ਕੋ ਜਿਨ ਨ ਪਛਾਨਾ।
ਤਿਨ ਕਰਿ ਈਸਰ ਤਿਨ ਕਹੁ ਮਾਨਾ।
ਕੇਤੇ ਸੂਰ ਚੰਦ ਕਹੁ ਮਾਨੈ।
ਅਗਨ ਹੋਤ੍ਰ ਕਈ ਪਵਨ ਪ੍ਰਮਾਨੈ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੫੦

یعنی۔ بہت سے بیوقوف لوگ چاند اور سُورج کے عقیدت مند ہیں۔ اگنی ہوتر اور ہوا کے پُوجاری ہیں۔ جن لوگوں نے خدا تعالےٰ کی شناخت نہیں کی وہ ان کی پرستش کر رہے ہیں۔

مشہور سِکھ بزرگ بھائی گوُرداس جی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

ਕੋਈ ਪੂਜੇ ਚੰਦ੍ਰ ਸੂਰ ਕੋਈ ਧਰਤਿ ਅਕਾਸ ਮਨਾਵੈ ।
ਫੋਕਟ ਧਰਮੀ ਭਰਮ ਭੁਲਾਵੈ ।

[ਵਾਰ ੧, ਪੌੜੀ ੧੮

یعنی۔ جو لوگ سُورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں یا زمین و آسمان کے پُوجاری ہیں وہ بیکار اپنا وقت ضائع کر رہے ہیں۔

اس بارہ میں قرآن شریف کی یہ تعلیم ہے کہ :۔

وَمِنْ اٰیٰتِہِ الَّیْلُ وَالنَّھَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ○ (حٰمٓ السجدہ ع ۵ : پ ۲۴)

یعنی۔ اور اس کے نشانوں میں سے رات بھی ہے اور دن بھی۔ نیز سُورج بھی ہے اور قمر بھی۔ تم سُورج کی پرستش کبھی نہ کرو اور نہ چاند کی پُوجا کرو۔ بلکہ صرف اور صرف خدائے واحد کی ہی پرستش کرتے رہو جس نے ان دونوں کو پیدا کیا ہے۔ اگر تم سچے معابد ہو۔

ایک سکھ ودوان سردار کاہن سنگھ نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :۔

"متعدد جاہل سکھ سُورج کو پانی دیتے ہیں اور "نئے چاند کی رام رام" کہہ کر پگڑی یا کسی اور کپڑے کا تاگہ نکال کر چاند کی بھینٹ کرتے ہیں اور مطلب سمجھے بغیر نموسورج سورجے۔ نموچند رچندرے پڑھتے دیکھے جاتے ہیں جو من مکھتا (گمراہی) کا فعل ہے۔"
(ترجمہ از گورمت مارتنڈ صہ ۲۰۹)

الغرض سکھ دھرم کی رُو سے چاند یا سُورج کی پرستش جہالت کا فعل ہے. جو سراسر ناجائز ہے۔ سکھ دھرم میں سُورج اور چاند کی پرستش ممنوع ہے۔

خُدا تعالیٰ دِن کو رات میں اور رات کو دِن میں تبدیل کرتا ہے

گورونانک جی مہاراج نے اپنے کلام ربّ العزّت کی یہ شان بیان کی ہے کہ وہ دن کو رات میں اور رات کو دن میں تبدیل کرتا رہتا ہے یعنی۔ اس نے دن رات کا سلسلہ جاری کیا ہے۔

ਦਿਨ ਮਹਿ ਰੈਣਿ ਰੈਣਿ ਮਹਿ ਦਿਨੀਅਰੁ
ਉਸਨ ਸੀਤ ਬਿਧਿ ਸੋਈ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੭੯

یعنی۔ دن کے بعد رات اور رات کے بعد دن کا سلسلہ اللہ تعالیٰ نے جاری کیا ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਧਰਤਿ ਅਕਾਸੁ ਕੀਏ ਬੈਸਣ ਕਉ ਥਾਉ ।
ਰਾਤਿ ਦਿਨੰਤੁ ਕੀਏ ਭਉ ਭਾਉ ।
[ਬਿਲਾਵਲੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੩੯

گورو گرنتھ میں یہ لکھا ہے کہ :-

ਦਿਨ ਮਹਿ ਰੈਣਿ ਰੈਣਿ ਮਹਿ ਦਿਨੀਅਰੁ
ਉਸਨ ਸੀਤ ਬਿਧਿ ਸੋਈ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੦੪

یعنی۔ ہر دن کے بعد رات اور ہر رات کے بعد دن کا سلسلہ جاری ہے۔

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

يُولِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُولِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ

(سورۃ الحدید ع ۱ : پ ۲۷)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ دن کو رات میں اور رات کو دن میں تبدیل کرتا رہتا ہے۔ اور ہر دن کے بعد رات اور ہر رات کے بعد دن طلوع کرتا رہتا ہے۔

انسان کی پیدائش اور گورونانک جی

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شروع میں انسان کو بغیر عورت مرد کے اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا تھا۔ گوروجی نے یہ بات صاف الفاظ میں بیان کی ہے کہ ابتداء میں ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ ابھی عورت مرد کی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ਬ੍ਰਹਮਾ ਬਿਸਨੁ ਮਹੇਸੁ ਨ ਕੋਈ ।
ਅਵਰੁ ਨ ਦੀਸੈ ਏਕੋ ਸੋਈ ।
ਨਾਰਿ ਪੁਰਖੁ ਨਹੀ ਜਾਤਿ ਨ ਜਨਮਾ
ਨਾ ਕੋ ਦੁਖੁ ਸੁਖੁ ਪਾਇਦਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

گورونانک جی کے اِس شبد سے واضح ہے کہ ابتداء میں جبکہ دورِ وحدت تھا۔ عورت یا مرد وجود میں نہیں آئے تھے۔ اس صورت میں ابتدائی انسان یا انسانوں کا بغیر ماں باپ کے پیدا ہونا خود بخود ثابت ہوگا۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਮਾਇ ਨ ਹੋਤੀ ਬਾਪੁ ਨ ਹੋਤਾ ਕਰਮੁ ਨ ਹੋਤੀ ਕਾਇਆ ।
ਹਮ ਨਹੀ ਹੋਤੇ ਤੁਮ ਨਹੀ ਹੋਤੇ ਕਵਨੁ ਕਹਾਂ ਤੇ ਆਇਆ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਨਾਮਦੇਵ, ਪੰਨਾ ੯੭੩

گوروگرنتھ صاحب کے اِس شبد سے بھی ابتدائی انسانوں کا بغیر ماں باپ کے پیدا ہونا ثابت ہے۔

الغرض گورونانک جی مہاراج اِس بات کے قائل تھے کہ ابتداء میں اللہ تعالیٰ نے ماں باپ یا نر و مادہ کے تعلق کے بغیر اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان پیدا کئے تھے۔ یہی وجہ ابتداء میں پیدا ہونے والے انسانوں کو گوربانی میں "قدرت کے سب بندے" یا "ماٹی کے بھانڈے" کہا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ

ਅਵਲਿ ਅਲਹ ਨੂਰੁ ਉਪਾਇਆ ਕੁਦਰਤਿ ਕੇ ਸਭ ਬੰਦੇ ।

ਮਾਟੀ ਏਕ ਅਨੇਕ ਭਾਂਤਿ ਕਰਿ ਸਾਜੀ ਸਾਜਨਹਾਰੈ ।
ਨਾ ਕਛੁ ਪੋਚ ਮਾਟੀ ਕੇ ਭਾਂਡੇ ਨਾ ਕਛੁ ਪੋਚ ਕੁੰਭਾਰੈ ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੩੪੯

پس یہ "قدرت کے بندے" اور "ماٹی کے بھانڈے" وہ انسان ہو سکتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ابتدا میں بغیر ماں باپ کے پیدا کئے تھے۔ اور ان کا ماں باپ خود اللہ تعالیٰ ہی تھا۔ اسی بناء پر یہ کیا گیا ہے کہ :-

ਹਰਿ ਆਪੇ ਮਾਤਾ ਆਪੇ ਪਿਤਾ
ਜਿਨਿ ਜੀਉ ਉਪਾਇ ਜਗਤੁ ਦਿਖਾਇਆ ।

ਕਹੈ ਨਾਨਕੁ ਸ੍ਰਿਸਟਿ ਕਾ ਮੂਲੁ ਰਚਿਆ
ਜੋਤਿ ਰਾਖੀ ਤਾ ਤੂ ਜਗ ਮਹਿ ਆਇਆ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੯੨੧

ممکن ہے کہ عام لوگ زمین کو "دھرتی ماتا" اسی نسبت سے کہتے چلے آ رہے ہوں کیونکہ ابتدائی انسانوں کی ماں "دھرتی" زمین ہی تھی اور وہ بغیر ماں کے زمین کی مٹی سے ہی پیدا ہوئے تھے۔ اور گوربانی میں بھی شاید اسی خیال سے زمین کو ماں کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਮਾਤਾ ਧਰਤਿ ਮਹਤੁ
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੮ ਤੇ ਵਾਰ ਮਾਝ ਮ: ੨, ਪੰਨਾ ੧੪੬

یعنی :-

ਉਦਰ ਸੰਜੋਗੀ ਧਰਤੀ ਮਾਤਾ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਅੰਗ ੧੦੨੧

یعنی - دھرتی زمین انسانوں کی ماں ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں ماں کے بطن سے پیدا ہونے والے انسان کو "ماس کے بھانڈے" کہا گیا ہے۔ جیسا کہ خود گورو نانک جی کا ارشاد ہے کہ :-

ਮਾਸਹੁ ਨਿੰਮੇ ਮਾਸਹੁ ਜੰਮੇ ਹਮ ਮਾਸੈ ਕੇ ਭਾਂਡੇ ।

[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਸ. ਮ. ੧, ਅੰਗ ੧੨੯੦

الغرض اگر گوربانی میں استعمال کیئے گئے الفاظ "ماٹی کے بھانڈے" اور "ماس کے بھانڈے" پر سنجیدگی سے غور کیا جائے تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ "ماٹی کے بھانڈے" تو وہ انسان ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ابتداء میں جبکہ کوئی انسان وجود میں نہیں آیا تھا اپنی قدرتِ کاملہ سے بغیر ماں باپ کے پیدا کئے تھے۔ چونکہ ان کی پیدائش زمین کی مٹی سے ہوئی تھی اس لئے انہیں "مٹی کے بھانڈے" کا نام دیا گیا۔ اور دوسرے انسان ان کی نسل سے پیدا ہوئے تھے۔ اس لئے انہیں "ماس کے بھانڈے" کہا گیا۔

قرآنِ شریف میں اس سلسلے میں یہ مرقوم ہے کہ :-

اَلَّذِیْٓ اَحْسَنَ کُلَّ شَیْءٍ خَلَقَہٗ وَبَدَاَ خَلْقَ الْاِنْسَانِ مِنْ طِیْنٍ ۝ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَہٗ مِنْ

سُلٰلَةٍ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○

(سورۃ السجدۃ : ع۱ : پ۲۱)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام چیزیں اعلیٰ طاقتوں سے پیدا کی ہیں اور انسان کو گیلی مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پھر اس کی نسل کو ایک حقیر سیال مادے خلاصہ (یعنی نطفہ) سے پیدا کیا ہے۔

قرآنِ مجید کی اِس آیت سے بھی ابتدائی انسان کا مٹی سے بغیر ماں باپ کے پیدا ہونا اور پھر اس کی نسل کا اس کے نطفہ سے جاری ہونا ثابت ہے۔

قرآنِ مجید کے ایک اور مقام پر مٹی سے پیدا ہونے والے ان انسانوں سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:۔

وَاللّٰهُ اَنْۢبَتَكُمْ مِّنَ الْاَرْضِ نَبَاتًا ○

(سورۃ نوح : ع۱ : پ۲۹)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے ابتدائی انسانوں کو زمین سے نباتات کی طرح اپنی قدرتِ کاملہ سے پیدا کیا تھا اور پھر نشو و نما بخشی تھی۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

ਅਣਖਾਕਾਂਮਦ ਵਿਲ ਕਰ ਆਦਮ ਸਿਰਜਿਆ ਖੁਦਾਇ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੦੨

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں یہ بات بھی بالوضاحت بیان کی ہے کہ ایک وقت ایسا بھی تھا کہ جب انسان کی رُوح بھی پیدا نہیں

ہوئی تھی۔ جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :۔

ਨਿੰਦੁ ਬਿੰਦੁ ਨਹੀ ਜੀਉ ਨ ਜਿੰਦੋ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੫

یعنی۔ دورِ وحدت کے وقت جبکہ خدائے واحد ہی جلوہ گر تھا اور دوسری کسی چیز کی ابھی تخلیق نہیں ہوئی تھی۔ اس وقت رُوح بھی نہیں تھی اور نطفہ بھی نہیں تھا۔

گورونانک جی نے یہ بھی فرمایا ہے کہ رُوح کو اللہ تعالیٰ نے اپنے امر (حکم) سے بغیر کسی مادہ کے پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਆਕਾਰ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਹਿਆ ਜਾਈ ।
ਹੁਕਮੀ ਹੋਵਨਿ ਜੀਅ ਹੁਕਮਿ ਮਿਲੈ ਵਡਿਆਈ ।

[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੧

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام اجسام اپنے امر (حکم) سے پیدا کئے ہیں۔ اس کے امر کی ماہیّت کوئی انسان بیان نہیں کر سکتا۔ رُوح کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم (امر) سے ہی پیدا کیا ہے اور اس کے مدارج بھی اپنے حکم سے ہی مقرر کئے ہیں۔ نہ رُوح کی پیدائش میں کسی سابقہ عمل کا کوئی دخل ہے اور نہ اس کے مدارج میں۔

قرآنِ مجید میں رُوح کی پیدائش سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ :۔

قُلِ الرُّوْحُ مِنْ اَمْرِ رَبِّیْ وَمَآ اُوْتِیْتُمْ مِّنَ

اِلَّا قَلِیۡلًا ۝ مِّنَ الۡعِلۡمِ

(سورۃ بنی اسرائیل : ع : پ ۱۵)

یعنی۔ تو کہہ دے کہ روح میرے ربّ کے حکم سے پیدا ہوئی ہے

اور اس کا علم تمہیں کم ہی دیا گیا ہے۔

ایک سکھ ودوان ڈاکٹر رتن سنگھ جگی رقمطراز ہیں کہ :۔

" روح۔ یہ عالم کائنات کی سب سے زیادہ ذی شعور شکتی

ہے۔ گورو جی نے جپ جی میں "حکم" کے ذریعہ اس کا پیدا ہونا

تسلیم کیا ہے۔ اور "حکم" کے ذریعہ ہی دنیا میں یہ بڑائی حاصل کرتی

ہے۔

حکمی ہوون جیو حکمی ملے وڈیائی

(ویچار دھارا صـ ۴۳)

الرّزاق

گورونانک جی مہاراج نے اپنے ربّ العزّت کو رزاق بھی تسلیم کیا

ہے اور فرمایا ہے کہ وہ ہر جاندار کو رزق پہنچاتا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد

ہے کہ :۔

ਕੁਦਰਤਿ ਕਰਨੈਹਾਰ ਅਪਾਰਾ ।
ਕੀਤੇ ਕਾ ਨਾਹੀ ਕਿਹੁ ਚਾਰਾ ।
ਜੀਅ ਉਪਾਇ ਰਿਜਕੁ ਦੇ ਆਪਿ
ਸਿਰਿ ਸਿਰਿ ਹੁਕਮੁ ਚਲਾਇਆ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੦੪੨

یعنی۔ اس عالم کائنات کی تخلیق کرنے والا اللہ تعالیٰ بہت بلند شان والا ہے اور وہ ہر جاندار کو رزق دے رہا ہے۔ اور ہر چیز پر اسی کی حکومت ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਖਾਣਾ ਪੀਣਾ ਪਵਿਤ੍ਰੁ ਹੈ ਦਿਤੋਨੁ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹਿ ।
{ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੨

یعنی۔ اس رزاق خدا تعالیٰ نے جو کچھ بھی کھانے پینے کے لئے رزق پیدا کیا ہے وہ سب پاک ہے۔ گویا کہ انسان کو پاک طیب اشیاء ہی کھانی چاہئیں۔

گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ਸੈਲ ਪਥਰ ਮਹਿ ਜੰਤ ਉਪਾਏ ਤਾਕਾ ਰਿਜਕੁ ਆਗੈ ਕਰਿ ਧਰਿਆ ।

....

ਜਨਨਿ ਲੋਕ ਸੁਤ ਬਨਿਤਾ ਕੋਇ ਨ ਕਿਹਸੀ ਧਰਿਆ ।
ਸਿਰਿ ਸਿਰਿ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹੇ ਠਾਕੁਰੁ ਕਾਹੇ ਮਨ ਭਉ ਕਰਿਆ ।
[ਗੂਜਰੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੯੫

یعنی۔ پہاڑوں اور پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے جاندار مخلوق پیدا کی ہے اور پھر ان کے رزق کا بھی سامان کیا ہے۔ اور ہر جاندار کو وہی خدا تعالیٰ رزق پہنچا رہا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالےٰ کو

رازق تسلیم کیا گیا ہے اور بیان کیا گیا ہے کہ وہی سب کو رزق پہنچا رہا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۶۰۵، ۶۶۰، ۷۸۵، ۹۱۲، ۱۰۴۵، ۱۱۰۲، ۱۲۴۴، ۱۳۳۷) وغیرہ۔

قرآن شریف میں اس سلسلہ میں یہ مذکور ہے کہ :۔

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ الرَّزَّاقُ ذُو الْقُوَّۃِ الْمَتِیْنُ ○

(سورۃ الذّٰریٰت ع۳ : پ۲۶)

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ ثُمَّ رَزَقَکُمْ (سورۃ الروم ع۴ پ۲۱)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام رزاق بھی ہے۔ اور وہ بڑی زبردست طاقت والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے تم سب کو پیدا کیا ہے۔ اور وہی تمہیں رزق بھی دیتا ہے۔ یعنی جن مذاہب نے پیدا کرنے والا (برہما) اور پرورش کرنے والا (وشنو) الگ الگ دو[۲] شخصیّتوں کو تسلیم کیا ہے وہ غلطی پر ہیں۔ خدائے واحد ہی سب کا خالق اور رازق ہے۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ :۔

ਕਿ ਕਾਰਨ ਕੁਨਿੰਦ ਹੈਂ ।
ਕਿ ਰੋਜ਼ੀ ਦਹਿੰਦ ਹੈਂ ।
ਕਿ ਰਾਜ਼ਕ ਰਹੀਮ ਹੈਂ ।
ਕਿ ਕਰਮੰ ਕਰੀਮ ਹੈਂ ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੬

یعنی۔ اللہ تعالیٰ ہی اس جہان کی علّتِ فاعلی ہے۔ اور وہی تمام مخلوق کو رزق دے رہا ہے۔

دسم گرنتھ کے ایک مقام پر یہ بھی مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسا رازق ہے کہ اگر وہ کسی پر ناراض بھی ہو تو اس کی روزی بند نہیں کرتا بلکہ اسے بھی رزق پہنچاتا رہتا ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ :-

ਐਸ ਹੀ ਜਾਨ ਬਿਲੋਕਤ ਰਾਜਿਕ ਰੋਖ ਰੂਹਾਨ ਕੀ ਰੋਜੀ ਨ ਟਾਰੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੫੦

یعنی ۔ وہ رازق خدا تعالیٰ ہر شخص کے رازوں سے بخوبی واقف ہے اور وہ کسی پر خفا ہونے پر اس کی روزی بند نہیں کرتا بلکہ ہر بھلے بُرے اور مومن کافر کو رزق پہنچاتا رہتا ہے۔

ਅਕਿਰਤਘਣਾ ਨੋ ਪਾਲਦਾ ਪ੍ਰਭੁ ਨਾਨਕ ਬਖਸਿੰਦ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ احسان فراموش کی بھی پرورش کرتا ہے۔ نانک جی کہتے ہیں کہ وہ ہمیشہ بخشنہار ہے۔ یعنی اس کی بخشش ہمیشہ ہمیش ہوتی رہی ہے۔

اس سلسلہ میں دسم گرنتھ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਜਾਨ ਕੋ ਦੇਤ ਅਜਾਨ ਕੋ ਦੇਤ ਜਮੀਨ ਕੋ ਦੇਤ ਜਮਾਨ ਕੋ ਦੈ ਹੈ ।
ਕਾਹੇ ਕੋ ਡੋਲਤ ਹੈ ਤੁਮਰੀ ਸੁਧ ਸੁੰਦਰ ਸ੍ਰੀ ਪਦਮਾਪਤਿ ਲੈ ਹੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੩੧

یعنی۔ اللہ تعالیٰ جاہل کو بھی رزق دیتا ہے اور عالم کو بھی۔ اور زمین کا بھی وہی رازق ہے۔ اور ہر زمانے میں وہی سب کو دیتا ہے۔ اے انسان

پھر تُو کیوں ڈول رہا ہے جبکہ ہر شخص کی خبر گیری وہ خدا تعالیٰ خود کر رہا ہے۔

قرآنِ شریف کی ابتدائی آیت میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

یعنی۔ تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پیدا کرنے والا اور پرورش کرنے والا ہے۔

خدا تعالیٰ کی فعلی شہادت بھی اِس امر پر دال ہے کہ اس کی پرورش سب کیلئے یکساں ہے۔ اس میں کسی کے ملک۔ مذہب۔ قوم یا قبیلے کی بناء پر کوئی تفریق نہیں کی جاتی۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:۔

ਕਿ ਕਾਮਲ ਕਰੀਮ ਹੈਂ।
ਕਿ ਰਾਜਕ ਰਹੀਮ ਹੈਂ।
ਕਿ ਰੋਜੀ ਦਿਹੰਦ ਹੈਂ।
ਕਿ ਰਾਜਕ ਰਹਿੰਦ ਹੈਂ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੩੦

اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی دیتا ہے

گورونانک جی نے اپنے مقدّس کلام میں یہ بات بھی بیان کی ہے کہ

اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے جسے چاہتا ہے کھلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی دیتا ہے۔ جیسا کہ آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

ਇਕਿ ਆਵਹਿ ਇਕਿ ਜਾਹਿ ਉਠਿ ਰਖੀਅਹਿ ਨਾਵ ਸਲਾਰ ।
ਇਕਿ ਉਪਾਏ ਮੰਗਤੇ ਇਕਨਾ ਵਡੇ ਦਰਵਾਰ ।
ਅਗੈ ਗਇਆ ਜਾਣੀਐ ਵਿਣੁ ਨਾਵੈ ਵੇਕਾਰ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫

یعنی۔ اس دُنیا میں ایک آرہا ہے اور ایک جا رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بعض کو بھکاری بنایا ہے اور بعض کو بڑی شان و شوکت عطا کی ہے جو لوگ خدا تعالیٰ کے دربار میں سُرخرو ہوں گے وہی کامیاب ہوں گے بغیر اس کے سب کچھ فضول ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਆਪਿ ਭਾਂਡੇ ਸਾਜਿਅਨੁ ਆਪਿ ਪੂਰਣੁ ਦੇਇ ।
ਇਕਨ੍ਹੀ ਦੁਧੁ ਸਮਾਈਐ ਇਕਿ ਚੁਲ੍ਹੈ ਰਹਨ੍ਹਿ ਚੜੇ ।
ਇਕ ਨਿਹਾਲੀ ਪੈ ਸਵਨ੍ਹਿ ਇਕਿ ਉਪਰਿ ਰਹਨਿ ਖੜੇ ।
ਤਿਨ੍ਹਾ ਸਵਾਰੇ ਨਾਨਕਾ ਜਿਨ ਕਉ ਨਦਰਿ ਕਰੇ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੫

یعنی۔ اللہ تعالیٰ نے تمام جاندار خود پیدا کئے ہیں اور خود ہی انکی تکمیل کی ہے بعض تو ایسے ہیں جن میں دُودھ بہت ہے اور آرام سے زندگی بسر کرتے ہیں اور بعض ایسے ہیں جن کی زندگی بہت تلخ گزرتی ہے جن پر اللہ تعالیٰ کی نظرِ کرم ہوتی ہے وہی سنور سکتے ہیں۔

اِس سلسلہ میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ :-

ਪਉਣੈ ਪਾਣੀ ਅਗਨੀ ਜੀਉ ।
ਤਿਨ ਕਿਆ ਖੁਸੀਆ ਕਿਆ ਪੀੜ ।
ਧਰਤੀ ਪਾਤਾਲੀ ਆਕਾਸੀ ਇਕਿ ਦਰਿ ਰਹਨਿ ਵਜੀਰ ।
ਇਕਨਾ ਵਡੀ ਆਰਜਾ ਇਕਿ ਮਰਿ ਹੋਹਿ ਜਹੀਰ ।
ਇਕਿ ਦੇ ਖਾਹਿ ਨਿਖੁਟੈ ਨਾਹੀ ਇਕਿ ਸਦਾ ਫਿਰਹਿ ਫਕੀਰ ।
ਹੁਕਮੀ ਸਾਜੇ ਹੁਕਮੀ ਢਾਹੇ ਏਕ ਚਸੇ ਮਹਿ ਲਖ ।
ਸਭੁ ਕੋ ਨਥੈ ਨਥਿਆ ਬਖਸੇ ਤੋੜੇ ਨਥ ।
ਵਰਨਾ ਚਿਹਨਾ ਬਾਹਰਾ ਲੇਖੇ ਬਾਝੁ ਅਲਖੁ ।
ਕਿਉ ਕਥੀਐ ਕਿਉ ਆਖੀਐ ਜਾਪੈ ਸਚੋ ਸਚੁ ।
[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੮੯

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے کھُلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی دیتا ہے ۔ وہ غیر مجسّم اور بلند و بالا ہے ۔

گورو نانک جی نے اس سلسلہ میں یہ حقیقت بھی واضح فرمائی ہے کہ :-

ਸਰਬੇ ਸਮਾਣਾ ਆਪਿ ਤੂਹੈ ਉਪਾਇ ਧੰਧੈ ਲਾਇਆ ।
ਇਕਿ ਤੁਧ ਹੀ ਕੀਏ ਰਾਜੇ ਇਕਨਾ ਭਿਖ ਭਵਾਈਆ ।
[ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੬੬

یعنی ۔ اے مولا ۔ تُو ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور تُو نے سب کو پیدا کر کے مختلف کاموں پر لگایا ہُوا ہے ۔ اور تُو نے بعض کو راجہ بنایا ہے جو حکومت کر رہے ہیں ۔ بعض کو تُو نے بھکاری بنایا ہے جو در در بھیک مانگ رہے ہیں ۔

گوروجی نے اِن شبدوں میں یہ بات بالوضاحت بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے۔ اپنی مرضی اور صفتِ رحمانیت کے ماتحت کھُلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی دیتا ہے۔ خواہ انسان کو بافراغت رزق ملے خواہ تنگی سے وقت گزرے دونوں صورتوں میں انسان کو اپنے خالق اور مالک کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیئے۔

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ :۔

قُلْ اِنَّ رَبِّیْ یَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ یَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ وَیَقْدِرُ لَهٗ ؕ وَمَآ اَنْفَقْتُمْ مِّنْ شَیْءٍ فَهُوَ یُخْلِفُهٗ ۚ وَهُوَ خَیْرُ الرّٰزِقِیْنَ ○

(سورۃ سبا ع ۵ : پ ۲۲)

یعنی۔ تُو اعلان کر دے کہ میرا ربّ العزّت اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے کھُلا رزق دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے تنگی دیتا ہے۔ اور جو کچھ تم خرچ کرو گے اس کا بہتر نتیجہ وہ ضرور نکالے گا۔ وہ سب رزق دینے والوں سے اچھا رزق دینے والا ہے۔

اللہ تعالیٰ ولی۔ (مِتّر) ہے

گورو نانک جی کے کلام سے یہ بھی واضح ہے کہ انھوں نے اپنے ربّ العزّت کو ولی یعنی دوست اور مِتّر کے نام سے بھی موسوم کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا

ارشاد ہے کہ :-

ਤੂੰ ਹੈ ਸਾਜਨੁ ਤੂੰ ਸੁਜਾਣੁ ਤੂੰ ਆਪੇ ਮੇਲਣਹਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੫

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر خداتعالیٰ کو "ولی" بھی کہا گیا ہے جیسا کہ

ਵਲੀ ਨਿਆਮਤਿ ਬਿਰਾਦਰਾ ਦਰਬਾਰ ਮਿਲਕ ਖਾਨਾਇ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੨੩

شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو گرنتھ صاحب کے اس قول کی تشریح میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

"ولی نعمت بخشش کا مالک دائیں دینے والا ہر پربت"
(شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۷۲۳)

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਮੀਤੁ ਹਮਾਰਾ ਸੋਈ ਸੁਆਮੀ ।
ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੭੧

یعنی ۔ ہمارا دوست خدا ایسے واحد ہی ہے جو ہر جگہ حاضر وناظر ہے اور دلوں کو جاننے والا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਹਰਿ ਹਰਿ ਸਜਣੁ ਮੇਰਾ ਪ੍ਰੀਤਮੁ ਰਾਇਆ ।
[ਮਾਝ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੯੪

ایک اور مقام پہ یہ درج ہے کہ :-

ਤੂੰ ਮੇਰਾ ਸਖਾ ਤੂੰ ਹੀ ਮੇਰਾ ਮੀਤੁ ।
ਤੂੰ ਮੇਰਾ ਪ੍ਰੀਤਮੁ ਤੁਮ ਸੰਗਿ ਹੀਤੁ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੮੧

قرآن شریف میں یہ مرقوم ہے کہ :-

وَهُوَ الْوَلِيُّ الْحَمِيْدُ ○

(سورۃ الشوریٰ : ع ۳ : پ ۲۵)

یعنی - وہی (خدا تعالیٰ) سچّا دوست اور قابلِ تعریف ہے -

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

وَمَا لَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○

(سورۃ الشوریٰ ع ۴ : پ ۲۵)

یعنی - اللہ تعالیٰ کے سوا تمہارا کوئی بھی دوست اور مددگار نہیں ہے -

---

السّبحٰن

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کے لئے سبحٰن کا لفظ بھی استعمال کیا ہے - اور اس کے معنے یہی ہیں کہ خدائے واحد ہی ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے اور پاکیزگی کا منبع ہے - جیسا کہ گورو جی نے

فرمایا ہے کہ :-

ਤੁਧੁ ਸਚੇ ਸੁਬਹਾਨੁ ਸਦਾ ਕਲਾਣਿਆ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫੦

یعنی - اے مولا تو سبحٰن ہے اور میں ہمیشہ تیری ہی حمد کے گیت گاتا ہوں -

سری گورو نانک جی مہاراج نے اپنے کلام میں بعض اور مقامات پر بھی خدا تعالیٰ سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ وہ سبحٰن ہے اور ہر قسم کی کمزوریوں اور غلطیوں سے پاک ہے -

گورو جی نے ایک اور مقام پر یہ فرمایا ہے کہ :-

ਮਨਮੁਖਿ ਸੁਖੁ ਨ ਪਾਈਐ ਗੁਰਮੁਖਿ ਸੁਖੁ ਸੁਭਾਨੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੨

یعنی - من مکھتا میں انسان کو سکھ نہیں مل سکتا - سکھ تو سبحان (خدا تعالیٰ) سے گورمکھ لوگوں کو ہی ملتا ہے -

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورو جی کا یہ قول درج ہے کہ :-

ਵਣ ਬਨੰਤਰ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਸਚੁ ਖਾਲਕ ਸੁਬਹਾਨ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੨੨

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਆਦਿ ਅੰਤ ਅਬ ਏਕ ਹੀ ਸਭ ਖਾਲਕ ਸੁਬਹਾਨ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੨੪

سبحٰن عربی زبان کا لفظ ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالےٰ کی ذات بابرکات ہر قسم کے عیوب سے پاک اعلیٰ و برتر ہے۔

قرآن شریف کا ارشاد ہے :-

سُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ (النمل : ع ۱ : پ ۱۹)

سُبْحٰنَهٗ هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ○ (الزمر : ع ۱ : پ ۲۳)

یعنی۔ تمام جہانوں کا رب اللہ تعالیٰ ہر قسم کے نقائص سے پاک ہے اور وہ واحد اور غالب بھی ہے۔

القادر

گورو نانک جی نے اللہ تعالیٰ کو قادر بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਸਭ ਤੇਰੀ ਕੁਦਰਤਿ ਤੂੰ ਕਾਦਿਰੁ ਕਰਤਾ ਪਾਕੀ ਨਾਈ ਪਾਕੁ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੬੪

گورو جی نے اِس بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

ਅਲਾਹੁ ਅਲਖੁ ਅਗੰਮੁ ਕਾਦਰੁ ਕਰਣਹਾਰੁ ਕਰੀਮੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੪

گورو جی نے ان دونوں شبدوں میں اللہ تعالیٰ کو قادر بیان کیا ہے نیز گورو جی نے اپنے کلام میں اور بھی بعض مقامات پر اللہ تعالیٰ کو قادر تسلیم کیا

ہے اور یہ فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کو سب قدرتیں حاصل ہیں اور کوئی بھی شخصیت اس کی قدرتوں میں حائل نہیں ہو سکتی۔

قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ :-

انّ اللہ قادر (سورۃ الانعام ع ۴ پ ۷)

انّا لقٰدرون (سورۃ المعارج ع ۲ پ ۲۹)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ قادر ہے۔

گورونانک جی کا ارشاد ہے :-

ਨਾਨਕ ਸਚੁ ਦਾਤਾਰੁ ਸਿਨਾਖਤੁ ਕੁਦਰਤੀ ॥
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੧

مشہور سکھ بزرگ بھائی نندلال جی فرماتے ہیں کہ :-

قادر مطلق بقدرت ظاہر ست
درمیانے قدرتے خود قادر ست

(نندگی نامہ)

یعنی۔ قادر مطلق خدا تعالیٰ اپنی قدرت سے ظاہر ہو رہا ہے۔ اور وہ اپنی قدرت میں خود موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے

گورونانک جی نے اپنے کلام میں ربّ العزّت کو قادر مطلق بھی تسلیم کیا

ہے جس کے لئے سرب کلا بھرپور یا سمرتھ شکتی مان وغیرہ کے الفاظ استعمال کئے ہیں۔ یعنی وہ ایسا قادر ہے کہ اس کی قدرت کے ظہور میں کوئی چیز روک نہیں بن سکتی۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਸਰਬ ਕਲਾ ਸਾਚੇ ਭਰਪੂਰਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੧

یعنی۔ اے الحق خدا تجھے سب طاقتیں اور قدرتیں حاصل ہیں۔
گوربانی میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بھی کہا گیا ہے کہ :۔

ਤੂ ਬੇਅੰਤੁ ਸਰਬ ਕਲਾ ਪੂਰਾ ਕਿਛੁ ਕੀਮਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਇ ।
[ਬੈਰਾੜੀ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੭੨੦

گوروگرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :۔

ਉਸਤਤਿ ਬੰਦਨਾ ਅਨਿਕ ਬਾਰ ਸਰਬ ਕਲਾ ਸਮਰਥ ।
ਡੋਲਨ ਤੇ ਰਾਖਹੁ ਪ੍ਰਭੂ ਨਾਨਕ ਦੇ ਕਰਿ ਹਥ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੫੬

یعنی۔ اے مولا تو سرب کلا سمرتھ یعنی قادر مطلق ہے اس لئے ہمیں لغزشوں سے بچا لینا۔
گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :۔

ਸਰਬ ਕਲਾ ਸਮਰਥ ਪ੍ਰਭ
[ਬਿਲਾਵਲ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੧੧

یعنی۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں اِس بارہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਤੁਮ੍ਰੀ ਕ੍ਰਿਪਾ ਤੇ ਛੁਟੀਐ ਬਿਨਸੈ ਅਹੰਮੇਵ ।
ਸਰਬ ਕਲਾ ਸਮਰਥ ਪ੍ਰਭ ਪੂਰੇ ਗੁਰਦੇਵ ।
[ਬਿਲਾਵਲ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੧੧

یعنی۔ اے مولیٰ تیرے فضل سے ہم نجات پا سکتے ہیں اور ہمارا تکبّر بھی تیرے فضل سے ہی دُور ہو سکتا ہے۔ تُو قادرِ مطلق اور کامل ہے۔

ایک اَور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਸਮਰਥ ਪ੍ਰਭੁ ਜੋ ਕਰੇ ਸੁ ਹੋਈ ।
ਖਿਨ ਮਹਿ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਦਾ ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਨਹੀ ਕੋਈ ।
[ਵਾਰ ਜੈਤਸਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੦੬

یعنی۔ علتِ فاعلی قادرِ مطلق خدا تعالیٰ ہی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے کرتا ہے۔ پل میں وہ پیدا کرنے اور فنا کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔ اس کے بغیر کوئی بھی قادرِ مطلق نہیں ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ :-

ਜੀਅ ਜੰਤ ਕਉ ਰਿਜਕੁ ਸੰਬਾਹੇ ।
ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਸਮਰਥ ਆਪਾਹੇ ।
ਖਿਨ ਮਹਿ ਥਾਪਿ ਉਥਾਪਨਹਾਰਾ ਸੋਈ ਤੇਰਾ ਸਹਾਈ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੭੧

یعنی۔ تمام جانداروں کو وہی رزق دیتا ہے۔ وہی علتِ فاعلی اور

قادر مطلق ہے۔ وہ پل میں پیدا کرنے اور فنا کرنے پر قادر ہے۔ وہی تیرا مددگار ہے۔

قرآنِ شریف میں مذکور ہے کہ:-

اِنَّ اللہَ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

(سورۃ البقرہ ع ۳-۱۲ - پ ۱ ، سورۃ النور ع ۵ - پ ۱۸)

وَ اللہُ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ قَدِیۡرٌ ○

(سورۃ البقرہ ع ۳۴ - پ ۳)

یعنی۔ اے اللہ تعالیٰ تُو ہی ہر چیز پر قادر ہے اور تجھے ہی سب قدرت حاصل ہے۔

الحق

سری گورو نانک جی نے اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام الحق بھی بیان کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

ਹਕਾ ਕਬੀਰ ਕਰੀਮ ਤੂ ਬੇਐਬ ਪਰਵਦਗਾਰ ।
[ਤਿਲੰਗ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੨੧

یعنی۔ اے مولا تُو الحق ہے اور کریم۔ بے عیب اور پروردگار بھی ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں آپ کا یہ ارشاد ہے کہ:-

ਹੋਰ ਕਿਆਮਤ ਓਹਤੇ ਤਾਲਬ ਬਹੋਤੁ ਅਲਹਕ ।
ਹਕੇ ਜੋ ਅਰ ਰਬ ਦੇ ਕਰਤ ਨਹੀ ਅਲਹੱਕ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੨੫

یعنی۔ قیامت کے دن الحق خدا تعالیٰ تخت پر بیٹھے گا اور کسی کے ساتھ اس دن کوئی بے انصافی نہیں کی جائے گی۔

گورو گرنتھ صاحب میں بھی اللہ تعالیٰ کو الحق بیان کیا گیا ہے جیسا مرقوم ہے کہ:۔

ਹਕੁ ਸਚੁ ਖਾਲਕੁ ਖਲਕ ਮਿਆਨੇ ਸਿਆਮ ਮੂਰਤਿ ਨਾਹਿ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੭੨੭

ایک اور مقام پر یہ مذکور ہے کہ:۔

ਹਕੁ ਹੁਕਮੁ ਸਚੁ ਖੁਦਾਇਆ ਬੁਝਿ ਨਾਨਕ ਬੰਦਿ ਖਲਾਸ ਥੀਆ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੮੪

گورو گرنتھ صاحب کے اِن دونوں شبدوں میں اللہ تعالیٰ کو "الحق" تسلیم کیا گیا ہے۔

اِس سلسلہ میں قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے کہ:۔

فَتَعٰلَى اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ

(سورۃ طٰہٰ ع ۶ - پ ۱۶)

اَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ۝

(سورۃ النور ع ۳ - پ ۱۸)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ بلند شان والا اور بادشاہ ہے۔ اور وہ الحق بھی ہے۔

اللہ تعالیٰ سمیع (سُننے والا) اور علیم (جاننے والا) ہے

گورونانک جی مہاراج نے اپنے ربّ العزّت کو سُننے والا (سمیع) اور جاننے والا (علیم) بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਆਪੇ ਪਤਿਸਾਹੁ ਪਰਮੇਸਰੁ ਵੇਖਣ ਕਉ ਪਰਪੰਚੁ ਕੀਆ ।
ਦੇਖੈ ਬੂਝੈ ਸਭ ਕਿਛੁ ਜਾਣੈ ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੩੩

یعنی۔ اللہ تعالےٰ نے اس تمام عالم کائنات کی تخلیق کی ہے۔ اور وہ سب کچھ سُننے والا (سمیع) ہے۔ اور سب کچھ جاننے والا (علیم) بھی ہے۔ اور وہ ظاہر اور باطن بھی ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کو سُننے والا (سمیع) مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا گیا ہے:۔

ਲੁਕਿ ਕਮਾਵੈ ਕਿਸ ਤੇ ਜਾ ਵੇਖੈ ਸਦਾ ਹਦੂਰਿ ।
ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਪ੍ਰਭੁ ਮੇਰਾ ਭਰਪੂਰਿ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੯

گورو گرنتھ صاحب میں اِس بارہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:۔

ਆਪਿ ਕਥੈ ਆਪਿ ਸੁਨਨੈਹਾਰੁ ।
ਆਪਹਿ ਏਕੁ ਆਪਿ ਬਿਸਥਾਰੁ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੯੨

گورو گرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کو جاننے والا (علیم) بھی تسلیم کیا گیا ہے۔ جیساکہ مرقوم ہے کہ :-

ਜਾਨਨਹਾਰ ਪ੍ਰਭੂ ਪਰਬੀਨ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੬੮

ایک اور مقام پہ یہ لکھا ہے کہ :-

ਜਾਨਣਹਾਰੁ ਰਹਿਆ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਨਿ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੯੨

یعنی۔ اللہ تعالیٰ سب کچھ جانتا ہے۔ اور وہ علیم ہے۔

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ حقیقت بیان کی گئی ہے کہ:-

إِنَّ اللّٰهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ○

(سورۃ البقرہ ع ۲۲ - پ ۲)

یعنی۔ بیشک اللہ تعالیٰ سننے والا (سمیع) اور جاننے والا (علیم) ہے۔

ایک اور جگہ مرقوم ہے کہ :-

إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○

(سورۃ آلِ عمران ع ۴ - پ ۳)

یعنی۔ بے شک اے مولا تُو ہی سمیع و علیم ہے۔ تیرے بغیر اور کوئی بھی حقیقی معنوں میں سننے والا اور جاننے والا نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ السمیع (سُننے والا) اور البصیر (دیکھنے والا) ہے

گورونانک جی نے اپنے رنگ میں اللہ تعالیٰ کو سمیع (سُننے والا) اور بصیر (دیکھنے والا) بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے:۔

ਆਪੇ ਵੇਖੈ ਸੁਣੈ ਆਪਿ
ਆਪੇ ਹੀ ਕੁਦਰਤਿ ਕਰੇ ਜਹਾਨੋ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੫

ایک اور مقام پر گورو جی نے اپنے ربّ العزّت سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਜਿਨਿ ਕੀਤਿ ਕਰਿ ਵੇਖਣਹਾਰਾ ।
ਅਵਰੁ ਨ ਦੂਜਾ ਸਿਰਜਣਹਾਰਾ ।
[[illegible], ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੩੯

جس نے اس عالِم کائنات کی تخلیق کی ہے۔ وہی ایک حقیقی رنگ میں بصیر ہے۔ اس کے بغیر کوئی دوسرا حقیقی خالق اور بصیر نہیں ہے۔

اِس تعلق میں گورو گرنتھ صاحب میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਤੁਧੁ ਬਿਨੁ ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ।
ਤੂ ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖਹਿ ਜਾਣਹਿ ਸੋਇ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੩੬੫

یعنی۔ تیرے بغیر کوئی دوسرا نہیں ہے۔ وہی سمیع اور بصیر ہے۔

اِس سلسلہ میں گورو نانک جی کا یہ ارشاد بھی ہے کہ :-

ਜਿਸੁ ਕਰਣਾ ਸੋ ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖੈ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੦੨੧

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਦਇਆ ਕਰਨੁ ਦਇਆਲੁ ਤੂ ਕਰਿ ਕਰਿ ਵੇਖਣਹਾਰੁ ।

[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੩੪

قرآن شریف میں اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

اِنَّ اللّٰہَ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ۝

(سورۃ المؤمن ع۲ - پ۲۴)

یعنی - اللہ تعالیٰ ہی سمیع اور بصیر ہے - وہ ہر ایک کی بات سُنتا ہے اور ہر ایک کی حالت کو دیکھ رہا ہے - اس سے نہ کوئی بات پوشیدہ ہے اور نہ کوئی اوجھل ہے -

---

اللہ تعالیٰ دِلوں کا جاننے والا ہے

گورو نانک جی نے خدا تعالیٰ کو دلوں کا جاننے والا بھی تسلیم کیا ہے اور اس کے لئے اپنے کلام میں "انتر جامی" کا لفظ استعمال کیا ہے - چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੧

یعنی۔ اللہ تعالیٰ انترجامی ہے۔ وہ لوگوں کے دلوں کی پوشیدہ باتوں سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:۔

ਜਾਣਹਿ ਬਿਰਥਾ ਸਭਾ ਮਨ ਕੀ
ਹੋਰੁ ਕਿਸੁ ਪਹਿ ਆਖਿ ਸੁਣਾਈਐ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੮੨

ایک اور مقام پر یہ درج ہے کہ:۔

ਸਿਮਰਉ ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਅਪਨਾ ਸੁਆਮੀ ।
ਸਗਲ ਘਟਾ ਕਾ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ।
[ਸੂਹੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੪੧

ایک اور مقام پر گورونانک جی نے فرمایا ہے کہ:۔

ਹਟ ਪਟਣ ਬਿਜ ਮੰਦਰ ਭੰਨੈ ਕਰਿ ਚੋਰੀ ਘਰਿ ਆਵੈ ।
ਅਗਹੁ ਦੇਖੈ ਪਿਛਹੁ ਦੇਖੈ ਤੁਝ ਤੇ ਕਹਾ ਛਪਾਵੈ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫੬

یعنی۔ کوئی بھی انسان اپنے اعمال کو اپنے ربّ العزت سے نہیں چھپا سکتا۔

گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بھی خدا تعالیٰ کو انترجامی یعنی دلوں کا جاننے والا تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ذیل میں اس کی چند ایک مثالیں پیش کی جاتی ہیں:۔

੧. ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪੁਰਖ ਬਿਧਾਤੇ ਸਰਧਾ ਮਨ ਕੀ ਪੂਰੇ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੦੪ ਤੋ ੨੦੫

੨. ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਸਦਾ ਸੰਗਿ ਕਰਣੈਹਾਰੁ ਪਛਾਣੁ ।

[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੯

੩. ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪ੍ਰਭ ਸੁਜਾਨ ।
ਨਾਨਕ ਤਕੀਆ ਤੁਹੀ ਤਾਣੁ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੧੧

੪. ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਰਹਿਓ ਬਿਆਪਿ ।
ਪ੍ਰਤਿਪਾਲੈ ਜੀਅਨ ਬਹੁ ਭਾਤਿ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੯੨

੫. ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪੁਰਖੁ ਪ੍ਰਧਾਨੁ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੯੩

੬. ਅੰਤਰਜਾਮੀ ਪ੍ਰਭੁ ਸੁਜਾਨੁ ਅਲਖ ਨਿਰੰਜਨ ਸੋਇ ।
ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪਰਮੇਸਰੋ ਸਭ ਬਿਧਿ ਜਾਨਣਹਾਰ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੦੦

اِن شبدوں میں اللہ تعالیٰ انترجامی یعنی دلوں کو جاننے والا تسلیم کیا گیا ہے۔ اِس کے علاوہ اَور بھی متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو انترجامی بیان کیا گیا ہے (ملاحظہ ہو صفحہ ۳۰۰ ، ۳۴۳ ، ۳۸۱ ، ۵۶۳ ، ۶۰۹ ، ۶۲۱ ، ۶۲۵ ، ۶۸۳ ، ۷۸۰ ، ۸۱۲ ، ۸۲۸ ، ۸۶۱ ، ۸۶۶ ، ۸۶۹ ، ۹۱۶ ، ۹۵۶ ، ۹۶۶ ، ۱۰۰۰ ، ۱۰۷۹ ، ۱۱۴۰ ، ۱۱۴۷ ، ۱۱۵۲ ، ۱۱۸۳ ، ۱۲۶۹ ، ۱۳۵۰)

قرآنِ شریف میں اِس بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(اٰل عمران ع - پ۴)

وَھُوَ عَلِیْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○

(الحدید ع - پ۲۷)

یعنی۔ بیشک اللہ تعالیٰ انسانوں کے دلوں کی باتوں سے بھی بخوبی آگاہ ہے۔ اس سے کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ :-

ਤੁਮ ਜਗ ਕੇ ਕਾਰਨ ਕਰਤਾਰਾ ।
ਘਟਿ ਘਟਿ ਮਤਿ ਜਾਨਨਹਾਰਾ ।
ਨਿਰੰਕਾਰ ਨਿਰਵੈਰ ਨਿਰਾਲਮ ।
ਸਭਹੀ ਕੇ ਮਨ ਕੀ ਤੁਹਿ ਮਾਲੁਮ ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੨੨੬

یعنی۔ اے مولا تُو ہی اس جہان کا خالق اور علّتِ فاعلی ہے۔ تُو ہر ایک کے دلوں کی باتوں سے واقف ہے۔ تُو غیر مجسّم ہے اور تجھے کسی سے بھی کوئی عداوت نہیں۔ تُو سب سے الگ ہے اور سب کے دلوں کی باتوں کا تجھے بخوبی علم ہے۔

اللہ تعالیٰ بخشنہار ہے

گورو نانک جی نے اللہ تعالیٰ کو بخشنہار بھی تسلیم کیا ہے۔ یعنی

گوروجی کے نزدیک جو شخص سچے دل سے اپنے گناہوں سے توبہ کر لے تو اللہ تعالیٰ اسکی توبہ قبول کر لیتا ہے اور اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کر دیتا ہے جیسا کہ گوروجی فرماتے ہیں کہ :-

ਆਪੇ ਕਰੇ ਸਚੁ ਅਲਖ ਅਪਾਰੁ ।
ਹਉ ਪਾਪੀ ਤੂੰ ਬਖਸਣਹਾਰੁ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੫੬

گوروجی نے اِس بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

ਸਰਬ ਨਿਰੰਤਰਿ ਆਪੇ ਆਪਿ ।
ਕਿਸੈ ਨ ਪੂਛੈ ਬਖਸੇ ਆਪਿ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੧੨

گوروجی نے ایک مقام پر یہ فرمایا ہے کہ :-

ਸਰਣੀ ਤੇਰੀ ਰੂਸੀ ਤੂੰ ਹੈ
ਤਿਸੁ ਬਖਸੀ ਜਿਸੁ ਨਦਰਿ ਕਰੇ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੫੫

ایک مقام پر گوروجی کا یہ ارشاد درج ہے کہ :-

ਸਾਹਿਬੁ ਹਿਰਦੈ ਵਸਾਇ ਨ ਪਛੋਤਾਵਹੀ ।
ਗੁਨਹਾਂ ਬਖਸਣਹਾਰੁ ਸਬਦੁ ਵਜਾਵਹੀ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੨੦

گورو نانک جی نے اپنے اِن شبدوں میں اللہ تعالیٰ کو بخشنہار

بیان کیا ہے اور بتایا ہے کہ وہ جسے چاہتا ہے بخش دیتا ہے۔ اس کے لئے اسے کسی سے دریافت کرنے یا مشورہ کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر بھی اللہ تعالیٰ کو بخشنہار تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:-

ਅਜਰਾਈਲੁ ਯਾਰੁ ਬੰਦੇ ਜਿਸੁ ਤੇਰਾ ਆਧਾਰੁ ।
ਗੁਨਹ ਉਸ ਕੇ ਸਗਲ ਆਫੂ ਤੇਰੇ ਜਨ ਦੇਖਹਿ ਦੀਦਾਰੁ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੨੪

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:-

ਤੂੰ ਦਾਨਾ ਤੂੰ ਬੀਨਾ ਮੇ ਬੀਚਾਰੁ ਕਿਆ ਕਰੀ ।
ਨਾਮੇ ਚੇ ਸੁਆਮੀ ਬਖਸੰਦ ਤੂੰ ਹਰੀ ।
[ਤ੍ਰਿਲੰਗ, ਨਾਮਦੇਵ, ਪੰਨਾ ੭੨੭

گورو گرنتھ صاحب میں تو اللہ کے حضور اس قسم کی دعائیں بھی کی گئی ہیں:-

ਲੇਖੈ ਕਤਹਿ ਨ ਛੂਟੀਐ ਖਿਨੁ ਖਿਨੁ ਭੂਲਨਹਾਰ ।
ਬਖਸਨਹਾਰ ਬਖਸਿ ਲੈ ਨਾਨਕ ਪਾਰਿ ਉਤਾਰ ।
[ਗਉੜੀ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੬੧

یعنی:-

ਅਸੀ ਖਤੇ ਬਹੁਤੁ ਕਮਾਵਦੇ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਰਾਵਾਰੁ ।
ਹਰਿ ਕਿਰਪਾ ਕਰਿ ਕੈ ਬਖਸਿ ਲੈਹੁ ਹਉ ਪਾਪੀ ਵਡ ਗੁਨਹਗਾਰੁ ।
[ਸਲੋਕ ਵਾਰਾਂ ਤੇ ਵਧੀਕ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੪੧੬

یعنی۔ اے خدا! اگر تو ہم سے حساب کتاب کا معاملہ کرے تو ہمارا کوئی ٹھکانہ نہیں۔ تُو اپنے فضل سے ہمیں بخش۔ ہم سے تو قدم قدم پر خطائیں ہوتی ہیں اور ہم بڑے گناہ گار ہیں۔

قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۝

(سورۃ البقرہ ع ۲۲۔ پ ۲)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ غفور، رحیم، بخشنہار اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:۔

اِنَّ اللّٰہَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۝

(سورۃ الحج ع ۸۔ پ ۱۷ و سورۃ المجادلہ ع ۱۔ پ ۲۸)

یعنی۔ بیشک اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بخشنہار ہے۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے:۔

ਕਿ ਅਫ਼ੂਅਲ ਗੁਨਾਹ ਹੈਂ ।
ਕਿ ਸ਼ਾਹਾਨ ਸ਼ਾਹ ਹੈਂ ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੬

الغرض بیشک اللہ تعالیٰ غفور و رحیم ہے۔ وہ ہر اس شخص کے گناہ معاف کر دیتا ہے جو صدق دل سے توبہ کرکے آئندہ کے لئے اپنی اصلاح کر لے۔ چنانچہ قرآنِ شریف کا یہ واضح ارشاد ہے:۔

اَنَّهٗ مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًۢا بِجَهَالَةٍ ثُمَّ تَابَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَصْلَحَ فَاَنَّهٗ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ○

(سورۃ الانعام ع۶ - پ۷)

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਜੈਸਾ ਬਾਲਕੁ ਭਾਇ ਸੁਭਾਈ ਲਖ ਅਪਰਾਧ ਕਮਾਵੈ ।
ਕਰਿ ਉਪਦੇਸੁ ਝਿੜਕੇ ਬਹੁ ਭਾਤੀ ਬਹੁੜਿ ਪਿਤਾ ਗਲਿ ਲਾਵੈ ।
ਪਿਛਲੇ ਅਉਗੁਣ ਬਖਸਿ ਲਏ ਪ੍ਰਭੁ ਆਗੈ ਮਾਰਗਿ ਪਾਵੈ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੨੪

اللہ تعالیٰ نزدیک سے نزدیک ہے

گورو نانک جی نے ربّ العزّت سے متعلق یہ حقیقت بھی بیان کی ہے وہ نزدیک سے نزدیک ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਨੇੜਾ ਹੈ ਦੂਰਿ ਨ ਜਾਣਿਅਹੁ ਨਿਤ ਸਾਰੇ ਸੰਮ੍ਹਾਲੇ ।
ਜੋ ਦੇਵੈ ਸੋ ਖਾਵਣਾ ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਸਾਚਾ ਹੈ ।
[ਗੂਜਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੮੯

یعنی۔ اللہ تعالےٰ نزدیک ہے اسے دُور مت سمجھو۔ وہ سب کا محافظ ہے اور سب کو رزق پہنچاتا ہے۔

گورو جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

ਬੋਲਹੁ ਸਾਚੁ ਪਛਾਣਹੁ ਅੰਦਰਿ
ਦੂਰਿ ਨਾਹੀ ਦੇਖਹੁ ਕਰਿ ਨਦਰਿ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੦੨੬

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے :-

ਦੂਰਿ ਨਾਹੀ ਮੇਰੋ ਪ੍ਰਭੁ ਪਿਆਰਾ ।
[ਸਾਰੰਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੯੭

یعنی - میرا پیارا اللہ تعالیٰ دُور نہیں ہے بلکہ نزدیک سے نزدیک تر ہے۔

اِس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਤੁਧੁ ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖਿਆ ਜਾਤਿ ਤੂ ਵਰਨਾ ਬਾਹਰਾ ।
ਏ ਮਾਣਸ ਜਾਣਹਿ ਦੂਰਿ ਤੂ ਵਰਤਹਿ ਜਾਹਰਾ ।
[ਵਾਰ ਮਾਰੂ, ਮ: ੫ ਪੰਨਾ ੧੦੯੬

یعنی - اے مولا تُو غیر مجسّم اور غیر محدود ہے - تُو ذاتوں اور ورنوں سے باہر ہے - انسان تجھے دُور جانتے ہیں مگر تُو ہر جگہ حاضر و ناظر اور قریب سے قریب تر ہے -

اِس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਨਿਕਟੇ ਦੂਰਿ ਦੂਰਿ ਫੁਨਿ ਨਿਕਟੇ ਜਿਨਿ ਜੈਸਾ ਕਰਿ ਮਾਨਿਆ ।
[ਗਉੜੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੩੩੩

یعنی - دُور بھی اور نزدیک بھی اللہ تعالیٰ ہی ہے - جس طرح کوئی سمجھ لے۔

گورو گرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر اللہ تعالیٰ کو قریب سے قریب تسلیم کیا گیا ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਨੇਰੈ ਹੂ ਤੇ ਨੇਰੈ ।
ਸਿਮਰਿ ਧਿਆਇ ਗਾਇ ਗੁਨ ਗੋਬਿੰਦ
ਦਿਨੁ ਰੈਨਿ ਸਾਝ ਸਵੇਰੈ ।
[ਦੇਵਗੰਧਾਰੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੫੩੦

یعنی - اللہ تعالیٰ نزدیک سے نزدیک ہے - اِس لئے دن - رات اور علی الصبح اس کی حمد بیان کرتے رہو -

ایک اَور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਸੁਨਤ ਪੇਖਤ ਸੰਗਿ ਸਭ ਕੈ ਪ੍ਰਭ ਨੇਰਹੂ ਤੇ ਨੇਰੈ ।
ਅਰਦਾਸਿ ਨਾਨਕ ਸੁਨਿ ਸੁਆਮੀ ਰਖਿ ਲੇਹੁ ਘਰ ਕੇ ਚੇਰੈ ।
[ਬਿਹਾਗੜਾ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੫੪੭

یعنی - وہ اللہ تعالیٰ سُنتا اور دیکھتا ہے - اور ہر شخص کے قریب سے قریب ہے - گورو نانک کی یہ دعا قبول کر لو - اے مالک ہمیں اپنے گھر کے غلام بنا لو -

ایک مقام پر اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਦੀਨ ਦਇਆਲ ਕ੍ਰਿਪਾਲ ਸੁਖ ਸਾਗਰ ਸਰਬ ਘਟਾ ਭਰਪੂਰੀ ਰੇ ।
ਪੇਖਤ ਸੁਨਤ ਸਦਾ ਹੈ ਸੰਗੇ ਮੈ ਮੂਰਖ ਜਾਨਿਆ ਦੂਰੀ ਰੇ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੧੨

یعنی - اللہ تعالیٰ رحمٰن اور رحیم ہے اور ہر جگہ حاضر و ناظر ہے - وہ سب کچھ دیکھتا اور سُنتا ہے لیکن بیوقوف نے اسے دُور سمجھ لیا ہے۔

مشہور سکھ بزرگ بھائی نندلال جی بیان کرتے ہیں کہ :-

چوں زشہ رگ ہست شہ نزدیک تر

چوں بصحرا میروی اے بے خبر

(زندگی نامہ)

یعنی - اے بے خبر اللہ تعالیٰ تو شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے، اور تُو اسے صحرا میں تلاش کرتا پھرتا ہے۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ وَنَعْلَمُ مَا تُوَسْوِسُ بِهٖ نَفْسُهٗ وَنَحْنُ اَقْرَبُ اِلَيْهِ مِنْ حَبْلِ الْوَرِيْدِ ○

(سورة ق ۳ ع ۲ - پ ۲۶)

یعنی - ہم نے انسان کو پیدا کیا ہے - اور جو کچھ اس کے دِل میں وسوسے پیدا ہوتے ہیں ہم ان سے بھی بخوبی واقف ہیں - اور ہم ہر انسان سے اسکی رگِ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

ایک اور مقام پر یہ ارشاد ہے کہ :-

اِنَّ رَبِّيْ قَرِيْبٌ مُّجِيْبٌ ○

(سورہ ہود ۶ ع - پ ۱۲)

یعنی - بے شک میرا خالق اور مالک قریب ہے اور دعائیں

قبول کرنیوالا ہے۔

گورو نانک جی اللہ تعالیٰ اللہ تعالیٰ کو دعائیں قبول کرنے والا بھی تسلیم کرتے تھے۔

اللہ تعالیٰ نگران اور محافظ ہے

گورو نانک جی نے اللہ تعالیٰ کو ہر چیز کا نگران اور محافظ بھی تسلیم کیا ہے۔ جیسا کہ آپ فرماتے ہیں کہ :۔

ਅੰਤਰਿ ਸਾਚੁ ਸਭੇ ਸੁਖ ਨਾਲਾ ।
ਨਦਰਿ ਕਰੇ ਰਾਖੇ ਰਖਵਾਲਾ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੧੨

یعنی۔ جس کے اندر وہ سچا بس رہا ہے اسے حقیقی خوشی اور حقیقی سکھ حاصل ہوتا ہے۔ اس کی نظرِ کرم اس پر ہو جاتی ہے۔ وہ محافظ ہے اور ہر ایک کی حفاظت کرتا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :۔

ਹਰਿ ਬਾਝੁ ਰਾਖਾ ਕੋਇ ਨਾਹੀ ਸੋਇ ਤੁਝਹਿ ਬਿਸਾਰਿਆ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੩੯

اے انسان اللہ تعالیٰ کے سوا اور کوئی حقیقی محافظ نہیں ہے مگر افسوس کہ اسی کو تُو نے بھلا دیا ہوا ہے۔

اِس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਇਕੁ ਪਛਾਣੂ ਜੀਅ ਕਾ ਇਕੋ ਰਖਣਹਾਰੁ ।
ਇਕਸ ਕਾ ਮਨਿ ਆਸਰਾ ਇਕੋ ਪ੍ਰਾਣ ਅਧਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੫

گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :-

ਰਾਖਾ ਏਕੁ ਹਮਾਰਾ ਸੁਆਮੀ ।
ਸਗਲ ਘਟਾ ਕਾ ਅੰਤਰਜਾਮੀ ।
[ਭੈਰਉ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੧੩੬

یعنی۔ ہمارا محافظ خدائے واحد ہی ہے۔ اور وہ علیم بذات الصدور ہے۔ اس سے کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

اِس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਜਿਸੁ ਤੂ ਰਖਹਿ ਹਥ ਦੇ ਤਿਸੁ ਮਾਰਿ ਨ ਸਕੈ ਕੋਇ ।
ਸੁਖ ਦਾਤਾ ਗੁਰੁ ਸੇਵੀਐ ਸਭਿ ਅਵਗਣ ਕਢੈ ਧੋਇ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੩

یعنی۔ جسکی (اے مولیٰ) تُو حفاظت کرتا ہے اسے پھر کوئی بھی مارنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔ سکھ داتا خدا ہے۔ اس کی عبادت کرنے سے انسان کے سب اوگن دُھل جاتے ہیں۔

گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਤੂੰ ਮੇਰਾ ਰਾਖਾ ਸਭਨੀ ਥਾਈ
ਤਾ ਭਉ ਕੇਹਾ ਕਾੜਾ ਜੀਉ।
[ਮਾਝ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੩

یعنی۔ اے مولیٰ جب تُو ہی میرا ہر جگہ محافظ ہے پھر مجھے کوئی فکر کیوں ہو۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ਜਿਸ ਨੋ ਤੂ ਰਖਵਾਲਾ ਮਾਰੇ ਤਿਸੁ ਕਉਣੁ।
ਜਿਸ ਨੋ ਤੂ ਰਖਵਾਲਾ ਜਿਤਾ ਤਿਨੈ ਭੈਣੁ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੯੬੧

یعنی۔ اے مولیٰ جس کا تُو محافظ ہو جائے اسے کوئی مار نہیں سکتا۔ اور جس کا تُو محافظ ہو جائے اس کا بھٹکنا ختم ہو جاتا ہے۔

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

اِنَّ رَبِّیْ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ○

(سورۃ ہود ع ۵ - پ ۱۲)

یعنی۔ بیشک میرا ربّ العزّت ہی ہر چیز کا محافظ ہے۔

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

وَرَبُّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ حَفِیْظٌ ○

(سورۃ سبا ع ۲ - پ ۲۲)

یعنی۔ تیرا رب ہی ہر چیز کا محافظ اور نگران ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے :۔

ਤੁਮ ਤਉ ਰਾਖਨਹਾਰ ਦਇਆਲ ।
ਸੁੰਦਰ ਸੁਘਰ ਬੇਅੰਤ ਪਿਤਾ ਪ੍ਰਭ ਹੋਹੁ ਪ੍ਰਭੂ ਕਿਰਪਾਲ ।
[ਧਨਾਸਰੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੮੦

یعنی ۔ اے مولا تو مہربان محافظ ہے اور بغیر ہمارے کہنے کے ہماری حفاظت کر رہا ہے ۔ تو خوبصورت اور بے انت ہے اور بار بار رحم کرنے والا ہے ۔

اللہ تعالیٰ لطیف اور خبیر ہے

گورو جی نے خدا تعالیٰ کو لطیف (سوکھشم) اور خبیر (جاننے والا) بھی بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ਸੂਖਮ ਮੂਰਤਿ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨ ਕਾਇਆ ਕਾ ਆਕਾਰੁ ।
ਓਹਿ ਜਿ ਆਖਹਿ ਸੁ ਤੂੰ ਹੈ ਜਾਣਹਿ ਤਿਨਾ ਭਿ ਤੇਰੀ ਸਾਰ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੬੬

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ لطیف اور غیر مجسّم ہے ۔ اور لوگ جو کچھ کہتے ہیں وہ اس سے پوری طرح آگاہ ہے ۔ یعنی وہ لطیف بھی ہے اور خبیر بھی ہے ۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :۔

وَهُوَ اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ ○ (سورۃ الانعام ع ۱۳ - پ ۷)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ لطیف اور خبیر ہے۔ اس سے کوئی بھی امر پوشیدہ نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر یہ درج ہے :-

اِنَّ اللّٰہَ لَطِیْفٌ خَبِیْرٌ ۝

(سورۃ الحج ع - پ۱۷)

یعنی۔ بے شک اللہ تعالیٰ ہی لطیف اور خبیر ہے۔

سری دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ :-

ਭੂਤ ਭਵਿਖ ਭਵਾਨ ਭਵਾਨੀ ।
ਘਟ ਘਟ ਕੇ ਘਟ ਕੀ ਜਾਨੀ ।

[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੦

اللہ تعالیٰ ماضی مستقبل اور حال سے بخوبی واقف ہے اور وہ دلوں کی باتوں سے بھی آگاہ ہے۔

اللہ تعالیٰ اِن آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ وہ سب کو دیکھتا ہے

گورو نانک جی نے اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ وہ اِن مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔ البتہ وہ خود سب کو دیکھ رہا ہے جیساکہ گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

ਓਹੁ ਵੇਖੈ ਓਨਾ ਨਦਰਿ ਨ ਆਵੈ
ਬਹੁਤਾ ਏਹੁ ਵਿਡਾਣੁ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ خود تو دیکھ رہا ہے مگر وہ لوگوں کو مادی آنکھوں سے نظر نہیں آتا۔ یہ بات لوگوں کے لئے بڑی عجیب ہے۔

جنم ساکھی میں گورو جی کا یہ ارشاد ہے کہ :۔

ਸਾਹਿਬ ਕਿਸੈ ਨ ਵੇਖਿਆ ਸਭ ਕੁਦਰਤ ਨੂੰ ਲਿਪਟਾਇ ।
ਕੁਦਰਤ ਅੰਤ ਨ ਪਾਵਨੀ ਫਿਰ ਫਿਰਿ ਧਕੇ ਖਾਇ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੩੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ اِن مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔ اس کی شناخت اس کی قدرتوں سے کی جاسکتی ہے۔

قرآنِ شریف میں مذکور ہے :۔

لَا تُدْرِکُهُ الْاَبْصَارُ وَهُوَ یُدْرِکُ الْاَبْصَارَ

(سورۃ الانعام ۱۳ع - پ ۷)

یعنی۔ انسان کی نظر اُس تک نہیں پہنچ سکتی لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ اِن مادی آنکھوں سے نہیں دیکھا جاسکتا۔ اور وہ خود سب کو بغیر آنکھوں کے ہی دیکھ رہا ہے۔

ایک سکھ ودوان نے اللہ تعالےٰ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" اللہ تعالیٰ اِن آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا " (گورمت سدھاکر صـــ ۳۷۱)

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:-

ਲੋਇਣ ਲੋਈ ਡਿਠ ਪਿਆਸ ਨ ਬੁਝੈ ਮੂ ਘਣੀ।
ਨਾਨਕ ਸੇ ਅਖੜੀਆਂ ਬਿਅੰਨਿ ਜਿਨੀ ਡਿਸੰਦੋ ਮਾ ਪਿਰੀ।
[ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੫੭੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ اِن مادی آنکھوں سے نظر نہیں آسکتا۔ البتہ اسے رُوحانی آنکھیں ضرور دیکھ سکتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی ہی مخلوق ہے اور اللہ تعالیٰ کی ہی حکومت ہے

گورو نانک جی نے اپنے مقدس کلام میں اپنے ربّ العزّت سے متعلق یہ امر بھی بیان کیا ہے کہ وہ اس تمام عالمِ کائنات کا خالق بھی ہے اور حکومت بھی اسی کو حاصل ہے۔

ਸੋਈ ਸੋਈ ਸਦਾ ਸਚੁ ਸਾਹਿਬੁ ਸਾਚਾ ਸਾਚੀ ਨਾਈ।
ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ ਰਚਨਾ ਜਿਨਿ ਰਚਾਈ।
....
ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਸੀ ਫਿਰਿ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਰਣਾ ਜਾਈ।
ਸੋ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ਸਾਹਾ ਪਤਿਸਾਹਿਬੁ ਨਾਨਕ ਰਹਣੁ ਰਜਾਈ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੪੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ خود بھی حق ہے اور اس کا نام بھی حق ہے۔ وہ

اب بھی موجود ہے اور آئندہ بھی. وہی رہے گا۔ جس نے یہ مخلوق پیدا کی ہے وہ موت سے بالا ہے۔ جو اس کی مرضی ہے وہی ہوتا ہے اس میں کسی دوسرے کے حکم کو کوئی دخل نہیں ہے۔ وہ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ یعنی اصل اور دائمی حکومت اسی کو حاصل ہے۔ ہمیں تو اس کی رضا میں زندگی بسر کرنے کی ہی ضرورت ہے۔

گورو نانک جی نے ایک اور مقام پر یہ فرمایا ہے کہ :-

ਹਉ ਬਲਿਹਾਰੀ ਸਾਚੇ ਨਾਵੈ ।
ਰਾਜੁ ਤੇਰਾ ਕਬਹੁ ਨ ਜਾਵੈ ।
ਰਾਜੋ ਤ ਤੇਰਾ ਸਦਾ ਨਿਹਚਲੁ ਏਹੁ ਕਬਹੁ ਨ ਜਾਵਏ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੬੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی حکومت دائمی ہے جو ہمیشہ ہمیش کیلئے ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے بعض اور مقامات پر حقیقی حکومت اللہ تعالیٰ کی ہی بیان کی گئی ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ دُنیا کی تمام حکومتیں فانی ہیں وہ ایک نہ ایک دن ختم ہو جاتی ہیں اور ان کے نام و نشان بھی مٹ جاتے ہیں۔ دائمی حکمران اللہ تعالیٰ ہی ہے جس کی حکومت کو کبھی زوال نہیں ہے۔

قرآن شریف میں اِس بارہ میں یہ مذکور ہے :-

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ تَبٰرَكَ اللّٰهُ

رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ (الاعراف : ۷ - پ۸)

یعنی۔ یہ تمام عالم کائنات اسی کی پیدا کردہ ہے اور وہی اس پر حکمران ہے۔ اور وہ بڑی برکت والا اللہ تعالیٰ ہے جو تمام جہانوں کا خالق ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر اللہ تعالیٰ کو حقیقی بادشاہ بیان کیا گیا ہے۔ اور دُنیا کے دوسرے راجاؤں اور بادشاہوں کو جھوٹے راجے تسلیم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

ਰਾਣਾ ਰਾਉ ਰਾਜ ਭਏ ਰੰਕਾ ਉਨਿ ਝੂਠੇ ਕਹਣੁ ਕਹਾਇਓ ।
ਹਮਰਾ ਰਾਜਨੁ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਤਾਕੋ ਸਗਲ ਘਟਾ ਜਸੁ ਗਾਇਓ ।
ਉਪਮਾ ਸੁਨਹੁ ਰਾਜਨ ਕੀ ਸੰਤਹੁ ਕਹਤ ਜੇਤ ਪਾਹੂਚਾ ।
ਬੇਸੁਮਾਰ ਵਡਸਾਹ ਦਾਤਾਰਾ ਊਚੇ ਹੀ ਤੇ ਊਚਾ ।
[ਸਾਰੰਗ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੨੩੫

یعنی۔ ہمارا اللہ تعالیٰ ایسا بادشاہ ہے جو ہمیشہ سلامت ہے۔ باقی راجے مہاراجے تمام فانی ہیں۔

عُسر اور یُسر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

گورونانک جی کے تصورِ الٰہی میں یہ بات بھی شامل ہے کہ ہر قسم کی عسر و یسر اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے اور وہ جسے چاہتا ہے تختِ شاہی پر بٹھا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے عرش سے فرش پر گرا دیتا ہے۔ گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਨਦੀਆ ਵਿਚਿ ਟਿਬੇ ਦੇਖਾਲੇ ਥਲੀ ਕਰੇ ਅਸਗਾਹ ।
ਕੀੜਾ ਥਾਪਿ ਦੇਇ ਪਾਤਿਸਾਹੀ ਲਸਕਰ ਕਰੇ ਸੁਆਹ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੪

یعنی۔ اللہ تعالےٰ جب چاہتا ہے جل کو تھل کر دیتا ہے۔ اور ایک کمزور کو بادشاہ بنا دیتا ہے اور اس کے مقابل پر آئے بڑے بڑے لشکروں کو نیست و نابود کر دیتا ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے :۔

ਵਡਹੁ ਵਡਾ ਵਡ ਮੇਦਨੀ ਸਿਰੇ ਸਿਰ ਧੰਧੈ ਲਾਇਦਾ ।
ਨਦਰਿ ਉਪਠੀ ਜੇ ਕਰੇ ਸੁਲਤਾਨਾ ਘਾਹੁ ਕਰਾਇਦਾ ।
ਦਰਿ ਮੰਗਨਿ ਭਿਖ ਨ ਪਾਇਦਾ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੨

یعنی۔ اللہ ہی اکبر ہے اور اسی نے سب کو اپنے اپنے کام پر لگایا ہے جب اس کی نظر الٹی ہو جائے تو سلطان بھی گھسیارے بن جاتے ہیں اور وہ در در مانگتے پھرتے ہیں اور انہیں کوئی بھیک بھی نہیں دیتا۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :۔

ਖਿਨ ਮਹਿ ਰਾਉ ਰੰਕ ਕਉ ਕਰਈ ਰਾਉ ਰੰਕ ਕਰਿ ਡਾਰੇ ।
ਰੀਤੇ ਭਰੇ ਭਰੇ ਸਖਨਾਵੈ ਯਹ ਤਾ ਕੋ ਬਿਵਹਾਰੇ ।
[ਬਿਹਾਗੜਾ, ਮ: ੯, ਪੰਨਾ ੫੩੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ ایک پل میں کنگال کو بادشاہ اور بادشاہ کو کنگال

بنا دینے پر قادر ہے۔ اور خالی جگہ کو بھر دیتا ہے اور بھری ہوئی کو خالی کر دیتا ہے۔ یہ اسی کا ہی کام ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਖਿਨ ਮਹਿ ਥਾਪ ਉਥਾਪਨਹਾਰਾ ਕੀਮਤਿ ਜਾਇ ਨ ਕਰੀ।
ਰਾਜਾ ਰੰਕੁ ਕਰੇ ਖਿਨ ਭੀਤਰਿ ਨੀਚਹ ਜੋਤਿ ਧਰੀ।
[ਗੂਜਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੯੯

یعنی :۔

ਸੁਲਤਾਨ ਖਾਨ ਕਰੇ ਖਿਨ ਕੀਰੇ।
ਗਰੀਬ ਨਿਵਾਜਿ ਕਰੇ ਪ੍ਰਭੁ ਮੀਰੇ।
ਗਰਬ ਨਿਵਾਰਣ ਸਰਬ ਸਧਾਰਣ
ਕਿਛੁ ਕੀਮਤਿ ਕਹੀ ਨ ਜਾਈ ਹੇ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੭੧

گورو گرنتھ صاحب کے ان شبدوں میں یہی بات بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو یہ قدرت حاصل ہے کہ وہ ایک بادشاہ کو کنگال بنا دے اور کنگال کو تختِ شاہی پر بٹھا دے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਇਕਿ ਖਾਵਹਿ ਬਖਸ ਤੋਟਿ ਨ ਆਵੈ
ਇਕਨਾ ਫਕਾ ਪਾਇਆ ਜੀਉ।
ਇਕਿ ਰਾਜੇ ਤਖਤਿ ਬਹਹਿ ਨਿਤ ਸੁਖੀਏ
ਇਕਨਾ ਭਿਖ ਮੰਗਾਇਆ ਜੀਉ।

ਸਭੁ ਇਕੋ ਸਬਦੁ ਵਰਤਦਾ ਮੇਰੇ ਗੋਵਿਦਾ
ਜਨ ਨਾਨਕ ਨਾਮੁ ਧਿਆਇਆ ਜੀਉ ।
[ਗਉੜੀ ਮਾਝ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੧੭੩

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ وَتُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَتُذِلُّ مَنْ تَشَآءُ بِيَدِكَ الْخَيْرُ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ (سورۃ آل عمران ع ۳ - پ ۳)

یعنی۔ تُو اس بات کا اعلان کر دے کہ تمام سلطنتوں کا مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہ جسے چاہتا ہے سلطنت دے دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے غلبہ بخشتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے ذلیل کر دیتا ہے۔ اس کے ہاتھ بھلائی ہی بھلائی ہے۔ اے اللہ تعالیٰ تُو ہر چیز پر قادر ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ اللہ تعالیٰ جو کچھ کرتا ہے وہ بھلا ہی ہوتا ہے انسان خواہ سمجھے یا نہ سمجھے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਤੁਮ ਕਰਹੁ ਭਲਾ ਹਮ ਭਲੋ ਨ ਜਾਨਹ
ਤੁਮ ਸਦਾ ਸਦਾ ਦਇਆਲਾ ।
[ਮਿਹਰ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੩੬

اللہ تعالیٰ حکومت کے اہل لوگوں کو ہی حکومت دیتا ہے

گورو جی نے یہ بات بیان کرنے کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتا ہے اسے حکومت عطا کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے حکومت سے بیدخل کر دیتا ہے۔ یہ بات بھی بالصراحت بیان کر دی ہے کہ وہ حکومت کے اہل لوگوں کو ہی حکمران بنایا کرتا ہے اور نا اہل لوگوں کو حکومت نہیں دیا کرتا چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਤਖਤਿ ਬਹੈ ਤਖਤੈ ਕੀ ਲਾਇਕ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੯

یعنی۔ اللہ تعالیٰ اسی شخص یا قوم کو حکومت دیتا ہے جو حکومت کے اہل ہو۔

ایک اور مقام پر گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਰਾਜਾ ਤਖਤਿ ਟਿਕੈ ਗੁਣੀ ਭੈ ਪੰਚਾਇਣ ਰਤੁ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੯੨

یعنی :-

" اہل اور سماج کے معزز لوگوں کا خوف کرنے والا راجہ ہی حکومت کے تخت پر قائم رہ سکتا ہے "

(ترجمہ از جہان کوش ص ۳۰۸۲)

گورو گرنتھ صاحب میں اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਤਖਤਿ ਰਾਜਾ ਸੋ ਬਹੈ ਜਿ ਤਖਤੈ ਲਾਇਕ ਹੋਈ ।
[ਵਾਰ ਮਾਰੂ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੦੮੮

یعنی۔ حکومت کا تخت اللہ تعالیٰ اہلیت اور صلاحیت رکھنے والے لوگوں کو ہی عطا کیا کرتا ہے۔

قرآن شریف کا ارشاد ہے :-

اَنَّ الْاَرْضَ یَرِثُهَا عِبَادِیَ الصّٰلِحُوْنَ ○

(سورۃ الانبیاء ع۷ - پ۱۷)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ اس زمین کے وارث اور حکمران اُن لوگوں کو ہی بنایا کرتا ہے جن میں اس کی اہلیت اور صلاحیت ہو۔

خدا تعالیٰ غلطیوں سے پاک ہے

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کو غلطیوں سے پاک تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

ਭੁਲਣ ਅੰਦਰਿ ਸਭੁ ਕੋ ਅਭੁਲੁ ਗੁਰੂ ਕਰਤਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੧

ایک سکھ ودوان نے گورو جی کے اس ارشاد کے یہ معنے بیان کئے ہیں کہ :-

"اِس شبد میں گورو اور کرتار کو الگ الگ کرکے دونوں کو اَبھُلّ یا

غلطیوں سے پاک کہنا غلطی ہے۔ گورو جی نے خود ہی اس کے قول کے معنے بھی کردیئے ہیں کہ:۔

ਭੁਲਣ ਵਿਚਿ ਕੀਆ ਸਭੁ ਕੋਈ
ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਨ ਭੁਲੈ ।
[ਗੁਰਮਤਿ ਅੰਮ੍ਰਿਤਸਰ, ਅਕਤੂਬਰ ੧੯੫੫

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਅਭੁਲੁ ਹੈ
ਨ ਭੁਲੈ ਕਿਸੈ ਦਾ ਭੁਲਾਇਆ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੧ ਪੰਨਾ ੧੪੪

یعنی:۔

ਆਪਿ ਅਭੁਲੁ ਨ ਕਬਹੂ ਭੁਲਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੨

گورو جی کے اِن دونوں اقوال میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ خدائے واحد کی ذات بابرکات غلطیوں سے پاک ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کے غلطیوں سے پاک ہونے کی شہادت مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کیا ہے:۔

ਆਪਿ ਅਭੁਲੁ ਨ ਭੁਲਈ ਸਿਰਜਣਹਾਰ
ਅਵਰੁ ਨ ਦੂਜਾ ਜਾਪੀ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੪ ਪੰਨਾ ੬੦੫

یعنی۔ وہ پیارا رب ابھل یعنی غلطیوں سے پاک ہے۔ وہ کبھی بھی نہیں بھولتا۔ اُس کے بغیر کوئی دوسرا غلطیوں سے پاک نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਤੂ ਕਰਤਾ ਆਪਿ ਅਭੁਲੁ ਹੈ ਭੁਲਣ ਵਿਚਿ ਨਾਹੀ ।
....
ਤੂ ਕਰਣ ਕਾਰਣ ਸਮਰਥੁ ਹੈ ਦੂਜਾ ਕੋ ਨਾਹੀ ।
[ਵਾਰ ਗਉੜੀ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੩੦੧

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ مذکور ہے کہ:۔

مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا

(سورۃ مریم ۴ - پ ۱۶)

لَا يَضِلُّ رَبِّي وَلَا يَنْسَى ○

(سورۃ طٰہٰ ۴ - پ ۱۶)

یعنی۔ تیرا رب ہی بھول چوک سے پاک ہے۔ اور نہ کبھی وہ بھٹکتا ہی ہے

خدا تعالیٰ کھانے پینے سے پاک ہے

گورونانک صاحب نے اللہ تعالیٰ کو کھانے پینے سے پاک تسلیم کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਨਿਰਮਲੁ ਨਿਰਾਹਾਰ ਨਿਹਕੇਵਲੁ
ਸੂਚੈ ਸਾਚੇ ਨਾ ਲਾਗੈ ਮਲੁ ।
[ਬਿਲਾਵਲ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੪੦

یعنی ۔ خدا تعالیٰ بے عیب اور کھانے پینے سے پاک ہے ۔
گورو جی نے خدا تعالیٰ کو نراہار بیان کیا ہے جس کے یہی معنی ہیں کہ
وہ کھانے پینے سے پاک ہے ۔ نہ تو اسے کبھی بھوک ستاتی ہے اور نہ پیاس
وہ بھوک اور پیاس سے بلند اور بالا ہستی ہے ۔
ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਨਾ ਤਿਸੁ ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖ ਵਰਨ ਸਬਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਭੁਖ ਪਿਆਸ ਰਜਾ ਧਾਇਆ ।
[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੭੯

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ غیر مجسم ہے اور اسے کھانے پینے کی بھی کوئی احتیاج
نہیں ہے ۔
گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :۔

ਨਾ ਉਸੁ ਭੂਖ ਨ ਹਮ ਕਉ ਤ੍ਰਿਸਨਾ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੯੧

قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ :۔
قُلْ اَغَيْرَ اللّٰهِ اَتَّخِذُ وَلِيًّا فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَهُوَ يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ ؕ (سورۃ الانعام ع ۲ : پ ۷)

یعنی۔ تو بتلا دے کہ کیا میں اللہ تعالیٰ کے سوا جو تمام آسمانوں اور زمینوں کا خالق اور مالک ہے کسی اَور کو اپنا دوست بناؤں؟ حالانکہ وہ سب کو کھلاتا ہے اور خود اُسے کھانے پینے کی کوئی احتیاج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نیند سے پاک ہے

گورونانک جی کے کلام سے یہ بات بھی واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نیند سے پاک ہے اور ہمیشہ جاگتا رہتا ہے۔ جیسا کہ گوروجی فرماتے ہیں کہ:۔

ਜਾਗਸਿ ਜੀਵਣ ਜਾਗਣਹਾਰਾ ।
ਸੁਖ ਸਾਗਰ ਅੰਮ੍ਰਿਤ ਭੰਡਾਰਾ ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੩੩੦

یعنی:۔

"اللہ تعالیٰ ہر ایک کا جیون ہے۔ اور ہمیشہ جاگتا ہے"

(ترجمہ از شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۱۳۳۰)

گوروجی نے اپنے شبد میں خدا تعالیٰ کا ایک صفاتی نام جاگن ہارا بیان کیا ہے جس کے معنے یہی ہیں کہ اسے نیند کبھی بھی نہیں ستاتی وہ ہمیشہ جاگتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:۔

ਸਤਿਗੁਰ ਜਾਗਤਾ ਹੈ ਦੇਉ ।

[ਆਸਾ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੪੭੯

یعنی۔ ہمارا ست گورو (سچّا خدا تعالیٰ) ہمیشہ جاگتا ہے۔ اس پر کبھی بھی نیند وارد نہیں ہو سکتی۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بات بھی بیّن الفاظ میں بیان کی گئی ہے خدائے واحد کے بغیر کوئی اور دوسرا نیند سے پاک نہیں ہے جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

ਇਕੋ ਸਤਿਗੁਰੁ ਜਾਗਤਾ
ਹੋਰੁ ਜਗੁ ਸੂਤਾ ਮੋਹਿ ਪਿਆਸਿ ।

[ਵਾਰ ਵਡਹੰਸ, ਸ: ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੫੯੨

قرآنِ شریف میں مذکور ہے کہ:۔

لَا تَاْخُذُہٗ سِنَۃٌ وَّلَا نَوْمٌ ؕ

(سورۃ البقرۃ ع ۳۴ - پ ۳)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کو نہ تو کبھی اونگھ آتی ہے اور نہ نیند ستاتی ہے۔

اللہ تعالیٰ زمین و آسمان میں ہے

گورو نانک جی نے اپنے ربّ العزّت سے متعلق یہ بات بھی بیان کی ہے کہ وہ زمین و آسمان میں ہے اور کوئی جگہ اس سے خالی نہیں ہے

جیسا کہ ان کا ارشاد ہے :-

ਆਕਾਸੀ ਪਾਤਾਲਿ ਤੂੰ ਤ੍ਰਿਭਵਣ ਰਹਿਆ ਸਮਾਇ ।

[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੨

یعنی - اے اللہ تو زمین و آسمان میں ہے - کوئی جگہ تیرے بغیر خالی نہیں ہے -

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਥਾਨ ਥਨੰਤਰਿ ਰਵਿ ਰਹਿਆ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪ੍ਰਭੁ ਸੋਇ ।
ਸਭਨਾ ਦਾਤਾ ਏਕੁ ਹੈ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।

[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੫

یعنی - اللہ تعالیٰ ہر جگہ ہے - اس کے علاوہ اور کوئی بھی ایسا نہیں ہے - وہ سب کا داتا ہے -

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :-

ਸੋ ਅੰਤਰਿ ਸੋ ਬਾਹਰਿ ਅਨੰਤ ।
ਘਟਿ ਘਟਿ ਬਿਆਪਿ ਰਹਿਆ ਭਗਵੰਤ ।
ਧਰਨਿ ਮਾਹਿ ਆਕਾਸ ਪਇਆਲ ।
ਸਰਬ ਲੋਕ ਪੂਰਨ ਪ੍ਰਤਿਪਾਲ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੯੩

یعنی - اللہ تعالیٰ اندر - باہر اور زمین و آسمان میں ہے کوئی بھی جگہ اس سے خالی نہیں ہے -

قرآن شریف میں مذکور ہے کہ :-

وَهُوَ الَّذِیْ فِی السَّمَآءِ اِلٰهٌ وَّفِی الْاَرْضِ اِلٰهٌ ؕ وَ
هُوَ الْحَکِیْمُ الْعَلِیْمُ ۝ (سورۃ الزخرف ع - پ ۲۵)

یعنی۔ وہ اللہ تعالیٰ ہی آسمانوں میں بھی ہے اور زمین میں بھی ہے وہ
واحد و یگانہ معبودِ حقیقی ہے اور بڑی حکمتوں والا ہے۔ بہت جاننے والا
ہے۔

ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے

گورو نانک جی کے تصوّرِ الٰہی میں یہ بات بھی داخل ہے کہ ہدایت اور
گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے۔ اور جسے وہ چاہتا ہے ہدایت یافتہ
قرار دے دیتا ہے۔ اور جسے چاہتا ہے گمراہ ٹھہرا دیتا ہے۔ یعنی انسان
نہ تو محض اپنے زور سے ہدایت حاصل کر سکتا ہے اور نہ گمراہی سے بچ
سکتا ہے۔ گورو جی نے اس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:-

ਜਿਸਹਿ ਦਿਖਾਲਾ ਵਾਟੜੀ ਤਿਸਹਿ ਭੁਲਾਵੈ ਕਉਣੁ ।
ਜਿਸਹਿ ਭੁਲਾਈ ਪੰਧ ਸਿਰਿ ਤਿਸਹਿ ਦਿਖਾਵੈ ਕਉਣੁ ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੨

یعنی۔ جسے اللہ تعالیٰ صراطِ مستقیم پر گامزن کر دے اسے کوئی بھی
گمراہ نہیں کر سکتا۔ اور جسے اللہ تعالیٰ گمراہ ٹھہرا دے اسے کوئی بھی
صراطِ مستقیم پر گامزن نہیں کر سکتا۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:۔

ਬਿਨੁ ਗੁਰ ਅੰਤੁ ਨ ਪਾਇ ਅਭੇਵੈ ।
ਆਪਿ ਭੁਲਾਇ ਆਪੇ ਮਤਿ ਦੇਵੈ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੨੪

یعنی۔ ہدایت اور گمراہی اللہ تعالیٰ کے ہی بس میں ہے۔
قرآنِ شریف میں اس تعلق میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔
وَ مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ ۞ وَ مَنْ یَّھْدِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ

(سورۃ الزمر ع - پ ۲۴)

مَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ ۞

(سورۃ الزمر ع ۳ - پ ۲۴)

یعنی۔ جسے اللہ تعالیٰ ہدایت پر قائم کردے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا۔ اور جسے وہ گمراہ ٹھہرا دے اسے کوئی ہدایت نہیں دے سکتا۔

موت وحیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے

گورونانک جی نے اپنے کلام میں یہ بات بھی بالصراحت بیان کی ہے۔ موت وحیات اللہ تعالیٰ کے قبضۂ قدرت میں ہے۔ گورو جی کے نزدیک ایک وقت ایسا بھی تھا جبکہ یہ موت وحیات بھی نہیں تھی۔ چنانچہ

آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ਤੁਧ ਹੀ ਕੀਆ ਜੰਮਣ ਮਰਣਾ ।

[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੨

گورو نانک جی نے یہ فرمایا ہے کہ :-

ਤੂੰ ਮਾਰਿ ਜੀਵਾਲਹਿ ਬਖਸਿ ਮਿਲਾਇ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫੪

اے مولا تو ہی مار کر زندہ کرنے والا اور اپنی بخشش سے اپنے ساتھ ملانے والا ہے۔

اس سلسلہ میں گورو نانک جی کا ارشاد بھی ہے کہ :-

ਜੀਆ ਮਾਰਿ ਜੀਵਾਲੇ ਸੋਈ
ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ਰਖੈ ।

[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੫੦

یعنی :-

ਜੀਉ ਪਿੰਡੁ ਸਭੁ ਰਾਸਿ ਤਿਸੈ ਕੀ
ਮਾਰਿ ਆਪੇ ਜੀਵਾਲੇ ।

[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫੫

یعنی - موت وحیات اللہ تعالیٰ کے قبضہ میں ہے اور وہی مارتا ہے اور زندہ کرتا ہے - اس کے بغیر کوئی بھی ایسا نہیں ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہی موت وحیات خدا تعالیٰ کے قبضۂ قدرت

میں بیان کی گئی ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਆਪਿ ਮਾਰਿ ਜੀਵਾਇਦਾ ਪਿਆਰਾ
ਸਾਹ ਲੈਦੇ ਸਭਿ ਲਵਾਇਆ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੬੦੬

یعنی۔ محیی اور ممیت اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے۔ گورو گرنتھ صاحب کے بعض مقامات پر یہ بات بیّن الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے بغیر کوئی زندہ کرنے والا اور مارنے والا نہیں ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਊ ਮਾਰਨਵਾਰਾ ।
ਜੀਅਉ ਹਮਾਰਾ ਜੀਉ ਦੇਨਹਾਰਾ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੯੧

ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ :-

ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਕੋ ਮਾਰਿ ਜੀਵਾਲਿ ਨ ਸਾਕੈ
ਤਾ ਮੇਰੇ ਮਨ ਕਾਇਤੁ ਕੜੀਐ ।
[ਗੋਂਡ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੮੬੧

یعنی :-

ਹਰਿ ਬਿਨੁ ਕੋਈ ਮਾਰਿ ਜੀਵਾਲਿ ਨ ਸਕੈ
ਮਨ ਹੋਇ ਨਿਚਿੰਦ ਨਿਸਲੁ ਹੋਇ ਰਹੀਐ ।
[ਵਾਰ ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੫੯੪

گورو گرنتھ صاحب میں یہ امر بھی بالوضاحت بیان کیا گیا ہے کہ موت وحیات کا سلسلہ اللہ تعالیٰ کے ذریعہ ہی وجود میں آیا ہے :-

ਤੁਧੁ ਆਪਿ ਕਾਰਣੁ ਆਪਿ ਕਰਣਾ ।
ਹੁਕਮੇ ਜੰਮਣੁ ਹੁਕਮੇ ਮਰਣਾ ।
[ਵਡਹੰਸ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੫੬੪

یعنی۔ اے مولا تُو اس جہان کی علّتِ فاعلی اور علت العلل ہے۔ اور زندگی اور موت بھی تیرے ہی حکم میں ہے۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

وَاللّٰهُ يُحْيِىْ وَيُمِيْتُ

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

وَاِنَّا لَنَحْنُ نُحْيِىْ وَنُمِيْتُ وَنَحْنُ الْوٰرِثُوْنَ ○

(سورۃ الحجر ع ۲ - پ ۱۴)

یعنی۔ بیشک ہم ہی زندہ کرتے اور مارتے ہیں اور ہم ہی سب کے وارث ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہی زندہ کرتا اور مارتا ہے کوئی دوسرا زندہ کرنے اور مارنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالیٰ احد ہے

خدا تعالیٰ ایسا ایک ہے جس کا کوئی دوسرا ثانی نہیں ہے۔ عربی

زبان میں اوہی کو کہتے ہیں جو اپنی ذات۔ صفات اور افعال کے لحاظ سے یکتا ہو۔ اور اپنا کوئی ثانی نہ رکھتا ہو۔ گورو نانک جی نے اس بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਸਾਹਿਬੁ ਮੇਰਾ ਏਕੋ ਹੈ।
ਏਕੋ ਹੈ ਭਾਈ ਏਕੋ ਹੈ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੫੦

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਇਕ ਨਿਰੰਜਨੁ ਗੁਰਮੁਖਿ ਜਾਤਾ।
ਦੂਜਾ ਮਾਰਿ ਸਬਦਿ ਪਛਾਤਾ।
ਏਕੋ ਹੁਕਮੁ ਵਰਤੈ ਸਭ ਲੋਈ।
ਏਕਸੁ ਤੇ ਸਭ ਓਪਤਿ ਹੋਈ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੨੩

گورو جی نے اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

ਸਾਹਿਬੁ ਮੇਰਾ ਏਕੁ ਹੈ ਅਵਰੁ ਨਹੀ ਭਾਈ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੨੦

گورو نانک جی کے ان شبدوں میں یہی بیان کیا گیا ہے کہ خدا تعالیٰ احد ہے دوسرا کوئی اس کا ثانی نہیں ہے۔ وہ اپنی ذات، صفات اور افعال میں یکتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕੁ ਹੈ ਦੂਜਾ ਨਾਹੀ ਕੋਇ।
ਜੀਉ ਪਿੰਡ ਸਭੁ ਤਿਸਕਾ ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੁ ਹੋਇ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੫

یعنی۔ اللہ تعالیٰ ایک ہی ہے کوئی دوسرا اس جیسا نہیں ہے۔ انسان کی رُوح بھی اور جسم بھی اسی کی تخلیق ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਸਚੇ ਬਾਝਹੁ ਕੋ ਅਵਰੁ ਨ ਦੂਆ।
ਦੂਜੈ ਲਾਗਿ ਜਗੁ ਖਪਿ ਖਪਿ ਮੁਆ।
ਗੁਰਮੁਖਿ ਹੋਵੈ ਸੁ ਏਕੋ ਜਾਣੈ
ਏਕੋ ਸੇਵਿ ਸੁਖੁ ਪਾਵਣਿਆ।
[ਮਾਝ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੧੩

اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا ثبوت اِس عالم کائنات کی ہر چیز سے مل رہا ہے۔ ہر چیز اپنی ذات میں واحد ہے۔ کوئی دوسری چیز اس سے پُوری طرح نہیں مل رہی اس کے صانع نے اس میں کچھ نہ کچھ فرق ضرور رکھا ہے۔ ایک درخت کے ہزار ہا پتّے آپس میں نہیں ملتے۔ اور نہ کوئی دو انسان ہی اپنی شکل وصورت کے لحاظ سے یکساں ہیں۔ خالقِ حقیقی نے ان کی شکلوں۔ صُورتوں اور مزاجوں وغیرہ میں کوئی نہ کوئی فرق ضرور کیا ہے۔ اور وہ فرق ہی اصل میں اِس جہان کی زینت اور نظام کو قائم رکھنے کا باعث ہے۔ گورو گرنتھ صاحب میں اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

ਮੇਰੇ ਪ੍ਰਭਿ ਸਾਚੇ ਇਕੁ ਖੇਲੁ ਰਚਾਇਆ ।
ਕੋਇ ਨ ਕਿਸਹੀ ਜੇਹਾ ਉਪਾਇਆ ।
ਆਪਿ ਫਰਕੁ ਕਰੇ ਵੇਖਿ ਵਿਗਸੈ ਸਭਿ ਰਸ ਦੇਹੀ ਮਾਹਾ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੦੫੬

یعنی :-

ਇਕਤੁ ਰੂਪਿ ਫਿਰਹਿ ਪਰਛੰਨਾ ਕੋਇ ਨ ਕਿਸਹੀ ਜੇਹਾ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੬

یعنی - خدا تعالیٰ احد ہے - اُس نے ہر چیز میں اپنی وحدانیّت کا ثبوت دیا ہے اور ہر چیز اپنی ذات میں واحد ہے کسی دوسری چیز سے اس کا میل نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :-

ਜਹ ਦੇਖਉ ਤਹ ਏਕੋ ਏਕਾ ।
ਹੋਰਿ ਜੀਅ ਉਪਾਏ ਵੇਕੋ ਵੇਕਾ ।
[ਬਿਲਾਵਲ ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮੪੦

یعنی - مَیں جس جہت سے بھی دیکھتا ہوں مجھے توحید کا جلوہ ہی نظر آتا ہے - اور تمام مخلوق ایک دوسرے سے مختلف ہے۔

مشہور سکھ ودوان بھائی گورداس جی کا بیان ہے کہ :-

ਰਚਨਾ ਚਰਿਤ੍ਰ ਬਿਸਮ ਬਚਿਤ੍ਰ ਪਨ
ਕਾਹੂ ਸੋ ਨ ਕੋਊ ਦੀਨੋ ਏਕ ਹੀ ਅਨੇਕ ਹੈ ।

....

ਰੂਪ ਰੇਖ ਲੇਖ ਭੇਖ ਨਾਦਬਾਦਾ ਨਾਨਾ ਬਿਧ
ਅਗਮ ਅਗਾਧ ਬੋਧ ਬ੍ਰਹਮ ਬਿਬੇਕ ਹੈ।

[ਕਬਿਤ ਸਵੈਈਏ, ੩੪੨

یعنی :-

تمام عالم کائنات اور اس کا سب کچھ واحد ہے دوئی ہے ہی کہیں نہیں۔ جو کچھ بھی نظر آتا ہے اس کی بیرونی صورت خواہ کچھ ہو دراصل وہ سب کچھ خدائے واحد کا ہی چمتکار ہے۔

(گورمت پرکاش امرتسر فروری ۱۹۶۵ء)

قرآن شریف میں مذکور ہے :-

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○

(سورۃ الاخلاص پ۳۰)

یعنی۔ تم اس بات کا اعلان کرو کہ خدا تعالیٰ احد ہے اور دوسرا کوئی بھی اس جیسا نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا

(سورۃ الجن ع۲ پ۲۹)

یعنی۔ تو کہہ دے کہ میں تو صرف اپنے ربّ العزّت کی ہی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو بھی اس احد کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

اللہ تعالیٰ اصمد ہے وہ کسی کا محتاج نہیں سبھی اس کے محتاج ہیں

گورونانک جی نے اِس جہان کے خالق اور مالک کو صمد بھی تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ਬੇਮੁਹਤਾਜੁ ਬੇਅੰਤੁ ਅਪਾਰਾ ।
ਸਭ ਪਤੀਜੈ ਕਰਣੈਹਾਰਾ ।
[ਬਸੰਤ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੯੦

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :۔

ਸਭ ਸਾਹਾ ਸਿਰਿ ਸਾਚਾ ਸਾਹੁ ।
ਬੇਮੁਹਤਾਜੁ ਪੂਰਾ ਪਾਤਿਸਾਹੁ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੯੩

یعنی۔ اللہ تعالیٰ بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔ گویا کہ بادشاہ بھی اس کے محتاج ہیں اور وہ خود بے محتاج ہے۔

قرآنِ شریف کا ارشاد ہے کہ :۔

اَللّٰہُ الصَّمَدُ ۝ (سورۃ الاخلاص: پ ۳۰)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ اصمد ہے۔ سبھی اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ توالد و تناسل سے پاک ہے

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کو ماں۔ باپ اور بیوی بچوں سے پاک تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :۔

ਨਾ ਤਿਸੁ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਬੰਧਪ ਨ ਤਿਸੁ ਕਾਮੁ ਨਾ ਨਾਰੀ ।
ਅਕੁਲ ਨਿਰੰਜਨ ਅਪਰ ਪਰੰਪਰੁ ਸਗਲੀ ਜੋਤਿ ਤੁਮਾਰੀ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੭

ایک اور مقام پر آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

ਜਗੁ ਤਿਸ ਕੀ ਛਾਇਆ ਜਿਸੁ ਬਾਪੁ ਨ ਮਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਭੈਣ ਨ ਭਰਾਉ ਕਮਾਇਆ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੩੮

گورو جی نے اِن دونوں شبدوں میں اللہ تعالیٰ کو ماں۔ باپ۔ بیوی بچّوں اور دوسرے رشتہ داروں سے پاک بیان کیا ہے۔ وہ بے عیب ہے اور وراء الوریٰ ہے۔ ہر چیز میں اس کا نور ہے اور تمام عالم کائنات اسی کے ذریعہ وجود میں آئی ہے۔

ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ بیان کیا ہے کہ :۔

ਨਾ ਤਿਸੁ ਬਾਪੁ ਨ ਮਾਇ ਕਿਨਿ ਤੂ ਜਾਇਆ ।
ਨਾ ਤਿਸੁ ਰੂਪੁ ਨ ਰੇਖ ਵਰਨ ਸਬਾਇਆ ।
[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੭੯

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا نہ کوئی باپ ہے اور نہ ماں جنہوں نے اسے جنا ہے
وہ غیر مجسّم اور غیر محدود ہے۔
گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ:-

ਸੰਕਟਿ ਨਹੀ ਪਰੈ ਜੋਨਿ ਨਹੀ ਆਵੈ ਨਾਮੁ ਨਿਰੰਜਨ ਜਾ ਕੋ ਰੇ ।
ਕਬੀਰ ਕੋ ਸੁਆਮੀ ਐਸੋ ਠਾਕੁਰੁ ਜਾ ਕੈ ਮਾਈ ਨ ਬਾਪੋ ਰੇ ।
[ਗਉੜੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੩੩੯

سری دسم گرنتھ میں اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:-

ਤਾਤ ਮਾਤ ਨ ਜਾਤ ਜਾਕਰ ਜਨਮ ਮਰਨ ਬਿਹੀਨ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੪

دسم گرنتھ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ:-

ਤਾਤ ਮਾਤ ਜਿਹ ਜਾਤ ਨ ਪਾਤਾ ।
ਏਕ ਰੰਗ ਕਾਹੂ ਨਹੀ ਰਾਤਾ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੦

یعنی:-

ਨ ਕਰਮੰ ਨ ਭਰਮੰ ਨ ਜਾਤੰ ਜਨਮੰ ।
ਨ ਮਿਤ੍ਰੰ ਨ ਸੱਤ੍ਰੰ ਨ ਪਿਤ੍ਰੰ ਨ ਮਾਤ੍ਰੰ ।
ਨ ਨੇਹੰ ਨ ਗੇਹੰ ਨ ਕਾਮੰ ਨ ਧਾਮੰ ।
ਨ ਪੁਤ੍ਰੰ ਨ ਮਿਤ੍ਰੰ ਨ ਸੱਤ੍ਰੰ ਨ ਭਾਮੰ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੮

دسم گرنتھ میں یہ بھی لکھا ہے کہ:-

ਨ ਦੇਹ ਹੈ ਨ ਗੇਹ ਹੈ ਨ ਜਾਤ ਹੈ ਨ ਪਾਤ ਹੈ।
ਨ ਮੰਤ੍ਰ ਹੈ ਨ ਮਿਤ੍ਰ ਹੈ ਨ ਤਾਤ ਹੈ ਨ ਮਾਤ ਹੈ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੨੪

دسم گرنتھ کے اِن شبدوں سے یہ امر واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ ماں باپ ۔ بیوی بچّوں سے پاک ہے۔

قرآن شریف میں اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

لَمْ یَلِدْ وَ لَمْ یُوْلَدْ ○ (سورۃ الاخلاص پ۳۰)

اَنّٰی یَکُوْنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّ لَمْ تَکُنْ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ ؕ وَخَلَقَ کُلَّ شَیْءٍ ۚ وَھُوَ بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ○

(سورۃ الانعام ع ۱۲ : پ۷)

یعنی ۔ اللہ تعالیٰ ماں ۔ باپ ۔ بیوی بچّوں وغیرہ سے پاک ہے نہ اس نے کسی کو جنا ہے اور نہ وہ خود کسی سے جنا گیا ہے۔

گورونانک جی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ :۔

ਨਾ ਤਿਸੁ ਮਾਤ ਪਿਤਾ ਸੁਤ ਬੰਧਪ ।
(ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੧

یعنی :۔

ਇਕੋ ਇਕ ਖੁਦਾਇ ਹੈ ਜਿਸ ਦਾ ਮਾਇ ਨ ਬਾਪ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੩੪

اللہ تعالیٰ کا ثانی کوئی نہیں ہے

سری گورو نانک جی نے اپنے مقدّس کلام میں یہ بات بھی بیّن الفاظ میں بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے برابر اور کوئی نہیں ہے۔ اس جیسا وہ خود ہی ہے۔ جیساکہ ان کا ارشاد ہے کہ:

ਭਰਪੁਰਿ ਧਾਰਿ ਰਹੇ ਸਭ ਮਾਹੀ ।
ਤੁਮ ਸਮਸਰਿ ਅਵਰੁ ਕੋ ਨਾਹੀ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੧੬

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے برابر کوئی اور نہیں ہے۔ س جیسا وہی ہے۔
ایک اور مقام پر گورو جی نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਅਵਰੁ ਨ ਦੀਸੈ ਕਿਸੁ ਸਾਲਾਹੀ
ਤਿਸਹਿ ਸਰੀਕੁ ਨ ਕੋਈ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੯੭

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ اس جیسا وہ خود ہی ہے۔
گورو جی کا یہ بھی ارشاد ہے کہ:۔

ਤੁਧੁ ਏਹੋ ਹੋਰੁ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
ਨਾ ਕੋ ਹੋਆ ਨਾ ਕੋ ਹੋਇ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੪੯

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا ہمسر نہ کوئی پہلے ہوا ہے اور نہ آئندہ ہی کوئی

ہوسکتا ہے۔ وہ واحد و یگانہ ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اِس سلسلہ میں یہ مذکور ہے کہ :-

ਤੇਰੀ ਵਡਿਆਈਆ ਤੂਹੈ ਜਾਣਦਾ ਤੁਧ ਜੇਵਡੁ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ।
ਤੁਧੁ ਜੇਵਡੁ ਹੋਰੁ ਸਰੀਕੁ ਹੋਵੈ ਤਾ ਆਖੀਐ ਤੁਧੁ ਜੇਵਡੁ ਤੂਹੈ ਹੈ ਹੋਈ ।
[ਵਾਰ ਬਿਹਾਗੜਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੫੪੮

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا ثانی کوئی نہیں ہے۔ وہی ایک خالقِ حقیقی اور ازلی ابدی ہے۔ وہ ہر جگہ حاضر و ناظر ہے اور غیر فانی ہے۔ اس کا ثانی کوئی نہیں ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

ਕਹੁ ਨਾਨਕ ਗੁਰਿ ਖੋਏ ਭਰਮ ।
ਏਕੋ ਅਲਹੁ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੮੯੭

قرآنِ شریف میں اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ (سورۃ الاخلاص پ ۳۰)

لَا شَرِيْكَ لَهٗ (سورۃ الانعام : ع ۲۰ - پ ۸)

لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ (سورۃ الشوریٰ : ع ۲ - پ ۲۵)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے برابر اور کوئی بھی نہیں ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور نہ کوئی چیز اس کے برابر اور ہم مرتبہ ہے۔ وہ اپنی ذات صفات اور افعال میں یکتا ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں مرقوم ہے:۔

ਤੇਰਾ ਸਰੀਕੁ ਕੋ ਨਾਹੀ ਜਿਸ ਨੋ ਲਵੈ ਲਾਇ ਸੁਣਾਇਆ ।
ਤੁਧੁ ਜੇਵਡੁ ਦਾਤਾ ਤੂ ਹੈ ਨਿਰੰਜਨਾ ਤੂ ਹੈ ਸਚੁ ਮੇਰੈ ਮਨਿ ਭਾਇਆ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੦੧

یعنی۔ یہ حقیقت میرے دل کو پسند آگئی ہے کہ اے خدا تیرا کوئی شریک نہیں۔ تیرے جیسا تُو ہی ہے۔

گورونانک جی نے اِس تعلق میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ:۔

ਤਿਸਹਿ ਸਰੀਕੁ ਨ ਦੀਸੈ ਕੋਈ ਆਪਿ ਅਪਰ ਅਪਾਰਾ ਹੇ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੨੬

یعنی۔ اس کا کوئی بھی شریک نہیں ہے۔ وہ وراء الورئ ہے۔ انسانی عقل اس تک نہیں پہنچ سکتی۔

ایک اَور مقام پر گوروجی فرماتے ہیں کہ:۔

ਤੁਮ ਸਰਿ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ਆਇਆ ਜਾਇਸੀ ਜੀਉ ।
[ਧਨਾਸਰੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੮੮

جنم ساکھی کے ایک مقام پر گوروجی کا یہ ارشاد درج ہے:۔

ਵਹਦਹੂ ਲਾ ਸ਼ਰੀਕ ਹੈ ਇਕ ਕਾਦਰ ਆਪ ਅਲਾਹ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੩੪

یعنی:۔

ਵਹਦਾ ਹੂ ਲਾ ਸ਼ਰੀਕ ਹੈ ਦੂਜਾ ਹੋਆ ਨ ਹੋਇ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੩੪

خُدا تعالیٰ ہی ازلی اور ابدی ہے

گورونانک جی کے نزدیک اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی ازلی اور ابدی ہے۔ اس کے بغیر اُور کوئی ہستی ازلی اور ابدی نہیں ہے چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :۔

ਅਗਮ ਅਗੋਚਰੁ ਅਪਰ ਅਪਾਰਾ ਪਾਰਬ੍ਰਹਮੁ ਪਰਧਾਨੋ ।
ਆਦਿ* ਜੁਗਾਦੀ ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਅਵਰੁ ਝੂਠਾ ਸਭੁ ਮਾਨੋ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੩੭

گورونانک جی نے اپنے مشہور کلام جپ جی میں اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਆਦੇਸੁ ਤਿਸੈ ਆਦੇਸੁ ।
ਆਦਿ ਅਨੀਲੁ ਅਨਾਦਿ ਅਨਾਹਤਿ ਜੁਗੁ ਜੁਗੁ ਏਕੋ ਵੇਸੁ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੬

یعنی۔ اِس جہان پر اسی خدائے واحد کا حکم چل رہا ہے جو ازلی۔ ابدی اولا محدود ہے۔ اور ہر زمانے میں ایک ہی حالت میں ہے۔ اس پر کوئی تغیر

---

* مشہور سکھ ودوان پرنسپل تیجا سنگھ جی نے اِس بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔
"خدا تعالیٰ کے اوّل (آد) ہونے سے ثابت ہے کہ لوگوں نے جو خود اللہ تعالیٰ کے ساتھ رُوح اور مادہ کو بھی ازلی۔ ابدی (انادی) تسلیم کیا ہے وہ درست نہیں۔" (ترجمہ از جپ جی مترجم صـــ۱۶۷)

نہیں آتا۔

جنم ساکھی میں گوروجی کا یہ ارشاد ہے کہ :۔

ਅਵਲ ਆਖਰ ਇਕ ਹੈ ਵਿਚ ਵਿਚ ਫਾਨੀ ਜਾਨ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੭੬

اِس بارہ میں گوروگرنتھ صاحب کا یہ ارشاد ہے :۔

ਆਦਿ ਅੰਤਿ ਦਇਆਲ ਪੂਰਨ ਤਿਸੁ ਬਿਨੁ ਨਹੀ ਕੋਇ।
[ਧਨਾਸਰੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੭੫

یعنی۔ اوّل (ازلی) اور آخر (ابدی) خدا تعالیٰ ہی ہے اس کے بغیر کوئی ازلی ابدی نہیں ہے۔

گوروگرنتھ صاحب میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :۔

ਆਦਿ ਅੰਤ ਪ੍ਰਭੁ ਅਗਮ ਅਰਾਹੀ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੦੫

یعنی۔ اوّل آخر اللہ تعالیٰ ہی ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਅਵਲਿ ਅਲਹ ਨੂਰੁ ਉਪਾਇਆ ਕੁਦਰਤਿ ਕੇ ਸਭ ਬੰਦੇ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੩੪੯

یعنی۔ خدا تعالیٰ اوّل (ازلی) نے سب سے پہلے نُور پیدا کیا تھا اور پھر اپنی قدرتِ کاملہ سے انسان پیدا کئے تھے۔

دسم گرنتھ میں بھی اللہ تعالیٰ کو ازلی ابدی بیان کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم

ہے کہ :-

ਆਦਿ ਅਨਾਦਿ ਅਗਾਧਿ ਸਦਾ ਪ੍ਰਭੁ ਸਿੱਧ ਸਰੂਪ ਸਭੋ ਪਹਚਾਨਿਓ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੬੪੮

یعنی - ازلی ابدی خدائے واحد ہی ہے -

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ کے ازلی اور ابدی ہونے سے متعلق یہ مذکور ہے کہ :-

هُوَ الْاَوَّلُ وَالْاٰخِرُ (سورۃ الحدید : ع ۱ - پ ۲۷)

یعنی - اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی ازلی اور ابدی ہے اس کے بغیر اور کوئی ازلی اور ابدی نہیں ہے -

---

خدا تعالیٰ ہی ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے

گورونانک جی نے اللہ تعالیٰ کو ظاہر اور باطن کا جاننے والا بھی تسلیم کیا ہے - چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਇ ।
ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋ ਫੁਨਿ ਹੋਇ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੧੨

یعنی - سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی بھی ظاہر اور باطن کا جاننے والا نہیں ہے - اور جو اس کی مرضی ہوتی ہے وہی کرتا ہے -

ایک اور مقام پر گوروجی نے فرمایا ہے :-

ਅੰਤਰ ਬਾਹਰਿ ਪੁਰਖੁ ਨਿਰੰਜਨੁ ਆਦਿ ਪੁਰਖ ਆਦੇਸੋ ।
[ਭੈਰਉ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੧੨੭

یعنی ۔ ھو الاوّل خداتعالیٰ ہی ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے۔

ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕੋ
ਦੂਜਾ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ।
[ਆਸਾ, ਮ:, ੫ ਪੰਨਾ ੪੪੫

یعنی ۔ ظاہر اور باطن خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی ہے اور کوئی دوسرا ظاہر اور باطن نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر یہ مرقوم ہے کہ :-

ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਸਦਾ ਸੰਗਿ ਕਰਨੈਹਾਰੁ ਪਛਾਣੁ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੨੯੩

یعنی ۔ ظاہر اور باطن اسی خدا کو جانو جو خالق اور ہمیشہ ہر ایک کے ساتھ ہے ۔

اِس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਅੰਤਰਿ ਬਾਹਰਿ ਸੋ ਪ੍ਰਭੁ ਜਾਣੈ ।
ਰਹੈ ਅਲਿਪਤੁ ਚਲਤੇ ਘਰਿ ਆਣੈ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੪੨

قرآنِ شریف کا ارشاد ہے :-

وَالظَّاهِرُ وَالبَاطِنُ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ ○

(سورۃ الحدید : ۱ع - پ۲۷)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے اس سے کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ذٰلِكَ عَالِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيزُ الرَّحِيمُ ○

(سورۃ السجدہ ۱ع - پ۲۱)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ غیب اور حاضر کا جاننے والا ہے۔ اور وہ غالب بھی ہے اور بار بار رحم کرنے والا بھی۔

گورو نانک جی نے اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے کہ :۔

ਤੂ ਆਪੇ ਗੁਪਤਾ ਆਪਿ ਪਰਗਟੁ ਆਪਿ ਸਭਿ ਰੰਗ ਮਾਣੇ ।
[ਰਾਮਕਲੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੪੬

یعنی۔ اے اللہ تعالیٰ تو ہی غیب اور ظاہر کا جاننے والا ہے۔ اور ہر رنگ میں تو ہی بس رہا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :۔

ਹਰਿ ਅੰਦਰਿ ਬਾਹਰਿ ਇਕੁ ਤੂੰ ਤੂੰ ਜਾਣਹਿ ਭੇਤੁ ।
ਜੋ ਕੀਚੈ ਸੋ ਹਰਿ ਜਾਣਦਾ ਮੇਰੇ ਮਨ ਹਰਿ ਚੇਤੁ ।
[ਵਾਰ ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੮੪

یعنی۔ اے مولا تو ظاہر اور باطن کا جاننے والا ہے۔ تجھے سب

رازوں کا بخوبی علم ہے۔ ہم جو بھی کرتے ہیں اللہ تعالیٰ اسے بخوبی جانتا ہے اِس لئے صدق دل سے اس کا ذکر کرتے رہو۔

گورو گرنتھ صاحب کے اِن شبدوں میں اللہ تعالیٰ کو غیب اور ظاہر کا جاننے والا تسلیم کیا گیا ہے جس کے معنے یہی ہیں کہ اللہ تعالیٰ سے کوئی بھی بات پوشیدہ نہیں ہے۔

قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ :۔

عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ ۚ وَهُوَ الْحَكِيمُ الْخَبِيرُ ۝

(سورۃ الانعام : ع۹ - پ۷)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ ہر پوشیدہ اور ظاہر بات سے بخوبی آگاہ ہے اور حکمت والا اور خبردار ہے۔ کوئی بھی بات اس سے پوشیدہ نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ جو چاہے کرتا ہے

گورونانک جی نے اپنے ربّ العزت سے متعلق یہ بات بھی بیان کی ہے کہ وہ جو چاہے کرتا ہے۔ یعنی وہ جس بات کا ارادہ کرلے اس میں کوئی بھی روک پیدا نہیں ہو سکتی۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਜੋ ਤਿਸੁ ਭਾਵੈ ਸੋਈ ਕਰਸੀ
ਫਿਰਿ ਹੁਕਮੁ ਨ ਕਰਣਾ ਜਾਈ ।

[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੪੮

یعنی۔ اللہ تعالیٰ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ اس کے ارادے میں کوئی روک پیدا کرنے پر قادر نہیں ہو سکتا۔

ایک اور مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے :۔

ਪੁਛਿ ਨ ਸਾਜੇ ਪੁਛਿ ਨ ਢਾਹੇ ਪੁਛਿ ਨ ਦੇਵੈ ਲੇਇ ।
ਆਪਣੀ ਕੁਦਰਤਿ ਆਪੇ ਜਾਣੈ ਆਪੇ ਕਰਣੁ ਕਰੇਇ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੩

قرآن شریف میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يُرِيْدُ ۝ (سورۃ الحج : ع ۲ - پ ۱۷)
إِنَّ اللّٰهَ يَفْعَلُ مَا يَشَآءُ ۝ (سورۃ الحج : ع ۲ - پ ۱۷)
فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ۝ (سورۃ البروج : ع ۱ - پ ۳۰)
يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ (سورۃ الشوریٰ : ع ۵ - پ ۲۵)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ جس بات کا ارادہ کرے۔ اس میں کوئی روک پیدا نہیں ہو سکتی اور وہ بات ہو کر رہتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ اپنی مرضی سے جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے خزانے ہمیشہ بھرے رہتے ہیں

گورو نانک جی نے اپنے ربّ العزّت سے متعلق یہ بات بھی بیان کی ہے کہ اس کے خزانے ہمیشہ بھرے رہتے ہیں وہ کبھی خالی نہیں ہوتے۔

چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:-

ਦੇਂਦਾ ਰਹੈ ਨ ਚੂਕੈ ਭੋਗੁ ।
ਗੁਣੁ ਏਹੋ ਹੋਰੁ ਨਾਹੀ ਕੋਇ ।
ਨਾ ਕੋ ਹੋਆ ਨਾ ਕੋ ਹੋਇ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੩੪੯

یعنی۔ اس کے خزانے لوگوں کو دینے سے کبھی خالی نہیں ہوتے۔ اس جیسا نہ کوئی اَور ہے۔ نہ تو کوئی ماضی میں اس جیسا تھا اور نہ مستقبل ہی میں کوئی ہو سکتا ہے۔

قرآنِ شریف میں اللہ تعالیٰ کے خزانوں سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ:-

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا عِنْدَنَا خَزَآئِنُهٗ

(سورۃ الحجر: ۲/۴ - پ ۱۴)

عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ ہی ہے

گورونانک جی نے یہ بات بھی بالصراحت بیان کی ہے کہ عبادت کے لائق اللہ تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات ہے۔ اس کے بغیر کسی اَور کی عبادت کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے:-

ਦੂਸਰ ਕਹਿਆ ਅਵਰੁ ਨਹੀਂ ਦੂਜਾ ।
ਕਿਸੁ ਕਉ ਦੇਖਿ ਕਰਉ ਅਨ ਪੂਜਾ ।
[ਗਉੜੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੨੪

یعنی ۔گورونانک جی نے فرمایا ہے کہ مجھے میرے گورو نے یہ ہدایت کی ہے خدا تعالیٰ کے بغیر کوئی اور قابلِ پرستش نہیں ہے اِس لئے کسی اور کی پوجا کرنا ٹھیک نہیں ہے۔

قرآنِ شریف میں مرقوم ہے کہ :-

ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ فَاعْبُدُوْهُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِيْلٌ ○

(سورۃ الانعام: ع ۱۳ - پ ۷)

وَلَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ○

(سورۃ الکھف: ع ۱۲ : پ ۱۶)

یعنی ۔تمہارا اللہ ہی خالق اور پروردگار ہے اس کے سوا اور کوئی بھی معبود نہیں ہے۔وہ ہر چیز کا خالق اور مالک ہے۔پس تم اسی کی عبادت کرتے رہو۔وہ ہر چیز کا نگران ہے۔اپنے رب کی عبادت میں کسی بھی دوسرے کو ہرگز ہرگز شریک نہ ٹھہراؤ۔

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کی عبادت کی تلقین مندرجہ ذیل الفاظ میں کی گئی ہے :-

ਸਚੇ ਬਾਝਹੁ ਕੋ ਅਵਰੁ ਨ ਦੂਆ ।
ਦੂਜੈ ਲਾਗਿ ਜਗੁ ਖਪਿ ਖਪਿ ਮੂਆ ।
ਗੁਰਮੁਖਿ ਹੋਵੈ ਸੁ ਏਕੋ ਜਾਣੈ
ਏਕੋ ਸੇਵਿ ਸੁਖੁ ਪਾਵਣਿਆ ।

(ਮਾਝ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੧੩)

یعنی ۔اِس جہان کی علّتِ فاعلی خدائے واحد ہی ہے جس نے تمام

جسامت رکھنے والی چیزوں کو پیدا کیا ہے۔ اے میرے من اس کی پرستش ہی کرتے رہو۔ وہی سب کا آسرا ہے۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

يَا أَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوا رَبَّكُمُ الَّذِي خَلَقَكُمْ

یعنی :-

ਕਰਣਕਾਰਣ ਏਕੁ ਓਹੀ ਜਿਨਿ ਕੀਆ ਆਕਾਰੁ ।
ਤਿਸਹਿ ਧਿਆਵਹੁ ਮਨ ਮੇਰੇ ਸਰਬ ਕੋ ਆਧਾਰੁ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੫੧

گوروگرنتھ صاحب میں اللہ تعالیٰ کی عبادت سے متعلق یہ تعلیم بھی دی گئی ہے کہ انسان کو اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے اپنے رب کی عبادت کرتے رہنا چاہیئے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਕਾਹੇ ਏਕ ਬਿਨਾ ਚਿਤੁ ਲਾਈਐ ।
ਊਠਤ ਬੈਠਤ ਸੋਵਤ ਜਾਗਤ ਸਦਾ ਸਦਾ ਹਰਿ ਧਿਆਈਐ ।
[ਆਸਾ, ਮ:, ੫ ਪੰਨਾ ੩੭੯

یعنی :-

ਊਠਤ ਬੈਠਤ ਸੋਵਤ ਧਿਆਈਐ ।
ਮਾਰਗਿ ਚਲਤ ਹਰੇ ਹਰਿ ਗਾਈਐ ।
[ਆਸਾ; ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੮੬

اِس سلسلہ میں قرآن شریف میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ :-

اَلَّذِیْنَ یَذْکُرُوْنَ اللّٰہَ قِیٰمًا وَّ قُعُوْدًا وَّعَلٰی جُنُوْبِہِمْ
(سورہ آل عمران : ع۲۰ - پ۴)

قرآن شریف کی اِس آیت میں عقلمندوں کا کام یہ بیان کیا گیا ہے کہ وہ اُٹھتے بیٹھتے اور سوتے جاگتے اپنے پیدا کرنے والے کو یاد کرتے ہیں۔

گورو گرنتھ صاحب میں سجدے کے لائق خدا تعالیٰ کی ذاتِ بابرکات ہی تسلیم کی گئی ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਸਦ ਬਲਿਹਾਰੀ ਤਿਨਾ ਜਿ ਸੁਣਤੇ ਹਰਿ ਕਥਾ ।
ਪੂਰੇ ਤੇ ਪਰਧਾਨ ਨਿਵਾਵਹਿ ਪ੍ਰਭ ਮਥਾ ।
[ਵਾਰ ਜੈਤਸਰੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੦੮

یعنی۔ میں ان لوگوں کے سَو سَو بار قربان ہوں جو خدا تعالیٰ کی باتیں سُنتے ہیں۔ وہی لوگ مقبول ہوتے ہیں جو صرف خدائے واحد کو سجدہ کرتے ہیں اور دوسروں کے سامنے سر نہیں جُھکاتے۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر شرک کا ردّ کیا گیا ہے اور پرستش کے لائق صرف اور صرف خدائے واحد کو ہی قرار دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਸਦਾ ਸਦਾ ਸੋ ਸੇਵੀਐ ਜੋ ਸਭ ਮਹਿ ਰਹੈ ਸਮਾਇ ।
ਅਵਰੁ ਦੂਜਾ ਕਿਉ ਸੇਵੀਐ ਜੰਮੈ ਤੈ ਮਰਿ ਜਾਇ ।
[ਵਾਰ ਜੈਤਸਰੀ, ਮ: ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੫੦੯

یعنی۔ ہمیشہ حاضر و ناظر خدائے واحد کی عبادت کرتے رہو۔ کوئی

ایسی شخصیت جو پیدا ہوتی اور پھر مر جاتی ہے پرستش کے لائق نہیں ہو سکتی۔

قرآنِ شریف میں شرک کے رَدّ سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :۔

وَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ
كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ لَهُ الْحُكْمُ وَ
اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ (سورۃ القصص : ع ۹ - پ ۲۰)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر کسی کی عبادت مت کرو۔ اس کے سوا کوئی دوسرا قابلِ پرستش نہیں۔ ہر چیز فانی ہے سوائے اس کے جس پر اس کی توجہ ہو۔ حکم اسی کے اختیار میں ہے۔ اور تم سب اسی کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اِس سلسلہ میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :۔

ਹਰਿ ਇਕੋ ਦਾਤਾ ਸੇਵੀਐ ਹਰਿ ਇਕੁ ਧਿਆਈਐ।
ਹਰਿ ਇਕੋ ਦਾਤਾ ਮੰਗੀਐ ਮਨਚਿੰਦਿਆ ਪਾਈਐ।
ਜੇ ਦੂਜੇ ਪਾਸਹੁ ਮੰਗੀਐ ਤਾ ਲਾਜ ਮਰਾਈਐ।
[ਵਾਰ ਬਿਹਾਗੜਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੫੫੦

اسلام میں نماز عبادت قرار دی گئی ہے اور ہر مومن مسلمان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ دن میں پانچ مرتبہ مساجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔ چنانچہ قرآنِ شریف میں حکم دیا گیا ہے :۔

اَقِیْمُوا الصَّلٰوةَ وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِیْنَ ۝
(سورۃ الروم : ع ۴ - پ ۲۱)

یعنی۔ نماز قائم کرو مُشرک نہ بنو۔

ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ کا بیان ہے :-

"صلوٰۃ۔ نماز اسلام کا دوسرا رُکن ہے .... سُنّت اور احادیث کے مطابق ہر ایک مسلمان کے لئے دن میں پانچ نمازیں ادا کرنا ضروری ہیں۔" (ترجمہ از مہان کوش صفحہ ۲۰۴۳)

ایک اَور سکھ ودوان نے ان پانچ نمازوں کے یہ اوقات بیان کئے ہیں :-

۱۔ فجر کی - سُورج نکلنے سے قبل

۲۔ ظہر کی - دن ڈھلنے کے بعد

۳۔ عصر کی - سُورج غروب ہونے سے قبل

۴۔ مغرب کی - سُورج غروب ہونے کے بعد

۵۔ عشاء - سونے سے قبل

(بانی پرکاش صفحہ ۹۵۹)

گورو نانک جی نے نماز سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਆਖਣੁ ਸੁਨਣਾ ਪਉਣ ਕੀ ਬਾਣੀ ਇਹੁ ਮਨੁ ਰਤਾ ਮਾਇਆ ।
ਖਸਮ ਕੀ ਨਦਰਿ ਦਿਲਹਿ ਪਸਿੰਦੇ ਜਿਨੀ ਕਰਿ ਇਕੁ ਧਿਆਇਆ ।
ਤੀਹ ਕਰਿ ਰਖੇ ਪੰਜ ਕਰਿ ਸਾਥੀ ਨਾਉ ਸੈਤਾਨੁ ਮਤੁ ਕਟਿ ਜਾਈ ।
ਨਾਨਕੁ ਆਖੈ ਰਾਹਿ ਪੈ ਚਲਣਾ ਮਾਲ ਧਨੁ ਕਿਤਕੁ ਸੰਜਿਆਹੀ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੪

اِس شبد میں مذکورہ لفظ "تیہہ" اور "پنج" کے معنے سکھ ودوانوں

نے تیس روزے اور پانچ نمازیں کئے ہیں (ملاحظہ ہو مہان کوش صہ ۲۳۶۹
گوروگرنتھ صاحب مترجم پنڈت نارائن سنگھ جلد ۱ صہ ۷۱۔ گیانی بشن سنگھ
مترجم گوروگرنتھ صاحب صہ ۱۴۶-۱۴۷۔ سری راگ مترجم پنڈت تارا سنگھ
نروتم صہ ۹۲ وغیرہ)۔

گوروگرنتھ صاحب کے اُردو ترجمہ میں اس شبد کے یہ معنے بیان
کئے گئے ہیں کہ:۔

" وہی لوگ سچّے صاحب کی منظورِ نظر ہیں۔ اور وہی اسے مقبول
ہیں جو وحدہٗ لاشریک کی عبادت کرتے ہیں۔ تیس روزے رکھتے
ہیں۔ پانچ نمازیں پڑھتے ہیں اس نیّت سے کہ شیطانی وساوس
سے اللہ تعالےٰ محفوظ رکھے۔ نانک فرماتے ہیں کہ ہم راہ چلتے مسافر
ہیں ہم ایک کام کے لئے یہاں ٹھہر سکتے ہیں۔ ہم کو کب فرصت ہے
کہ اپنے اعمال یا مال دھن کا حساب سمجھ سکیں"

(گوروگرنتھ صاحب مترجم اُردو صہ ۴۲)

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ایک مقدّس حدیث میں نماز
کو مومن کا معراج قرار دیا ہے اور اس کے ذریعہ اس کا اللہ کا واصل
ہونا بیان کیا ہے۔ حضورؐ فرماتے ہیں کہ:۔

اَلصَّلٰوۃُ مِعْرَاجُ الْمُؤْمِنِ

گوروجی نے اپنے کلام میں قاضی کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں
بیان کی ہے کہ:۔

ਸੋਈ ਕਾਜੀ ਜਿਨਿ ਆਪੁ ਤਜਿਆ ਇਕੁ ਨਾਮੁ ਕੀਆ ਆਧਾਰੋ ।
ਹੈ ਭੀ ਹੋਸੀ ਜਾਇ ਨ ਜਾਸੀ ਸਚਾ ਸਿਰਜਣਹਾਰੋ ।
ਪੰਜ ਵਖਤ ਨਿਵਾਜ ਗੁਜਾਰਹਿ ਪੜਹਿ ਕਤੇਬ ਕੁਰਾਣਾ ।
ਨਾਨਕ ਆਖੈ ਗੋਰ ਸਦੇਈ ਰਹਿਓ ਪੀਣਾ ਖਾਣਾ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੪

یعنی۔ سچّا قاضی وہ ہے جو اپنی خودی کو مٹا کر صرف اور صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات کو اپنا سہارا بناتا ہے۔ اور وہ خدا ہے بھی اور آئندہ بھی ہوگا۔ اس پر کبھی بھی موت وارد نہیں ہو سکتی۔ وہی حقیقی خالق ہے۔ اور وہ قاضی پانچ وقت نمازیں ادا کرتا ہے اور قرآنِ شریف کی تلاوت بھی کرتا ہے۔ گورو نانک جی فرماتے ہیں کہ ہمیشہ قبر کو یاد رکھو۔ تمہارا یہ کھانا پینا یہاں ہی رہ جائے گا۔

قرآنِ شریف میں حقیقی علماء کی تعریف مندرجہ ذیل الفاظ میں بیان کی گئی ہے کہ:۔

اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمٰٓؤُا ۗ اِنَّ اللّٰهَ عَزِيْزٌ غَفُوْرٌ ۝ اِنَّ الَّذِيْنَ يَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ ۔

(سورہ فاطر: ع ۴ ۔ پ ۲۲)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کے بندوں میں صرف علماء ہی اس سے ڈرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بڑا غالب اور بخشنے والا ہے۔ وہ لوگ جو اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآنِ شریف کو پڑھتے ہیں اور نمازیں ادا کرتے ہیں۔ اور جو کچھ ہم نے دیا

ہے اس میں سے خفیہ بھی اور ظاہر بھی خرچ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے متعلق گورونانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

ਘਾਲਿ ਖਾਇ ਕਿਛੁ ਹਥਹੁ ਦੇਇ ।
ਨਾਨਕ ਰਾਹੁ ਪਛਾਣਹਿ ਸੇਇ ।
[ਵਾਰ ਸਾਰੰਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੪੫

یعنی۔ جو لوگ اپنی محنت کی کمائی میں سے اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں وہی اس کے راستہ کو پہچان سکتے ہیں۔

گورو جی نے تارک الصلوٰۃ لوگوں کے حق میں یہ فرمایا ہے کہ :-

ਲਾਅ ਲਾਨਤ ਬਹਸ਼ਿ ਤਿਨਾ ਜੋ ਤਰਕ ਨਿਮਾਜ਼ ਕਰੇਨਿ ।
ਕੁਛ ਥੋੜਾ ਬਹੁਤਾ ਖਟਿਆ ਆਪਣਾ ਆ। ਵੰਞੈਨਿ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੪੭

گورو گرنتھ صاحب میں تارک الصلوٰۃ لوگوں کے حق میں یہ مذکور ہے کہ :-

ਫਰੀਦਾ ਬੇਨਿਵਾਜਾ ਕੁਤਿਆ ਏਹਿ ਨ ਭਲੀ ਰੀਤਿ ।
ਕਬਹੀ ਚਲਿ ਨ ਆਇਆ ਪੰਜੇ ਵਖਤ ਮਸੀਤਿ ।
ਉਠ ਫਰੀਦਾ ਉਜ਼ੂ ਸਾਜਿ ਸੁਬਹ ਨਿਵਾਜ ਗੁਜ਼ਾਰਿ ।
ਜੋ ਸਿਰੁ ਨ ਨਿਵੈ ਸੋ ਸਿਰਿ ਕਪਿ ਉਤਾਰਿ ।
[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੮੧

ایک سکھ ودوان گورو گرنتھ صاحب کے ان شلوکوں کی تشریح میں یہ

بیان کیا ہے کہ :-

" مندرجہ بالا شلوکوں میں فریدجی اسلامی نمازیں ادا کرنے کی تلقین کرتے ہیں۔ بے نمازیوں کو کتّے کے برابر بتاتے ہیں۔ پانچ نمازوں کا ادا کرنا لازمی بتاتے ہیں۔ اور ادا نہ کرنے والے کا سر مسجد کی ہنڈیا کے نیچے جلانے کی سزا تجویز کرتے ہیں "۔

(ترجمہ از ست، گوربناں ہور کچی ہے بانی ص۱۱۵)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے تارک الصّلٰوۃ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

مَنْ تَرَكَ الصَّلٰوةَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ كَفَرَ ا

یعنی۔ جو شخص تارک الصّلٰوۃ ہے وہ کفر کی حد تک چلا جاتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں ریاکاری کی نماز کو پسند نہیں کیا گیا۔ اس سے متعلق یہ مرقوم ہے کہ :-

ਕਿਆ ਉਜੂ ਪਾਕੁ ਕੀਆ ਮੁਹੁ ਧੋਇਆ ਕਿਆ ਮਸੀਤਿ ਸਿਰੁ ਲਾਇਆ ।
ਜਉ ਦਿਲ ਮਹਿ ਕਪਟੁ ਨਿਵਾਜ ਗੁਜਾਰਹੁ ਕਿਆ ਹਜ ਕਾਬੈ ਜਾਇਆ ।
[ਪ੍ਰਭਾਤੀ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੩੫੦

یعنی۔ ریاکاری کا وُضو کرنا یا مسجد میں جانا۔ نماز پڑھنا یا حج کرنا بے سُود جاتا ہے۔ اس کا انسان کو کوئی فائدہ نہیں پہنچتا۔

قرآن شریف میں ریاکاری کی نماز کے بارہ میں یہ ارشاد ہے :-

فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ

سَاھُوْنَ ٥ (سورۃ الماعون : پ۳۰)

ان نمازیوں کے لئے ہلاکت مقدر ہے جو محض ریا کاری کی خاطر نماز پڑھتے ہیں۔

حقیقی نماز سے متعلق قرآن شریف کا یہ ارشاد ہے :۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ط اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ط وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اَکْبَرُ ط

(سورۃ العنکبوت : ع۵ - پ۲۱)

یعنی۔ نماز کو باجماعت ادا کرتے رہو۔ بیشک نماز سب بری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی یاد یقیناً سب سے اچھی اور اعلیٰ ہے۔

ایک اور مقام پر گورو گرنتھ صاحب میں مرقوم ہے کہ :۔

ਜਿਕਰੁ ਰੈਣਿ ਜਿ ਰੂਪੁ ਅਰਾਧੇ ਸੇ ਜਿਉ ਦੋਜਕਿ ਨਾਹਿ ।
[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੨੪

یعنی۔ جو لوگ دن رات اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے رہتے ہیں وہ دوزخ میں جانے سے بچ جاتے ہیں۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :۔

فَسُبْحٰنَ اللّٰہِ حِیْنَ تُمْسُوْنَ وَحِیْنَ تُصْبِحُوْنَ ٥

(سورۃ الروم : ع۲ - پ۲۱)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کا ذکر صبح اور شام کرتے رہو۔

گورو گرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ بھی لکھا ہے کہ :۔

ਸਿਮਰਉ ਅਪੁਨਾ ਸਾਂਈ ।
ਦਿਨਸੁ ਰੈਨਿ ਸਦ ਧਿਆਂਈ ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੩੧

درود شریف

گورونانک جی نے درود شریف پڑھنے کی بھی تلقین کی ہے۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے :۔

ਸਾਦ ਸਲਾਹਤ ਮੁਹੰਮਦੀ ਮੁਖ ਹੀ ਆਖਹੁ ਨਿਤ ।
ਖਾਸਾ ਬੰਦਾ ਸਜਿਆ ਸਿਰ ਮਿਤਰਾਂ ਹੂ ਮਿਤ ।
{ਵਲਾਇਤ ਵਾਲੀ ਜਨਮਸਾਖੀ, ਪੰਨਾ ੧੩੪

یعنی۔ رسولِ خدا حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم پر ہمیشہ درود بھیجتے رہا کرو ۔ وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندے تھے اور اللہ تعالیٰ کے تمام مقبولوں کے سردار تھے۔

ایک سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :۔

" صلاۃ ۔ محمدؐ اور ان کی آل پر خدا تعالیٰ سے برکت طلب کرنا " (رسالہ پنجابی ساہت فروری ۱۹۴۴ء)

گورو گرنتھ صاحب میں گوروجی کا ایک شبد ہے جس میں درود شریف

پڑھنے کا نتیجہ بہت سی برکات کا ملنا بیان کیا ہے۔ جیسا کہ گوروجی کا ارشاد ہے کہ :-

ਪੀਰ ਪੈਕਾਮਰ ਸਾਲਕ ਸਾਦਕ ਸੁਹਦੇ ਅਉਰੁ ਸਹੀਦ।
ਸੇਖ ਮਸਾਇਕ ਕਾਜੀ ਮੁਲਾ ਦਰਿ ਦਰਵੇਸ ਰਸੀਦ।
ਬਰਕਤਿ ਤਿਨ ਕਉ ਅਗਲੀ ਪੜਦੇ ਰਹਨਿ ਦਰੂਦ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੫੩

شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں " درود " سے متعلق یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

" نماز کے بعد جو دعا کرتے ہیں "

(شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۵۳)

گوروجی کے ارشاد میں یہی مرقوم ہے کہ جو درود شریف پڑھتے رہیں گے انہیں بہت سی برکات حاصل ہوں گی۔

قرآنِ شریف کا ارشاد ہے :-

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓىِٕكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ۝

(سورۃ الاحزاب : ع - پ ۲۲)

قرآنِ شریف کی اِس آیت میں مومن مسلمانوں کو ہمیشہ درود شریف پڑھنے کی تلقین کی گئی ہے۔

اللہ تعالیٰ ہی الحق ہے دوسرے تمام معبود باطل ہیں

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اللہ تعالیٰ کو ست نام (الحق) اور اس کے مقابل پر دوسرے تمام معبودوں کو باطل قرار دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

ਵਿਣੁ ਸਚੇ ਸਭੁ ਕੂੜੁ ਕੂੜੁ ਕਮਾਈਐ ।
ਵਿਣੁ ਸਚੇ ਕੂੜਿਆਰੁ ਬੰਨਿ ਚਲਾਈਐ ।

....

ਵਿਣੁ ਸਚੇ ਦਰਬਾਰੁ ਕੂੜਿ ਨ ਪਾਈਐ ।
ਕੂੜੈ ਲਾਲਚਿ ਲਗਿ ਮਹਲੁ ਖੁਆਈਐ ।

[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੭

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْحَقُّ وَاَنَّ مَا يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهِ الْبَاطِلُ وَاَنَّ اللّٰهَ هُوَ الْعَلِيُّ الْكَبِيْرُ ○

(سورۃ لقمٰن : ع۳ ۔ پ۲۱)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ کی ذات بابرکات ہی الحق ہے اس کے سوا باقی تمام معبود جو لوگوں نے خود وضع کر لئے ہیں باطل ہیں۔ بیشک اللہ تعالیٰ بہت بلند شان والا اور بہت بڑا ہے۔

اللہ تعالیٰ حق کو قائم کرتا ہے اور باطل کو مٹاتا ہے

گورونانک جی نے اللہ تعالیٰ کی توحید بیان کرتے ہوئے اِس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ خود حق ہے اور حق کو ہی پسند کرتا ہے۔ وہ باطل کو کبھی بھی قائم نہیں ہونے دیتا یعنی۔ اس کے ہاں طاقت کی نہیں بلکہ صداقت کی جیت ہُوا کرتی ہے۔ گوروجی نے اس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

ਕੂੜ ਨਿਖੁਟੇ ਨਾਨਕਾ ਓੜਕਿ ਸਚਿ ਰਹੀ ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੩

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਕੂੜ ਨਿਖੁਟੇ ਨਾਨਕਾ ਸਚੁ ਕਰੇ ਸੁ ਹੋਈ ।
[ਵਾਰ ਮਲਾਰ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੩੯

اِس سلسلہ میں قرآن شریف نے اللہ تعالیٰ کی یہ سُنّت بیان کی ہے کہ :-

جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا ○
(سورہ بنی اسرائیل : ع ۹ - پ ۱۵)

وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ وَيُحِقُّ الْحَقَّ بِكَلِمٰتِهٖ ط اِنَّهٗ عَلِيْمٌ م بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ○ (سورۃ الشوریٰ : ع ۳ - پ ۲۵)

یعنی۔ اللہ تعالیٰ سچ کو قائم کرتا ہے اور جھوٹ کو شکست دیتا ہے۔ جھوٹ

میں یہ طاقت نہیں کہ وہ حق کو دائمی شکست دے سکے۔

دُنیا کی ہر چیز فانی ہے غیر فانی اللہ تعالیٰ ہی ہے

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں یہ بات، بالصراحت بیان کی ہے کہ دُنیا کی ہر چیز فانی ہے اور خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی غیر فانی ہے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :-

ਅਲਾਹੁ ਅਲਖੁ ਅਗੰਮ ਕਾਦਰੁ ਕਰਣਹਾਰੁ ਕਰੀਮੁ ।
ਸਭ ਦੁਨੀ ਆਵਣ ਜਾਵਣੀ ਮੁਕਾਮੁ ਏਕੁ ਰਹੀਮੁ ।
ਮੁਕਾਮੁ ਤਿਸਨੋ ਆਖੀਐ ਜਿਸੁ ਸਿਸਿ ਨ ਹੋਵੀ ਲੇਖੁ ।
ਅਸਮਾਨੁ ਧਰਤੀ ਚਲਸੀ ਮੁਕਾਮੁ ਓਹੀ ਏਕੁ ।
ਦਿਨ ਰਵਿ ਚਲੈ ਨਿਸਿ ਚਲੈ ਤਾਰਿਕਾ ਲਖ ਪਲੋਇ ।
ਮੁਕਾਮੁ ਓਹੀ ਏਕੁ ਹੈ ਨਾਨਕਾ ਸਚੁ ਬੁਗੋਇ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ

یعنی۔ اللہ تعالیٰ وراء الوریٰ۔ قادرِ مطلق اور خالق کُل شئ ہے۔ وہ کریم بھی ہے۔ اس کے بغیر دُنیا کی تمام چیزیں فانی ہیں اور باقی رہنے والی ذات اسی کی ہے۔ یہ زمین و آسمان۔ چاند۔ سُورج اور ستارے اور دِن رات سب فنا ہو جائیں گے۔ باقی صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی رہے گی۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے :-

ਜਗ ਮਹਿ ਕੋਈ ਰਹਣੁ ਨ ਪਾਏ ਨਿਹਚਲੁ ਏਕੁ ਨਾਰਾਇਣਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੦੭੭

یعنی۔ اِس دُنیا کی کسی بھی چیز کو بقا نہیں ہے۔ صرف خدائے واحد ہی ایسا ہے جو غیر فانی ہے۔

ایک اَور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਤੂ ਸਤਿ ਪਰਮੇਸਰੁ ਸਦਾ ਅਬਿਨਾਸੀ ਹਰਿ ਹਰਿ ਗੁਣੀ ਨਿਧਾਨੁ ਜੀਉ ।
ਹਰਿ ਹਰਿ ਪ੍ਰਭੁ ਏਕੋ ਅਵਰੁ ਨ ਕੋਈ ਤੂੰ ਆਪਿ ਪੁਰਖੁ ਸੁਜਾਨੁ ਜੀਉ ।
[ਆਸਾ, ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੪੪੮

یعنی۔ اے مولا تو الحق اور غیر فانی ہے۔ اور تمام خوبیوں کا خزانہ بھی تُو ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد ہے۔ کوئی اَور اس جیسا نہیں ہے اور وہ علیم کُل ہے۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے:۔

ਔਰ ਸਭੈ ਬਸਿ ਕਾਲ ਕੈ ਏਕ ਹੀ ਕਾਲ ਅਕਾਲ ਸਦਾ ਹੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੪੦

گورونانک جی نے اللہ تعالیٰ کو "سدا سلامت" یعنی دائمی سلامتی والا ظاہر کیا ہے جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਤੂ ਸਦਾ ਸਲਾਮਤਿ ਨਿਰੰਕਾਰ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੪

یعنی۔ اے مولا۔ تُو سدا سلامتی والا اور غیر مجسّم ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ گورونانک جی کے نزدیک جسامت رکھنے والی کوئی چیز ہمیشہ سلامت نہیں رہ سکتی اس کے لئے ایک دن موت یا فنا ضرور مقدّر ہے۔

دسم گرنتھ میں مرقوم ہے کہ:-

ਹਮੇਸੁਲ ਸਲਾਮੈ।
ਸਲੀਖਤ ਮੁਦਾਮੈ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੬

یعنی۔ اللہ تعالیٰ سدا سلامت ہے اور اسی کو ہی مدام حاصل ہے۔

قرآنِ شریف میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک صفاتی نام ہی

السّلام (سورۃ الحشر ع۳ ، پ۲۸)

بیان کیا گیا ہے جس کے معنے ہیں کہ دائمی سلامتی اللہ تعالیٰ کو ہی حاصل ہے۔ کیونکہ وہی ایک غیر فانی اور موت سے بلند و بالا ہے۔

قرآنِ شریف میں اس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا گیا ہے کہ:-

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ○ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ○

(سورۃ الرحمٰن ع۲ : پ۲۷)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ (سورۃ الانبیاء: ع۳-پ۱۷)

كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ (سورۃ القصص: ع۹-پ۲۰)

یعنی۔ جہان کی ہر چیز فانی ہے اور باقی رہنے والی ذات خدائے واحد

گی ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ کے کلمات کبھی ختم نہیں ہو سکتے

گورونانک جی نے اِس امر کو بھی بالصراحت اور بالوضاحت بیان کیا ہے کہ اگر سات سمندروں کو سیاہی میں تبدیل کر دیا جائے اور زمین کو کاغذ کی شکل دے دی جائے۔ اور جہان میں جتنے بھی درخت ہیں ان کی قلمیں بنا لی جائیں اور خدا تعالیٰ کے کلمات لکھنے شروع کر دیئے جائیں لکھتے لکھتے یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی مگر اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔ چنانچہ گورو جی فرماتے ہیں کہ :۔

ਨਾਨਕ ਕਾਗਦੁ ਲਖ ਮਣਾ ਪੜਿ ਪੜਿ ਕੀਚੈ ਭਾਉ ॥
ਮਸੂ ਤੋਟਿ ਨ ਆਵਈ ਲੇਖਣਿ ਪਉਣੁ ਚਲਾਉ ॥
ਭੀ ਤੇਰੀ ਕੀਮਤਿ ਨ ਪਵੈ ਹਉ ਕੇਵਡੁ ਆਖਾ ਨਾਉ ॥
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر مرقوم ہے کہ :۔

ਧਰਤਿ ਕਾਗਦੁ ਬਨਸਪਤਿ ਕਲਮਾ ਲਿਖਣ ਕਉ ਜੇ ਹੋਇ ਪਵਨ ॥
ਬੇਅੰਤ ਅੰਤੁ ਨ ਜਾਇ ਪਾਇਆ ਗਹੀ ਨਾਨਕ ਚਰਣ ਸਰਨ ॥
[ਆਸਾ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੪੫੮

ایک اَور مقام پر یہ مذکور ہے کہ :۔

ਕਬੀਰ ਸਾਤ ਸਮੁੰਦਹਿ ਮਸੁ ਕਰਉ ਕਲਮ ਕਰਉ ਬਨਰਾਇ ।
ਬਸੁਧਾ ਕਾਗਦੁ ਜਉ ਕਰਉ ਹਰਿ ਜਸੁ ਲਿਖਨੁ ਨ ਜਾਇ ।
[ਸਲੋਕ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੩੬੮

یعنی سات سمندروں کو سیاہی میں بدل دو اور تمام درختوں کی قلمیں بنالو اور ساری زمین کو کاغذ میں بدل دو۔ یہ سب کچھ ختم ہو جائے گا مگر اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے کلمات ختم نہ ہوں گے۔

سری دسم گرنتھ میں اس سلسلہ میں یہ مرقوم ہے کہ :-

ਕਾਗਦ ਦੀਪ ਸਭੈ ਕਰਿ ਕੈ ਅਰੁ ਸਾਤ ਸਮੁੰਦ੍ਰਨ ਕੀ ਮਸੁ ਕੈ ਹੈ ।
ਕਾਟ ਬਨਾਸਪਤੀ ਸਗਰੀ ਲਿਖਬੇ ਹੂ ਕੇ ਲੇਖ ਨ ਕਾਜ ਬਨੈ ਹੈ ।
ਸਾਰਸੁਤੀ ਬਕਤਾ ਕਰਿ ਕੈ ਜੁਗਿ ਕੋਟਿ ਗਨੇਸ ਕੈ ਹਾਥ ਲਿਖੈ ਹੈ ।
ਕਾਲ ਕ੍ਰਿਪਾਨ ਬਿਨਾ ਬਿਨਤੀ ਨ ਤਊ ਤੁਮ ਕੋ ਪ੍ਰਭ ਨੈਕ ਰਿਝੈ ਹੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੭੨

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ وَّالْبَحْرُ یَمُدُّهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ سَبْعَةُ اَبْحُرٍ مَّا نَفِدَتْ كَلِمٰتُ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ حَكِیْمٌ ۝ (سورۃ لقمٰن : ع ۳ - پ ۲۱)

یعنی۔ اگر زمین کے تمام درختوں کی قلمیں بنا لی جائیں اور سات سمندروں کے پانیوں کو سیاہی میں بدل دیا جائے۔ یہ سب چیزیں ختم ہو جائیں گی لیکن اس جہان کے خالق اور مالک اللہ تعالیٰ کے کلمات ختم نہ ہوں گے ؛

تیسرا حصّہ

ملائکۃ اللہ، قیامت، حساب، کتاب

اور

بہشت و دوزخ

ملائکۃ اللہ اور گورونانک جی مہاراج

گورونانک جی کے تصوّرِ الٰہی میں ملائکۃ اللہ کے وجود کا بھی اقرار شامل ہے۔ ملائکۃ اللہ وہ لطیف مخلوق ہے جو کھانے پینے سے پاک اور نوری ہے اور جن کے ذریعہ دُنیا میں مختلف قسم کے تغیرات آتے رہتے ہیں۔ اور جو اللہ تعالیٰ کے بندوں کے درمیان واسطہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کے ذریعہ اپنے بندوں پر اپنا کلام نازل کرتا ہے اور انہیں علمِ لدنی بخشتا ہے۔ گورونانک جی کے کلام سے یہ بات واضح ہے کہ آپ ہستی باری تعالیٰ کے ساتھ ساتھ ملائکۃ اللہ کے وجود کو بھی تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ گورو جی کا ارشاد ہے کہ :-

ਜਿਨਕ ਸਬੂਤੀ ਸਾਜਿਆ
ਸਕਲ ਤੇਜਾ ਮਲਾਇਕਾ ।
[ਵਾਰ ਸਿਰੀਰਾਗ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੮[illegible]

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے ملئک لفظ سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :-

" ملئک ملک کی جمع - فرشتے - دیوتے "

(ترجمہ از مہان کوش صفحہ ۲۸۶۳)

اور شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں اس کے معنے یہ مذکور ہیں کہ :-

" صبر اختیار کرنا فرشتوں کا کام ہے "

(ترجمہ از شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صفحہ ۸۳)

جماپہ کاشش قلمی میں فرشتوں کا اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہونا مذکور ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ :-

ਸੁਣੋ ਮੀਰ ਖਰੀਆਂ ਦੀਨ ਜਾਣੋ ਲਗ ਲਾਹੂ ।
ਨੂਰੀ ਚਾਰ ਫਰਿਸ਼ਤੇ ਆਹਿ ਕਤੇਬ ਗਵਾਹ ।
[ਮਹਿਮਾ ਪ੍ਰਕਾਸ਼, ਪੰਨਾ ੧੦੦

یعنی۔ گورونانک جی فرماتے ہیں کہ چاروں کتب سماویہ اِس امر پہ شاہد ہیں کہ چاروں فرشتے اللہ تعالیٰ کے نور سے وجود میں آئے ہیں وہ مادی مخلوق نہیں ہیں۔

الغرض گوروجی نے مندرجہ بالا اقوال میں "ਸਬਰ ਤੋਸਾ ਮਲਾਇਕਾ ।" بیان کر کے ملائکۃ اللہ کا کھانے پینے سے پاک ہونا اور "نوری چار فرشتے" بتا کر ان کا نوری وجود تسلیم کیا ہے۔ اور یہی اسلامی نظریہ ہے۔ چنانچہ ایک سکھ ودوان سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ :-

"اسلام کی کتب کے مطابق فرشتے خدا تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے ہیں اور انہیں کھانے پینے کی احتیاج نہیں ہے۔"

(ترجمہ از مہان کوش صـــ ۲۴۰۷)

رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ :-

"خلقت الملئکة من نور و خلق الجان من مارج ۔" (مسلم)

یعنی۔ فرشتے اللہ تعالیٰ کے نور سے اور جن آگ سے پیدا ہوئے ہیں۔

جنم ساکھی بھائی بالا میں گورونانک جی نے چار فرشتوں کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

ਇਸਰਾਫੀਲ ਜਬਰਾਈਲ ਮਿਕਾਈਲ ਪਛਾਣ।
ਅਜਰਾਈਲ ਫਰਿਸ਼ਤਾ ਚਾਰ ਮੁਵੱਕਲ ਜਾਣ।
ਚਾਰੋਂ ਵਾਰਸ ਤਖਤ ਦੇ ਹੁਕਮੀ ਬੰਦੇ ਜਾਣ।
ਸਦਾ ਹਜ਼ੂਰੀ ਤਿਸ ਰਹਿਣ ਜੈ ਕੀਏ ਅਵਤਾਰ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੦੯

یعنی۔ اسرافیل۔ جبرائیل۔ میکائیل اور عزرائیل۔ یہ چار موکل ہیں۔ اور یہ چاروں ہی تخت کے وارث ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے حکمی بندے ہیں یعنی ان کی مجال نہیں کہ یہ خدا تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی کر سکیں۔

یاد رہے کہ گورو گرنتھ صاحب میں حکمی بندے کی تشریح یوں کی گئی ہے کہ :۔

ਹੁਕਮੀ ਬੰਦਾ ਹੁਕਮੁ ਕਮਾਵੈ
ਹੁਕਮੇ ਕਢਦਾ ਸਾਹਾ ਹੇ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੩, ਪੰਨਾ ੧੦੫੪

یعنی حکمی بندہ ہمیشہ اپنے ربّ العزّت کی اطاعت اور فرمانبرداری اختیار کرتا ہے اور اس کے کسی بھی حکم کی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ بلکہ وہ تو سانس بھی اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ہی لیتا ہے۔

رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں ملائکۃ اللہ کے ناموں اور کاموں سے متعلق یہ ارشاد ہے کہ :۔

" فامّا جبریل فصاحب الحرب وصاحب المرسلین

. واما میکائیل فصاحب کل قطرۃ تسقط و کل رزقۃ تنبت و کل ورقۃ تسقط و اما ملك الموت فھو موکل قبض کل روح عبد فی برّو بحر و اما اسرافیل فامین اللہ ۔ (دُرِّ منشور)

یعنی۔ جبرائیل جنگ کا فرشتہ ہے اور اس کا کام انبیاء علیہم السلام پہ وحی نازل کرنا بھی ہے۔ میکائیل بارش کا فرشتہ ہے۔ ہر قطرہ اسی کے اِذن سے برستا ہے۔ اور یہ تمام جانداروں کو رِزق پہنچاتا ہے۔ اور ملک الموت (عزرائیل) کا کام تمام جانداروں کی رُوحوں کو قبض کرنا ہے خواہ وہ زمین میں ہوں یا سمندروں میں۔ اور اسرافیل اللہ تعالیٰ کا امین ہے۔

قرآنِ شریف میں فرشتوں سے متعلق یہ مذکور ہے کہ :۔

وَیَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝

(سورۃ النحل : ع۶ ۔ پ۱۴)

لَا یَعْصُوْنَ اللّٰہَ مَآ اَمَرَھُمْ وَ یَفْعَلُوْنَ مَا یُؤْمَرُوْنَ ۝ (سورۃ التحریم : ع۱ ۔ پ۲۸)

یعنی۔ ملائکہ اللہ خدا تعالیٰ کے احکام بجا لاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے کسی حکم کی نافرمانی ان کے بس میں نہیں ہے۔ انہیں جو کہا جاتا ہے وہی کرتے ہیں۔

قرآنِ مجید میں فرشتوں سے متعلق یہ بھی مذکور ہے کہ :۔

مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَرُسُلِهٖ وَجِبْرِيْلَ وَمِيْكٰلَ فَاِنَّ اللّٰهَ عَدُوٌّ لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝

(سورۃ البقرہ : ع ۱۲ - پ ۱)

یعنی۔ جو شخص اللہ تعالیٰ۔ اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں کا دشمن ہے یعنی جسے جبرائیل اور میکائیل سے عداوت ہے وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

اسلامی نقطۂ نگاہ سے جبرائیل کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے لوگوں کی روحانی اور میکائیل کے ذریعہ جسمانی ربوبیّت کے انتظام کئے ہیں جو انکا دشمن ہے وہ گویا کہ اللہ تعالیٰ کی روحانی اور جسمانی دونوں قسم کی ربوبیت کا منکر ہے۔ اور اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کا دشمن ہے۔

گورونانک جی نے اپنے کلام میں عزرائیل فرشتے کا تو خاص طور پر ذکر کیا ہے اور اسے موت کا فرشتہ بیان کیا ہے۔ جیسا کہ آپ نے ایک مقام پر فرمایا ہے کہ :۔

ਮਮਸਰ ਮੂਇ ਅਜਰਾਈਲ ਗਿਰਫਤਹ ਦਿਲ ਹੇਚਿ ਨ ਦਾਨੀ ।

[ਤਿਲੰਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੨੧

یعنی "میرے سر کے بال عزرائیل فرشتے نے پکڑے ہوئے ہیں"۔

(ترجمہ از پریا مری گورو گرنتھ صاحب صنہ ۱۶)

ایک اور مقام پر گورو صاحب نے فرمایا ہے کہ :۔

ਅਜਰਾਈਲੁ ਫਰੇਸਤਾ ਹੋਸੀ ਆਇ ਤਈ ।

[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ. ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੩

یعنی۔ انسان کی موت کے وقت عزرائیل فرشتہ متعین ہوتا ہے۔
گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر عزرائیل فرشتے کا ذکر کیا گیا
ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۳۱۵، ۷۲۳، ۷۴۴، ۱۰۲۰، ۱۰۸۴، ۱۳۸۱۔
گوروگرنتھ صاحب میں عزرائیل فرشتہ کے لئے ملک الموت کا لفظ
بھی استعمال کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :۔

ਮਲਕੁਲ ਮਉਤ ਜਾ ਆਵਸੀ ਸਭ ਦਰਵਾਜੇ ਭੰਨਿ ।
[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੮੩

گورونانک جی مہاراج نے بھی موت کے فرشتے کو ملک الموت کے
نام سے یاد کیا ہے جیسا کہ ان کا بیان ہے کہ :۔

ਮਿਲਕ ਸਜਾਵੀ ਖਧੁਤੀਆਂ ਮਲਕਲ ਮੌਤ ਹਜੂਰ ।
[ਕਾਮਦਾਂ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੫੪

سری گورونانک جی مہاراج نے اپنے اِس قول میں موت کے فرشتہ کو
ملک الموت کے نام سے بھی یاد کیا ہے۔ اور یہ بھی خالص اسلامی نظریہ
ہے۔ کیونکہ عزرائیل فرشتہ کو جو کہ موت کے فرشتہ کا نام ہے اسلامی
کتب میں ملک الموت بھی کہا گیا ہے وہ لوگوں کی ارواح کو اللہ تعالیٰ کے
اِذن کے ماتحت قبض کرتا ہے۔

یہ بیان کیا جا چکا ہے کہ گورونانک جی مہاراج نے عزرائیل فرشتے
کا کام لوگوں کی رُوح کو قبض کرنا بیان کیا ہے۔ گویا کہ گوروجی کے نزدیک

یہ موت کا فرشتہ ہے۔ اور گورو گرنتھ صاحب میں اسے ملک الموت کے نام سے بھی موسوم کیا گیا ہے۔ اور بعض جگہ تو اسے محض ملک کا ہی نام دیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

ਫਰੀਦਾ ਦੁਹੁ ਦੀਵੀ ਬਲੰਦਿਆ ਮਲਕੁ ਬਹਿਠਾ ਆਇ ।
[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੮੦

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

ਫਰੀਦਾ ਜਿਤੁ ਦਿਹਾੜੈ ਧਨ ਵਰੀ ਸਾਹੇ ਲਏ ਲਿਖਾਇ ।
ਮਲਕੁ ਜਿ ਕੰਨੀ ਸੁਣੀਦਾ ਮੁਹੁ ਦੇਖਾਲੇ ਆਇ ।
[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੮੦

گورو گرنتھ صاحب کے اِن دونوں شلوکوں میں موت کے فرشتے کو محض ملک کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔ اور ملک یا ملک الموت بھی دراصل عزرائیل کا ہی دوسرا نام ہے۔ چنانچہ سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے عزرائیل فرشتے کے ذکر میں یہ بیان کیا ہے کہ :-

"اس کا نام ملک الموت بھی ہے"

(ترجمہ از مہان کوش صفحہ ۲۴۲۷)

قرآنِ شریف میں موت کے فرشتے کو ملک الموت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

قُلْ يَتَوَفّٰكُمْ مَّلَكُ الْمَوْتِ الَّذِيْ وُكِّلَ بِكُمْ ثُمَّ

اِلیٰ رَبِّکُمْ تُرْجَعُوْنَ ۝

(سورۃ السجدۃ : ع ۱ - پ ۲۱)

یعنی۔ تُو کہہ دے کہ موت کا وہ فرشتہ جو تم پر متعین کیا گیا ہے وہ ایک دن تمہاری رُوح ضرور قبض کرے گا اور پھر تم اپنے رب کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔

گورونانک جی نے اپنے کلام میں ملائکۃ اللہ کے کام بھی بیان کئے ہیں۔ چنانچہ آپ نے اسرافیل سے متعلق یہ فرمایا ہے کہ :۔

ਇਸਰਾਫੀਲ ਫਰੇਸਤਾ ਜਦ ਹੁਕੰਮੀ ਕਿਰਨਾਇ।
ਜਿਮੀ ਅਸਮਾਨ ਵਿਚਿ ਉਤਸਲ ਜਿਉ ਪਿੰਞਾ ਪਿੰਞੈ ਕਪਾਹਿ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੭੯

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے اِس سلسلہ میں یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" اسرافیل ۔ یہ قیامت کے دن صور پھونکے گا۔ اس کی صور کی آواز سے دُنیا میں قیامت آجائے گی۔ اور مُردے قبروں سے اُٹھیں گے۔"

(ترجمہ از مہان کوش صفحہ ۲۲۲۷)

ایک اور سکھ وِدوان نے یہ بیان کیا ہے کہ :۔

" اسرافیل۔ قیامت کے دن صور پھونکنے والا۔"

(ترجمہ از بانی پرکاش صفحہ ۹۵۲)

قرآنِ شریف میں اس سلسلہ میں مرقوم ہے کہ :۔

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا ۝ وَّفُتِحَتِ السَّمَآءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا ۝ وَّسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ سَرَابًا ۝

(سورۃ النبا : ع ۱ ۔ پ ۳۰)

یعنی۔ بیشک جس دن صور میں پھونکا جائے گا۔ پھر تم گروہ در گروہ ہو کر ہمارے حضور میں پیش کئے جاؤ گے اور آسمان کھول دیا جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ دروازے ہو جائے گا۔ اور پہاڑ اپنی جگہ سے چلا دیئے جائیں گے یہاں تک کہ وہ سراب کی مانند ہو جائیں گے۔

اسلامی کتب میں صور پھونکنے والے فرشتے کو اسرافیل کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

گورونانک جی نے جبرائیل فرشتے کا کام انبیاء علیہم السلام پر وحی لے کر آنا بیان کیا ہے۔ چنانچہ آپ نے رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم پر فرشتے کا آیات لے کر آنا تسلیم کیا ہے (ملاحظہ ہو نانک پرکاش پوربار دھ ادھیائے ۵۲۔ سورجو دے جنم ساکھی صد ۱۴۷۔ جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صد ۲۱۸)

گورونانک جی نے جبرائیل سے متعلق یہ بیان کیا ہے کہ :۔

"پیر پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو جبرائیل (معراج میں) لے گیا"

(جنم ساکھی بھائی بالا صد ۱۶۵)

یعنی :۔

"ایک دن جبرائیل تمہارے پیغمبر (صلی اللہ علیہ وسلم) کو معراج

ہیں لے گیا۔" (جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ ۳۶۱)

سردار بہادر سنگھ جی نابھہ نے اس تعلق میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"جبرائیل جو خدا تعالیٰ کا پیغام پیغمبروں کے پاس لاتا ہے۔
اسی ملک کے ذریعہ (حضرت) محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) پر
قرآنِ شریف کی آیات نازل ہوئی تھیں۔"

(ترجمہ از مہان کوش صـ ۲۴۲۷)

ایک اور سکھ ودوان نے جبرائیل سے متعلق یہ لکھا ہے کہ:۔

"جبرائیل۔ خدا تعالیٰ کے پیغام لانے والا۔"

(دبانی پرکاش صـ ۹۵۲)

گورو نانک جی نے میکائیل کو بارش کا فرشتہ بیان کیا ہے۔ گویا کہ اللہ تعالیٰ اس فرشتے کے ذریعہ لوگوں کو رزق دیتا ہے اور ان کی جسمانی پرورش کے سامان کرتا ہے۔ گورو نانک جی نے فرمایا ہے کہ:۔

ਹੁਕਮ ਹੋਆ ਮੇਕਾਈਲ ਨੂੰ ਬਰ ਸਾਵਿਹੁ ਸ਼ਕ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਡਾ: ਜਗ, ਪੰਨਾ ੨੩੩

یعنی میکائیل فرشتہ بارش برسانے پر مامور ہے۔ اور وہ اللہ تعالیٰ کے اِذن کے مطابق بارش برساتا ہے۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے بیان کیا ہے کہ:۔

"میکائیل۔ جو جانداروں کو رزق پہنچاتا اور بارش برساتا ہے۔"

(ترجمہ از مہان کوش صـ ۲۴۳۷)

ایک اور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ:-

"میکائیل - جانداروں کو رزق تقسیم کرتا ہے"

(بانی پرکاش ص ۹۵۲)

چتر گپت (کراماً کاتبین)

گورونانک جی نے اپنے کلام میں اِس امر کی بھی وضاحت کی ہے کہ ہر انسان کے نامۂ اعمال کو محفوظ کرنے کے لئے اللہ تعالیٰ نے دو فرشتے مقرر کئے ہوئے ہیں - اور یہ دونوں فرشتے ہر انسان کے بھلے بُرے اعمال کو ساتھ ساتھ محفوظ کرتے چلے جاتے ہیں اور اِس طرح اس کا نامۂ اعمال تیار ہوتا چلا جاتا ہے - گوروجی نے ان فرشتوں کے نام چتر گپت بیان کئے ہیں - قرآن شریف میں ان فرشتوں کو کراماً کاتبین کے نام سے موسوم کیا گیا ہے - گوروجی نے فرمایا ہے کہ:-

ਲੇਖਾ ਮੰਗਣ ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤ
ਜੋ ਲਿਖ ਕਮਾਏ ਦੂਤ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੫੪

گورو گرنتھ صاحب میں گورونانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ:-

ਗਾਵਹਿ ਚਿਤੁ ਗੁਪਤੁ ਲਿਖਿ ਜਾਣਹਿ ਲਿਖਿ ਲਿਖਿ ਧਰਮੁ ਵੀਚਾਰੇ ।
[ਜਪੁਜੀ, ਪੰਨਾ ੬

گوروگرنتھ صاحب میں اس سلسلہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ :-

ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤ ਸਭ ਲਿਖ ਲਿਖਤੇ ਲੇਖਾ ।
ਭਗਤ ਜਨਾ ਕਉ ਦ੍ਰਿਸਟਿ ਨ ਪੇਖਾ ।
[ਆਸਾ, ਮ:, ੫ ਪੰਨਾ ੩੧੯

یعنی:- ہر انسان کے اعمال کا حساب چتر گپت ساتھ ساتھ لکھتے چلے جاتے ہیں-

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ

ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤ ਕਾ ਕਾਗਦੁ ਫਾਰਿਆ ਜਮਦੂਤਾ ਕਛੂ ਨ ਚਲੀ।
ਨਾਨਕੁ ਸਿਖ ਦੇਇ ਮਨ ਪ੍ਰੀਤਮ ਹਰਿ ਲਦੇ ਖੇਪ ਸਵਲੀ।
[ਸਿਰੀਰਾਗ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੧੯

اس سلسلہ میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ :-

ਹਰਿ ਕੇ ਸੇਵਕ ਸੇ ਹਰਿ ਪਿਆਰੇ ਜਿਨ ਜਪਿਓ ਹਰਿ ਬਚਨਾਗੀ।
ਲੇਖਾ ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤਿ ਜੋ ਲਿਖਿਆ ਸਭ ਛੂਟੀ ਜਮ ਕੀ ਬਾਕੀ।
[ਜੈਤਸਰੀ, ਮ: ੫. ਪੰਨਾ ੬੯੮

یعنی :-

ਚਿਤ੍ਰ ਗੁਪਤੁ ਜਬ ਲੇਖਾ ਮਾਗਹਿ
ਤਬ ਕਉਣੁ ਤੇਰਾ ਪੜਦਾ ਢਾਕੀ।
[ਸੋਰਠ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੬੧੬

قرآن شریف میں اس بارہ میں یہ مرقوم ہے کہ :-

وَإِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ۝ كِرَامًا كَاتِبِيْنَ ۝ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ إِنَّ الْأَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ ۝ وَإِنَّ الْفُجَّارَ لَفِيْ جَحِيْمٍ ۝

(سورۃ الانفطار: ع ۱ - پ ۳۰)

یعنی۔ بیشک ہم نے تم پر اپنے نگران مقرر کئے ہوئے ہیں جو شریف ہیں اور ہر بات کو لکھنے والے ہیں۔ تم جو کچھ بھی کرتے ہو اسے وہ بخوبی جانتے ہیں۔ یقیناً نیکیوں میں بڑھ جانے والے لوگ ہمیشہ نعمت میں رہتے ہیں اور بدکردار لوگ بھی لمبے عرصہ تک دوزخ میں رہیں گے۔

شیطان

اسلام کی مقدس تعلیم کے مطابق فرشتے وہ نوری اور لطیف وجود ہیں جو لوگوں کے دلوں میں نیکی کی تحریک کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے پیغام انبیاء علیہم السلام تک پہنچاتے ہیں۔ نیز اپنے رب کے اذن سے جانداروں کے رزق کا سامان کرتے ہیں لیکن انسان بسا اوقات گناہوں کا بھی مرتکب ہوتا ہے۔ اسلام کی رُو سے بدی کا محرک شیطان ہے۔

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ:-

اَلشَّيْطٰنُ يَعِدُكُمُ الْفَقْرَ وَيَأْمُرُكُمْ بِالْفَحْشَآءِ

(سورۃ البقرہ: ع ۳۷ - پ ۳)

یعنی شیطان لوگوں کو مفلس ہو جانے کا خوف دلا کر انہیں اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے روکتا ہے اور برائی کی تلقین کرتا ہے۔

قرآنِ شریف میں ایک مقام پر مومن مسلمانوں کو مخاطب کر کے یہ کہا گیا ہے کہ :-

لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○ اِنَّمَا یَاْمُرُكُمْ بِالسُّوْٓءِ وَ الْفَحْشَآءِ وَ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○

(سورۃ البقرہ : ع ۲۱ - پ ۲)

یعنی شیطان کی پیروی مت کرو یہ آپ کا پکا دشمن ہے۔ یہ تمہیں برائی اور فاحشات کی تلقین کرتا ہے اور تمہیں یہ بھی کہتا ہے کہ تم اللہ تعالیٰ سے متعلق ایسی باتیں بیان کرو جن کا تمہیں کوئی علم نہیں ہے۔

اس کے علاوہ قرآنِ شریف میں شیطان کو انسانیت کا دشمن ظاہر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ :-

اِنَّ الشَّیْطٰنَ لِلْاِنْسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ○

(سورۃ یوسف : ع ۱ - پ ۱۲)

ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ :-

اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ○

(سورہ مریم : ع ۳ - پ ۱۹)

یعنی۔ بیشک شیطان انسانیت کا دشمن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کا نافرمان

ہے۔

گورونانک جی نے بھی شیطان کو انسان کا دشمن تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਅਵਲ ਦੁਸਮਨ ਆਪਣਾ ਹੈ ਦੂਜਾ ਹੈ ਸੈਤਾਨ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ. ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੪੭

یعنی۔ انسان کا اوّل دشمن تو اس کا اپنا نفس ہے جو اسے گناہ اور بدی کو خوبصورت بنا کر دکھاتا ہے اور انسان ان کی طرف مائل ہو جاتا ہے۔

مشہور سکھ بزرگ پنڈت تارا سنگھ نروتم نے شیطان کے بارہ میں یہ بیان کیا ہے کہ:۔

"مسلمانوں کے مذہب میں لوگوں کو بدیوں کی تلقین کرنیوالا ایک ناری وجود تسلیم کیا گیا ہے"۔

(ترجمہ از گرنتھ گور گرارتھ کوش ص ۳۲۴)

گورو گرنتھ کوش میں یہ مرقوم ہے کہ:۔

"شیطان، شطن = مخالف ہونا۔ پارسی۔ یہودی۔ عیسائی اور مسلمانوں کے مذہب میں لوگوں کو برے کاموں کی طرف تحریک کرنے والے فرشتے کا نام ہے"۔

(ترجمہ از گورو گرنتھ کوش ص ۱۶۹)

قرآن شریف میں کہیں بھی شیطان کو فرشتہ قرار نہیں دیا گیا۔

سردار بہادر کاہن سنگھ جی نابھہ نے شیطان سے متعلق یہ لکھا ہے کہ :-

"بائبل اور قرآنِ شریف میں یہ ایک فرشتہ بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کو بدیوں کی تلقین کرتا ہے ..... قرآنِ شریف کی رو سے شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے۔"

(ترجمہ از مہان کوش صـ ۶۸۶)

سردار بہادر جی نے بھی شیطان کو ایک فرشتہ بیان کیا ہے جو درست نہیں ہے۔ یہ درست ہے کہ شیطان آگ سے پیدا ہوا ہے اور فرشتوں کی تخلیق نور سے ہوئی ہے فرشتوں کا مادہ آگ نہیں ہے۔ چنانچہ قرآنِ شریف کا ارشاد ہے کہ :-

کان من الجنّ (سورۃ الکھف ع ۱۴ پ ۶)

وخلق الجان من مارج من نار - (سورۃ رحمٰن ع ۱ پ ۲۷)

یعنی شیطان ایک جن تھا فرشتہ نہیں تھا۔ اور جن آگ سے پیدا کئے گئے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی قرآنِ شریف میں یہ بھی مرقوم ہے کہ :-

وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ (سورۃ البقرہ : ع ۴ - پ ۱)

یعنی شیطان کافروں میں سے تھا۔

گورو نانک جی نے اپنے کلام میں بدی کا محرّک شیطان بیان کیا ہے اور اس کے متعلق یہ بھی ظاہر کیا ہے کہ وہ آگ سے پیدا ہوا ہے۔ چنانچہ آپ نے فرمایا ہے کہ :-

ਨਾਰੀ ਹੁਕਮ ਨ ਮੰਨਿਆ ਤਿਹ ਰਖਿਆ ਨਾਉ ਸ਼ੈਤਾਨ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੮੧

یعنی۔ ناری وجود شیطان نے حکم نہ مانا اِس لئے وہ شیطان کے نام سے مشہور ہوا۔

ایک اَور مقام پر آپ نے یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਜੇਤੇ ਨਾਰ ਸ਼ੈਤਾਨ ਦੇ ਸਭ ਆਤਸ਼ ਹੀ ਤੇ ਹੋਇ।
ਆਤਸ਼ ਬਾਹਰ ਜੋ ਰਹੇ ਨੂਰ ਖੁਦਾਈ ਸੋਇ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੮੧

گورونانک جی مہاراج کے اِن ارشادات سے یہ واضح ہوتا ہے کہ شیطان ناری ہے اور وہ خدا تعالیٰ کا نافرمان تھا۔
گوروگرنتھ صاحب کے متعدد مقامات پر شیطان کا ذکر کیا گیا ہے اور اسے بدی کا محرّک تسلیم کیا گیا ہے۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਸਿਫਤੀ ਸਾਰ ਨ ਜਾਣਨੀ
ਸਦਾ ਵਸੈ ਸੈਤਾਨੁ।
[ਵਾਰ ਸੂਹੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੯੦

یعنی۔ بے دینوں سے میل جول رکھنے والوں کو خدا تعالیٰ کی حمد کی حقیقت کا علم نہیں ہوتا اور ان میں شیطان بس رہا ہوتا ہے۔
ایک اَور مقام پر مذکور ہے کہ:۔

ਤੀਹ ਕਰਿ ਰਖੇ ਪੰਜ ਕਰਿ ਸਾਥੀ ਨਾਉ ਸੈਤਾਨੁ ਮਤੁ ਕਟਿ ਜਾਈ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੨੪

یعنی تیس روزے رکھنے والے اور پانچ نمازوں کے پابند انسان کو شیطان سے ہمیشہ ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کے روزوں اور نمازوں کو ہی بے اثر بنا دے۔

گورو نانک جی نے اپنے بعض اور شبدوں میں بھی شیطان کے وجود کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ :-

ਮੁਇਆ ਜੋਹਦਿਆ ਗਤਿ ਹੋਇ ਜਾ ਸਿਰਿ ਪਾਈਐ ਪਾਣੀ।
ਨਾਨਕ ਸਿਰ ਖੁਥੇ ਸੈਤਾਨ ਏਨਾ ਗਲ ਨ ਭਾਣੀ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੫੦

یعنی :-

ਅਕਲੀ ਸਾਹਿਬੁ ਸੇਵੀਐ ਅਕਲੀ ਪਾਈਐ ਮਾਨੁ।
ਅਕਲੀ ਪੜ੍ਹਿ ਕੈ ਬੁਝੀਐ ਅਕਲੀ ਕੀਚੈ ਦਾਨੁ।
ਨਾਨਕੁ ਆਖੈ ਰਾਹੁ ਏਹੁ ਹੋਰਿ ਗਲਾਂ ਸੈਤਾਨੁ।
[ਵਾਰ ਸਾਰੰਗ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੨੪੫

گورو جی نے ان اقوال میں بھی شیطان کے وجود کو تسلیم کیا ہے اور اسے بدیوں کا منبع اور محرّک بیان کیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں اور بھی متعدد مقامات پر شیطان کا ذکر کیا گیا ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ :-

ਸਿਰਿ ਲਾਗਾ ਜਮਡੰਡੁ ਤਾ ਪਛੁਤਾਨਿਆ ।
ਬਿਨੁ ਪੂਰੇ ਗੁਰਦੇਵ ਫਿਰੈ ਸੈਤਾਨਿਆ ।
[ਵਾਰ ਜੈਤਸਰੀ, ਸ਼: ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੭੦੮

ਦਿਲ ਖਲਹਲੁ ਜਾ ਕੈ ਜਰਦ ਰੂਖਾਨੀ ।
ਛੋਡਿ ਕਤੇਬ ਕਰੈ ਸੈਤਾਨੀ ।
[ਭੈਰਉ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੧੬੧

ਫਰੀਦਾ ਕੂਕੇਦਿਆ ਚਾਂਗੇਦਿਆ ਮਤੀ ਦੇਦਿਆ ਨਿਤ ।
ਜੋ ਸੈਤਾਨਿ ਵੰਞਾਇਆ ਸੇ ਕਿਤ ਫੇਰਹਿ ਚਿਤ ।
[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੭੮

گوروگرنتھ صاحب کے اِن شبدوں اور شلوکوں میں شیطان کا وجود تسلیم کیا گیا ہے اور اسے بدی کا محرّک ظاہر کیا گیا ہے۔

جنم ساکھی بھائی بالا کے متعدد مقامات پر بھی شیطان کا وجود تسلیم کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۱۴۵-۱۴۸-۱۵۷-۱۵۹-۱۶۳-۱۷۳-۱۷۹-۱۸۱-۱۹۵-۱۹۷-۱۹۹-۲۱۳-۲۲۱-

مشہور سکھ بزرگ گیانی گیان سنگھ جی نے گورونانک جی کا یہ ارشاد بیان کیا ہے کہ :-

ਸਾਹਿਬ ਦਾ ਫੁਰਮਾਇਆ ਲਿਖਿਆ ਵਿਚ ਕਿਤਾਬ ।
ਇਨਾ ਇਬਾਦਤ ਰਬ ਦੀ ਨਾਲਾ ਹੋਰ ਸੈਤਾਨ ।
[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ, ਪੰਨਾ ੨੬੯

اِن تمام حوالہ جات سے عیاں ہے کہ گورونانک جی شیطان کے وجود کو تسلیم کرتے تھے اور اسے بدی کا محرّک جانتے تھے۔

قیامت

اسلامی تعلیم کے مطابق قیامت پر یقین کرنا بھی ضروری ہے جس کے معنے یہ ہیں کہ ایک وقت ایسا بھی مقدّر ہے جبکہ اس تمام عالم کائنات کا خاتمہ ہو جائے گا اور باقی صرف خدائے واحد کی ذات بابرکات ہی رہ جائے گی۔ اس دَور کو دَورِ وحدت کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔ اس بارہ میں قرآنِ شریف کا ارشاد ہے کہ :-

كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ وَّيَبْقٰى وَجْهُ رَبِّكَ ذُو الْجَلٰلِ وَالْاِكْرَامِ ۝ (سورۃ الرحمٰن: ع۲-پ۲۷)

كُلُّ شَىْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ۔ (سورۃ القصص: ع۹-پ۲۰)

یعنی۔ اِس عالمِ کائنات کی ہر چھوٹی بڑی چیز فانی ہے۔ دوام صرف اور صرف خدائے واحد کو ہی حاصل ہے۔

ایک اَور سکھ ودوان رقمطراز ہیں کہ :-

" اسلام میں یہ بھی ایک مرکزی خیال ہے کہ دُنیا کا ایک آخری دن ہوگا جسے وہ روزِ قیامت یا حشر کہتے ہیں۔ تمام جہان فنا ہونے کے بعد ایک میدان میں خدا تعالیٰ کے حضور تمام بنی نوع کو اپنے اعمال کا حساب دینا ہوگا اور اعمال کے نتیجہ میں سزا و جزاء کو بھگتنا ہوگا۔ " (ترجمہ از جیون کرناں ص۲۰)

یہ درست ہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے اس جہان کے لئے ایک

یومِ آخر مقرر ہے اور ہم سب نے مرنے کے بعد اپنے خالق اور مالک
کے حضور پیش ہونا ہے اور بھلے بُرے اعمال کے نتیجہ میں جزاء و سزا
بھگتنا ہے۔ اِسی بات کے پیشِ نظر اسلام نے اللہ تعالیٰ سے متعلق یہ بیان
کیا ہے کہ :۔

مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۔ (سورہ فاتحہ)

گورو نانک جی کے کلام سے واضح ہے کہ آپ توحیدِ باری تعالیٰ کے
ساتھ یومِ آخرت کے بھی قائل تھے اور یہ تسلیم کرتے تھے کہ ایک دن ایسا
مقدّر ہے کہ جبکہ دنیا کی ہر چیز فنا ہو جائے گی اور صرف خدائے واحد کی
ذات بابرکات ہی باقی رہے گی۔ یعنی اس وقت دَورِ وحدت ہو گا۔ جیسا
کہ آپ کا ارشاد ہے کہ :۔

ਅਲਾਹੁ ਅਲਖੁ ਅਗੰਮੁ ਕਾਦਰੁ ਕਰਣਹਾਰੁ ਕਰੀਮੁ ।
ਸਭ ਦੁਨੀ ਆਵਣ ਜਾਵਣੀ ਮੁਕਾਮੁ ਏਕੁ ਰਹੀਮੁ ।
ਮੁਕਾਮੁ ਤਿਸਨੋ ਆਖੀਐ ਜਿਸੁ ਸਿਸਿ ਨ ਹੋਵੀ ਲੇਖੁ ।
ਅਸਮਾਨੁ ਧਰਤੀ ਚਲਸੀ ਮੁਕਾਮੁ ਓਹੀ ਏਕੁ ।
ਦਿਨ ਰਵਿ ਚਲੈ ਨਿਸਿ ਸਸਿ ਚਲੈ ਤਾਰਿਕਾ ਲਖ ਪਲੋਇ ।
ਮੁਕਾਮੁ ਓਹੀ ਏਕੁ ਹੈ ਨਾਨਕਾ ਸਚੁ ਬੁਗੋਇ ।
[ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੬੪

شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کے اس شبد کے پیشِ نظر
یہ نوٹ دیا گیا ہے کہ :۔

" دن اور سورج چلے جائیں گے۔ رات اور چاند چلے جائیں گے

لاکھوں ستارے ختم ہو جائیں گے اور باقی صرف اس خدائے واحد نے ہی رہنا ہے۔"

(ترجمہ از شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب صد ۶۴)

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

ਨ ਸੂਰ ਸਸਿ ਮੰਡਲੋ ।
ਸਪਤ ਦੀਪ ਨਹ ਜਲੋ ।
ਅੰਨ ਪਉਣ ਥਿਰੁ ਨ ਕੁਈ ।
ਏਕੁ ਤੁਈ ਏਕੁ ਤੁਈ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੪

گورو جی نے قیامت سے متعلق یہ بھی فرمایا ہے کہ :-

ਇਸਰਾਫੀਲ ਫਰੇਸਤਾ ਜਦ ਫੂਕੇਸੀ ਕਿਰਨਾਇ ।
ਜਿਮੀ ਅਸਮਾਨ ਇਉ ਉਡਸਨ ਜਿਉ ਪੇਂਬਾ ਪਿੰਞੇ ਕਪਾਹਿ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੩੯

یعنی۔ جب قیامت ہو گی تو صور پھونکا جائے گا اور یہ زمین و آسمان اور دنیا کی ہر چھوٹی بڑی چیز فنا ہو جائے گی۔

قرآن شریف کا ارشاد ہے کہ :-

فَاِذَا نُفِخَ فِی الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ ۙ وَّحُمِلَتِ الْاَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَّاحِدَةً ۙ فَيَوْمَئِذٍ وَّقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ۙ وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ فَهِیَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۙ (الحاقۃ : ع ۱ - پ ۲۹)

یعنی۔ پس جب (اسرافیل کے ذریعہ) ایک ہی بار صور پھونکا جائے گا تو زمین و آسمان کو ان کے مقام سے یکدم اٹھا لیا جائے گا اور وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے۔ اس دن مقررہ واقعہ ظہور میں آئے گا۔ اور آسمان پھٹ جائے گا اور وہ بالکل بودا نظر آئے گا۔

حساب کتاب

قیامت اور یومِ آخرت کے ساتھ ہی گورو جی کا یہ نظریہ بھی تھا کہ ہر شخص اپنے اعمال کے لئے اپنے خالق اور مالک خدا تعالیٰ کے حضور جواب دہ ہے اور اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا۔ چنانچہ آپ کا ارشاد ہے کہ:۔

ਨਾਨਕੁ ਆਖੈ ਰੇ ਮਨਾ ਸੁਣੀਐ ਸਿਖ ਸਹੀ ।
ਲੇਖਾ ਰਬੁ ਮੰਗੇਸੀਆ ਬੈਠਾ ਕਢਿ ਵਹੀ ।
ਤਲਬਾ ਪਉਸਨਿ ਆਕੀਆ ਬਾਕੀ ਜਿਨਾ ਰਹੀ ।
ਅਜਰਾਈਲੁ ਫਰੇਸਤਾ ਹੋਸੀ ਆਇ ਤਈ ।
ਆਵਣੁ ਜਾਣੁ ਨ ਸੁਝਈ ਭੀੜੀ ਗਲੀ ਫਹੀ ।
ਕੂੜ ਨਿਖੁਟੇ ਨਾਨਕਾ ਓੜਕਿ ਸਚਿ ਰਹੀ ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੩

گورو جی نے اِس شبد میں یہ بات واضح الفاظ میں بیان کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شخص سے اس کے اعمال کا حساب لے گا اور ان کے

اعمال کے پیشِ نظر ہی ان سے معاملہ کرے گا۔ جن کی نیکیاں کم اور بدیاں زیادہ ہوں گی انہیں سزا دی جائے گی۔ اور حق کامیاب ہوگا۔ باطل شکست کھا جائے گا۔

قرآنِ شریف کا ارشاد ہے کہ:۔

اِنَّ اِلَیۡنَاۤ اِیَابَھُمۡ ۙ ثُمَّ اِنَّ عَلَیۡنَا حِسَابَھُمۡ ۔

(سورۃ الغاشیۃ: ع ۱ - پ ۳۰)

یعنی۔ ہر شخص اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا جائے گا اور پھر وہ اس سے اس کے اعمال کا حساب لے گا۔

ایک اور مقام پر گورو جی کا یہ ارشاد درج ہے کہ:۔

ਬਾਕੀ ਵਾਲਾ ਤਲਬੀਐ ਸਿਰਿ ਮਾਰੇ ਜੰਦਾਰੁ ਜੀਉ ।
ਲੇਖਾ ਮੰਗੀ ਦੇਵਣਾ ਪੁਛੈ ਕਰਿ ਬੀਚਾਰੁ ਜੀਉ ।
ਸਚੇ ਕੀ ਲਿਵ ਉਬਰੈ ਬਖਸਿ ਬਖਸਣਹਾਰੁ ਜੀਉ ।
[ਸੂਹੀ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੭੫੧

حساب کتاب سے متعلق گورو گرنتھ صاحب میں گورو جی کا یہ ارشاد بھی موجود ہے کہ:۔

ਸਭਨਾ ਕਾ ਦਰਿ ਲੇਖਾ ਹੋਇ ।
ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਤਰੈ ਨ ਕੋਇ ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੨

گورو گرنتھ صاحب کے ایک مقام پر یہ مرقوم ہے کہ:۔

ਫਰੀਦਾ ਚਾਰਿ ਗਵਾਇਆ ਹੰਢਿ ਕੈ ਚਾਰਿ ਗਵਾਇਆ ਸੰਮਿ।
ਲੇਖਾ ਰਬੁ ਮੰਗੇਸੀਆ ਤੂੰ ਆਂਹੋ ਕੇਰ੍ਹੇ ਕੰਮਿ।
[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੭੯

قرآن شریف میں مرقوم ہے کہ :-

يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ وَ نَحْشُرُ الْمُجْرِمِيْنَ يَوْمَئِذٍ
زُرْقًا ۝ ...... وَ مَنْ يَّعْمَلْ مِنَ الصّٰلِحٰتِ
وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَا يَخٰفُ ظُلْمًا وَّلَا هَضْمًا ۝
(سورہ طٰہٰ ؛ ع ۵-۶ - پ ۱۶)

یعنی - جس دن بگل پھونکا جائے گا اور قیامت آجائے گی اس دن مجرموں کو اس حالت میں اُٹھایا جائے گا کہ ان کی آنکھیں نیلی ہوں گی ..... جن مومنوں نے نیک اعمال بجا لائے ہوں گے اس دن وہ بے خوف ہوں گے۔ ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی جائے گی۔

گورونانک جی نے حساب کتاب کے سلسلہ میں یہاں تک بھی فرمایا ہے کہ :-

ਹੈ ਹੈਬਤ ਤਿਸੁ ਦਿਨ ਦੀ ਜਿਸ ਦਿਨ ਅਦਲ ਕਰੇ।
ਖਬਰ ਅਸਾਡੇ ਰੁਕਨ ਦੀਨ ਕੇਹਾ ਹੁਕਮ ਕਰੇ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਵਲਾਇਤ ਵਾਲੀ, ਪੰਨਾ ੨੫੦

یعنی - ہمیں اس دن کی بہت ہیبت ہے جس دن اللہ تعالیٰ عدل کرے گا۔ اے رکن دین معلوم نہیں کہ وہ ہمارے حق میں کیا فیصلہ دے۔

جنم ساکھی کے ص ۲۳۳ اور ص ۲۳۹ پر بھی قیامت کا بالتفصیل ذکر کیا گیا ہے۔ اور سری دسم گرنتھ میں یہ مرقوم ہے کہ :-

ਧਾਮੀ ਜਾਂ ਅਦਾਲਤ ਹ੍ਵੈ ਨਿਆਇ ਚੁਕਾਇ ਹੈ ।
ਸਭ ਰੂਹਨ ਕੋ ਆਪਨੇ ਨਿਕਟ ਬੁਲਾਇ ਹੈ ।
[ਦਸਮ ਗ੍ਰੰਥ, ਪੰਨਾ ੧੦੧੫

یعنی۔ جب اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے کے لئے عدالت کرے گا تو تمام روحوں کو اپنے حضور بلائے گا۔ یعنی فیصلہ کے دن ارواح خدا تعالیٰ کے حضور پیش ہوں گی۔

حساب کتاب کے سلسلہ میں گورو نانک جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے حضور انسان کے اپنے ہاتھ پاؤں اور ناک شہادت دیں گے کہ ان کے ذریعہ انسان نے کیا کیا گناہ اور ظلم کئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا ص ۱۵۲)۔

اِس تعلق میں قرآنِ شریف میں یہ مرقوم ہے کہ :-

اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ
وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ۝

(سورۂ یٰسٓ : ع ۴ - پ ۲۳)

یعنی۔ آج کے دن ہم ان کے مونہوں پر مہریں لگا دیں گے اور ہمیں ان کے ہاتھ اور پاؤں ان کے اعمال سے متعلق گواہی دیں گے۔

پُل صراط

گورونانک جی نے اپنے کلام میں پل صراط کا بھی ذکر کیا ہے اور اسے تلوار سے تیز اور بال سے باریک بیان کیا ہے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਸੁਣਹੁ ਕੰਨੀਂ ਪੁਰ ਸਲਾਤ ਵਾਲਹੁ ਨਿਕੀ ਕਹਾਇ ।
ਖੰਡੇ ਬੋਲੌਂ ਤ੍ਰਿਖੜੀ ਅਗਿ ਲੋਹੇ ਜਿਉ ਤਪਤਾਇ ।
ਤਲਿ ਵਹੈ ਨਦੀ ਖੂੰ ਰਤ ਦੀ ਉਛੇ ਲੋਤ ਗਿਰਾਇ ।
ਸਰਪ ਅਠੂਹੇਂ ਵਿਚ ਫਿਰਹਿ ਸੈ ਕਟ ਕਟ ਪਾਪੀਆਂ ਖਾਹਿ ।

....

ਕਟ ਉਤਾਰੇ ਪੁਰ ਸਲਾਤ ਬਹੁ ਕੂਕੇ ਕਰਹ ਕਹਾਇ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੧੯੪

ایک اور مقام پر گورو جی نے فرمایا ہے کہ :-

ਨੇਕੀ ਬਦੀ ਵੇਖੀਐਂ ਮਲਕੁਲ ਮਉਤ ਹਜ਼ੂਰ ।
ਕਟ ਉਤਾਰੇ ਪੁਰ ਸਲਾਤ ਜਲਬਲ ਹੋਵਨ ਦੂਰ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੩੧੫

یعنی - ملک الموت کے حضور نیکی اور بدی دیکھی جاتی ہے اور جھوٹے اور گناہ گار لوگ پل صراط سے کٹ کر گر جاتے ہیں۔ وہ کبھی بھی پار نہیں لگ سکتے۔

گورو گرنتھ صاحب میں پل صراط سے متعلق یہ مذکور ہے کہ :-

ਵਾਲਹੁ ਨਿਕੀ ਪੁਰ ਸਲਾਤ ਕੰਨੀ ਨ ਸੁਣੀਆਇ ।
ਫਰੀਦਾ ਕਿੜੀ ਪਵੰਦੀਈ ਖੜਾ ਨ ਆਪੁ ਮੁਹਾਇ ।

[ਸਲੋਕ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੧੩੭੭

یعنی۔ کیا بال سے باریک پل صراط آپ نے کانوں سے نہیں سُنی؟ فرید جی بیان کرتے ہیں کہ پھر آوازیں آ رہی ہیں اور تم بے فکر ہو کر خود کو کیوں لٹا رہے ہو۔

گورو گرنتھ صاحب کے ایک اور مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਪੁਰ ਸਲਾਤ ਕਾ ਪੰਥੁ ਦੁਹੇਲਾ ।
ਸੰਗਿ ਨ ਸਾਥੀ ਗਵਨੁ ਇਕੇਲਾ ।

[ਸੂਹੀ, ਰਵਿਦਾਸ, ਪੰਨਾ ੭੯੩

"یعنی۔ جم مارگ والا راستہ بہت کٹھن ہے۔ وہاں کسی کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔ وہاں اکیلے ہی جانا ہوگا۔۔۔ پُل صراط دوزخ کی آگ پر بنا ہوا پُل جس پر سے اسلامی نقطہ نگاہ کے مطابق ہر شخص کو گزرنا ہوگا۔"

(ترجمہ از شبد ارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۷۹۳)

ایک مشہور بزرگ حضرت ابنِ عربی نے بیان کیا ہے کہ:۔

قد اتى فى صفة الصراط انّهٗ ادقّ من الشعر واحدّ من السّيف ولذا هم علم الشريعة فى الدنيا ۔ لايعلم وجه الحق فى المسلمة

عند اللہ ولا من ھو المصیب من المجتہدین بعینه فقطا بالشرع احد من السیف وادق من الشعر فی الدّنیا۔

(اسرار شریعت حصہ سوم ص ۲۳۱)

یعنی۔ دوسری دُنیا کے پُل صراط سے متعلق یہ کہا گیا ہے کہ وہ بال سے باریک اور تلوار سے تیز ہے۔ اور ایسا ہی اس دُنیا میں شریعت پر عمل کا حال ہے جو اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول اور منظور ہو۔

گورونانک جی نے اس بارہ میں یہ فرمایا ہے کہ:۔

ਆਖੇ ਨਾਨਕ ਸ਼ਾਹ ਸੱਚ ਸੁਣੋ ਬਹਾਵਦ ਪੀਰ।
ਰਾਹ ਖੁਦਾਈ ਸਖ਼ਤ ਹੈ ਕਰਦਾ ਬਹੁਤ ਜ਼ਹੀਨ।
ਵਾਲਹੁ ਨਿਕੀ ਆਖੀਐ ਖੰਨਿਅਹੁ ਤ੍ਰਿਖੀ ਧਾਰ।
ਇਨ ਕੋਲੋਂ ਬਾਰੀਕ ਹੈ ਕਿਉਂ ਕਰ ਜਾਈਐ ਪਾਰ।
ਇਹ ਮਨ ਹਾਥੀ ਹੋਇ ਰਹਿਆ ਖੁਦੀ ਤਕੱਬਰ ਨਾਲ।
ਕਿਉਂ ਕਰ ਲੰਘੀਐ ਪੀਰ ਜੀ ਊਠ ਭਰੇ ਮੰਗੀ ਮਾਲ।
[ਜਨਮ ਸਾਖੀ: ਭਾ: ਬਾਲਾ, ਪੰਨਾ ੨੦੯

گورونانک جی نے اپنے اِس ارشاد میں پُل صراط سے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے یہ بات بیان کی ہے کہ اصل میں خدا تعالیٰ کے نیک اور برگزیدہ بندوں کا صراطِ مستقیم پر چلنا ہی اصل میں پُل صراط عبور کرنا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کے راستہ میں قدم قدم پر مشکلات پیش آتی ہیں۔

اِسی بات کے پیشِ نظر ایک مسلمان بزرگ شیخ فرید جی نے یہ بیان کیا ہے کہ:-

ਵਾਟ ਹਮਾਰੀ ਖਰੀ ਉਡੀਣੀ।
ਖੰਨਿਅਹੁ ਤਿਖੀ ਬਹੁਤੁ ਪਈਣੀ।
ਉਸੁ ਊਪਰਿ ਹੈ ਮਾਰਗੁ ਮੇਰਾ।
ਸੇਖ ਫਰੀਦਾ ਪੰਥੁ ਸਮ੍ਹਾਰਿ ਸਵੇਰਾ।

[ਸੂਹੀ, ਫਰੀਦ, ਪੰਨਾ ੭੯੪

یعنی:-

"ہمارا راستہ بہت کٹھن ہے۔ تلوار سے تیز اور بہت تنگ ہے۔ اس پر میں چل رہا ہوں (یہاں پل صراط کا ذکر کر رہے ہیں) اے فرید صبح سویرے ہی راستہ کو سنبھال لے۔"

(ترجمہ از شبدارتھ گورو گرنتھ صاحب ص ۹۵)

گورو گرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کے نیک بندوں کا راستہ عام لوگوں سے الگ اور کٹھن بیان کیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو ص ۹۱۸، ص ۱۲۴۸۔

جنّت اور دوزخ

قیامت اور حساب کتاب کے ساتھ ہی گورو نانک جی نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ مجرموں۔ گناہ گاروں اور بدکرداروں کو جہنّم میں دھکیل دے گا اور نیک لوگوں کو جنّت میں داخل کرے گا۔

چنانچہ گوروجی فرماتے ہیں :-

ਰਾਹੁ ਦਸਾਇ ਓਥੈ ਕੋ ਜਾਇ ।
ਕਰਣੀ ਬਾਝਹੁ ਭਿਸਤਿ ਨ ਪਾਇ ।
[ਵਾਰ ਰਾਮਕਲੀ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੯੫੨

یعنی - کوئی بھی شخص نیک اعمال بجا لائے بغیر جنّت کا وارث نہ ہوگا۔

گوروجی نے اِس سلسلہ میں یہ بھی بیان کیا ہے کہ :-

ਗੁਰੁ ਪੀਰੁ ਹਾਮਾ ਤਾ ਭਰੇ ਜਾ ਮੁਰਦਾਰੁ ਨ ਖਾਇ । [1]
ਗਲ ਭਿਸਤਿ ਨ ਜਾਈਐ ਛੁਟੈ ਸਚੁ ਕਮਾਇ ।
[ਵਾਰ ਮਾਝ, ਸ: ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੪੧

دوزخ کے بارہ میں گورونانک جی کا یہ ارشاد ہے کہ :-

ਕਪੜੁ ਰੂਪੁ ਸੁਹਾਵਣਾ ਛਡਿ ਦੁਨੀਆ ਅੰਦਰਿ ਜਾਵਣਾ ।
ਮੰਦਾ ਚੰਗਾ ਆਪਨਾ ਆਪੇ ਹੀ ਕੀਤਾ ਪਾਵਨਾ ।
ਹੁਕਮ ਕੀਏ ਮਨਿ ਭਾਂਵਦੇ ਰਾਹਿ ਭੀੜੈ ਅਗੈ ਜਾਵਣਾ ।
ਨੰਗਾ ਦੋਜਕਿ ਚਾਲਿਆ ਤਾ ਦਿਸੈ ਖਰਾ ਡਰਾਵਣਾ ।
ਕਰਿ ਅਉਗਣ ਪਛੋਤਾਵਣਾ ।
[ਵਾਰ ਆਸਾ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੪੭੦

---

[1] سوڈھی مہربان کی جنم ساکھی میں گوروجی کا یہ ارشاد یوں درج ہے :-

ਮੁਹੰਮਦ ਹਾਮਾ ਤਾ ਭਰੇ ਜਾ ਮੁਰਦਾਰ ਨ ਖਾਇ ।
[ਜਨਮਸਾਖੀ ਸੋਢੀ ਮਿਹਰਬਾਨ, ਪੰਨਾ ੯੫

جنم ساکھی بھائی منی سنگھ میں گوروجی کا یہ فرمان بھی درج ہے کہ :-

"جو لوگ رشوت لیتے ہیں وہ دوزخ کی آگ میں جلتے ہیں۔"

(ترجمہ از جنم ساکھی بھائی منی سنگھ صـ ۱۹۳)

گوروجی کے نزدیک کسی بے گناہ کو مارنے والا انسان بھی دوزخ میں

جاتا ہے جیسا کہ آپ کا ارشاد ہے کہ :-

ਮਾਰਤ ਹੈਂ ਜੋ ਆਦਮੀ ਬਿਨਾ ਗੁਨਾਹ ਕਰਾਲ।
ਪੈਂਦੇ ਦੋਜ਼ਖ ਹਾਵੀਏ ਜੇਤੇ ਦੇਹੀ ਵਾਲ।
[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ, ਪੰਨਾ ੨੯੧

یعنی :-

"گوروجی نے فرمایا ہے کہ بے گناہ انسان کو مارا جائے تو (قاتل)

اس کے جسم کے بالوں جتنے سال دوزخ میں رہتا ہے۔"

(تواریخ گوروخالصہ صـ ۲۹۱)

گوروجی نے اس بات کو واضح الفاظ میں بیان فرمایا ہے کہ دوزخ

اور جنّت کا تعلق انسان کے اپنے اعمال اور کردار سے ہے۔ جیسا کہ

ان کا ارشاد ہے کہ :-

ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਇਮਾਨ ਸਲਾਮਤੀ ਮਿਲਸੀ ਭਿਸ਼ਤ ਤਿਨਾਹ।
....
ਅਮਲਾਂ ਪਿਛੇ ਦੇਵਸੀ ਦੋਜ਼ਖ ਭਿਸਤ ਖੁਦਾਇ।
[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ, ਪੰਨਾ ੨੯੮

گوروجی کے نزدیک دوسروں کی چیزیں زبردستی اپنے قبضے میں کرنے والے لوگ بھی دوزخ میں جائیں گے۔ جیسا کہ ان کا ارشاد ہے کہ:۔

ਦੂਜੀ ਦਿਲ ਧਰ ਖਲਕ ਖੁਦਾਈ।
ਖੁਸ ਖੁਸ ਲੈਂਦਾ ਵਸਤ ਪਰਾਈ।
ਅਜਰਾਈਲ ਤਿਨੇ ਫੜੇ ਮਾਰੇ
ਦੋਜਕ ਦੇ ਵਿਚ ਪਾਏ ਹੇ।

[ਤਵਾਰੀਖ ਗੁਰੂ ਖਾਲਸਾ, ਪੰਨਾ ੨੫

گوروجی کے نزدیک چغلخور اور نمک حرام وغیرہ لوگ بھی دوزخ میں جائیں گے۔ ملاحظہ ہو جنم ساکھی بھائی بالا صـ۱۵۲۔

گوروگرنتھ صاحب میں جنّت کے حصول کے لئے دعائیں بھی کی گئی ہیں۔ چنانچہ ایک مقام پر مرقوم ہے کہ:۔

ਦਾਸੁ ਕਬੀਰੁ ਤੇਰਾ ਪਨਹ ਸਮਾਨਾਂ।
ਭਿਸਤੁ ਨਜੀਕਿ ਰਾਖੁ ਰਹਮਾਨਾ।

[ਭੈਰਉ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੧੬੧

گوروگرنتھ صاحب میں جنّت کے حصول کا یہ طریق بیان کیا گیا ہے کہ:۔

ਆਪੁ ਜਨਾਇ ਅਵਰੁ ਕਉ ਜਾਨੈ।
ਤਬ ਹੋਇ ਭਿਸਤ ਸਰੀਕੀ।

[ਆਸਾ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੪੮੦

شبد ارتھ گوروگرنتھ صاحب میں اس کے معنے یوں بیان کئے گئے ہیں کہ:۔

"پہلے خود کو سمجھاؤ اور دوسروں کو سمجھنے کی کوشش کرو۔ تب کہیں انسان جنّت کا قرب حاصل کر سکتا ہے"

(ترجمہ از شبدارتھ گوروگرنتھ صاحب صفحہ ۴۸)

گوروگرنتھ صاحب کے اور بھی کئی مقامات پر جنّت اور دوزخ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جنّت نیکوکاروں کا ٹھکانہ اور دوزخ گناہ گاروں، مجرموں اور ظالموں کے لئے بیان کیا گیا ہے۔ (ملاحظہ ہو صفحہ ۱۰۸۴)

قرآنِ شریف میں جنّت اور اس کے وارثوں کے حق میں یہ مذکور ہے کہ:۔

حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ فِی الْخِیَامِ ۝ (سورۃ الرحمٰن: ع۳ - پ۲۷)

نُوْرُهُمْ یَسْعٰی بَیْنَ اَیْدِیْهِمْ ۔ (سورۃ التحریم: ع۲ - پ۲۸)

یُسْقَوْنَ مِنْ رَّحِیْقٍ مَّخْتُوْمٍ ۝ۙ خِتٰمُهٗ مِسْكٌ ۔

(سورۃ المطفّفین: ع۱ - پ۳۰)

یعنی:۔ وہ حوریں کالی آنکھوں والی ہوں گی اور خیموں کے اندر رکھی گئی ہوں گی۔ ان کا نور ان کے آگے آگے بھاگا جائے گا۔ انہیں خالص مہر بمہر شراب پلائی جائے گی۔ اس کے آخر میں مُشک ہو گی۔ گوربانی میں مرقوم ہے کہ:۔

ਭਿਸਤੁ ਪੀਰ ਲਫਜ ਕਮਾਇ ਅੰਦਾਜਾ ।
ਹੂਰ ਨੂਰ ਮੁਸਕੁ ਖੁਦਾਇਆ ਬੰਦਗੀ ਅਲਹ ਆਲਾ ਹੁਜਰਾ ।
[ਮਾਰੂ, ਮ: ੧, ਪੰਨਾ ੧੦੮੪

گوروگرنتھ صاحب میں خدا تعالیٰ کے منکرین کا ٹھکانہ دوزخ بتایا گیا ہے۔ جیسا کہ مرقوم ہے کہ:۔

ਹਰਿ ਸੋ ਹੀਰਾ ਛਾਡਿ ਕੈ ਕਰਹਿ ਆਨ ਕੀ ਆਸ ।
ਤੇ ਨਰ ਦੋਜਕ ਜਾਹਿਗੇ ਸਤਿ ਭਾਖੈ ਰਵਿਦਾਸ ।
[ਸਲੋਕ, ਕਬੀਰ, ਪੰਨਾ ੧੩੭੭

یعنی۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر دوسرے لوگوں کو اپنا سہارا بنائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے۔

ایک اور مقام پر لکھا ہے کہ:۔

ਜੇ ਕਰੁ ਗਹਹਿ ਪਿਆਰੜੇ ਤੁਧੁ ਨ ਛੋਡਾ ਮੂਲਿ ।
ਹਰਿ ਛੋਡਨਿ ਸੇ ਦੁਰਜਨਾ ਪੜਹਿ ਦੋਜਕ ਕੈ ਸੂਲਿ ।
[ਵਾਰ ਗਉੜੀ, ਸ: ਮ: ੪, ਪੰਨਾ ੩੨੨

یعنی۔ اگر میں خدا تعالیٰ کا دامن پکڑ لوں تو پھر اسے کبھی بھی نہ چھوڑونگا کیونکہ خدا تعالیٰ کا دامن چھوڑنے سے انسان دوزخ میں چلا جاتا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب سے اِس امر کی بھی وضاحت ہوتی ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مُنکرین کا ٹھکانہ بھی دوزخ ہے۔ چنانچہ مرقوم ہے کہ:۔

ਅਠੇ ਪਹਰ ਭਉਦਾ ਫਿਰੈ ਖਾਵਣ ਸੰਦੜੇ ਸੂਲਿ ।
ਦੋਜਕਿ ਪਉਦਾ ਕਿਉ ਰਹੈ ਜਾ ਚਿਤਿ ਨ ਹੋਇ ਰਸੂਲਿ ।
[ਵਾਰ ਗਉੜੀ, ਮ: ੫, ਪੰਨਾ ੩੨੦

یعنی۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مُنکر لوگ اِس دُنیا میں بھی آٹھوں پہر بھٹکتے پھریں گے اور مرنے کے بعد ان کا ٹھکانا دوزخ ہوگا۔

گورو گرنتھ صاحب کے اور بھی متعدد مقامات پر خدا تعالیٰ سے دُور مجرموں اور گناہ گاروں کا ٹھکانا دوزخ قرار دیا گیا ہے۔ ملاحظہ ہو صفحہ ۴۶۳، صفحہ ۷۲۳، صفحہ ۱۰۲۲، صفحہ ۱۱۰۵، صفحہ ۱۱۶۶، صفحہ ۱۳۸۱، صفحہ ۱۳۸۳۔

گورو نانک جی نے جنّت کے بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ:۔

ਅਮਰ ਹਯਾਤੀ ਭਿਸਤ ਵਿਚ ਪਾਸਨ ਸਭ ਅਲਾਹਿ ।
ਸੇਈ ਛੁਟਸਨ ਨਾਨਕਾ ਮੁਰਸ਼ਦ ਜਿਨ੍ਹਾਂ ਪਨਾਹ ।
{ਜਨਮਸਾਖੀ ਭਾ: ਬਾਲਾ. ਅੰਕ ੧੩੯

یعنی۔ جنّت میں جانے والے لوگ ہمیشہ کی زندگی کے وارث ہوں گے اور ان کی اس زندگی پر کبھی بھی موت وارد نہ ہو گی۔ اور وہی لوگ نجات پائیں گے جو مُرشد کامل کی پناہ میں آئیں گے۔

اِس سے یہ امر واضح ہے کہ جو لوگ جنّت کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ ہمیش رہیں گے۔

قرآنِ شریف میں جنّت کے وارث لوگوں کے بارہ میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ:۔

وَمَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ ○ (سورۃ الحجر: عٔ۔ پٰ۱۴)

یعنی۔ جنّت کے وارث ہمیشہ جنّت میں ہی رہیں گے انہیں وہاں سے نکالا نہیں جائے گا۔

ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ

الناشر

مہتمم نشر و اشاعت نظارت اصلاح و ارشاد ربوہ (پاکستان)

ٹائیٹل نصرت آرٹ پریس ربوہ میں چھپا